ISSN 2977-3555

روزنامہ
صحافت
برمنگھم

باخبر، باا ثر حقیقتوں کا پیام بر
www.sahafat.in/uk
Birmingham Edition U.K.

قابض اسرائیلی جرائم کی حمایت، امریکہ میں فلسطین کے حق میں مظاہرہ کرنے والے 7 افراد کو سزا ص:02

Published from Birmingham (U.K.), India-Delhi, Mumbai, Lucknow, Dehradun

Volume No.03, Issue No.352 Saturday, 04 July 2026, 8 Pages

جلد نمبر (۳)، شمارہ نمبر (۳۵۲)، بروز ہفتہ، ۴ جولائی، ۲۰۲۶ء، ۱۸ محرم الحرام، ۱۴۴۸ھ، ۸ صفحات

شہید آیت اللہ خامنہ ای کی تشییع و تعزیتی تقریب میں 100 سے زائد سربراہان مملکت کی شرکت

تہران کے عظیم مصلیٰ میں دُنیا بھر کی سیاسی، ثقافتی اور مذہبی شخصیات کا رہبر شہید انقلاب کے جسد خاکی کو خراج عقیدت

تہران، (ایجنسیاں): ایران کے سپریم لیڈر شہید آیت اللہ سید علی خامنہ ای کے جسد خاکی کو جمعہ کی صبح تہران کے عظیم مصلیٰ منتقل کر دیا گیا، جہاں دو روزہ عوامی الوداعی تقریبات کا آغاز ہو چکا ہے۔ مہر خبر رساں ایجنسی کی رپورٹ کے مطابق شہید آیت اللہ علی خامنہ ای کے جسد خاکی کے ساتھ ان کے شہید رفقاء کے اجساد بھی مصلیٰ کے مرکزی شبستان میں رکھے گئے ہیں تاکہ عوام اور مہمان شخصیات خراج عقیدت پیش کر سکیں۔ اس دوران دنیا کے مختلف ممالک سے آنے والی سیاسی، ثقافتی، مذہبی اور علمی شخصیات نے رہبر شہید انقلاب کے جسد خاکی کو خراج عقیدت پیش کیا۔

سرکاری تقریب میں ایران کے صدر مسعود پزشکیان، وزیر خارجہ عباس عراقچی، پارلیمنٹ کے اسپیکر محمد باقر قالیباف، چیف جسٹس غلام حسین محسنی اور سینئر فوجی کمانڈر محسن رضائی سمیت حکومت کے تینوں ستونوں کے سربراہان نے شرکت کرتے ہوئے مرحوم رہنما کو خراج عقیدت پیش کیا۔

بھارت کی جانب سے وزیر مملکت برائے امور خارجہ پبترا مارگریٹا اور بہار کے گورنر لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سید عطاء حسنین سرکاری وفد میں شامل ہیں۔ اس کے علاوہ پیپلز ڈیموکریٹک پارٹی (پی ڈی پی) کی صدر محبوبہ مفتی اور کانگریس کے سینئر رہنما سلمان خورشید بھی تہران پہنچنے والے نمایاں بھارتی رہنماؤں میں شامل ہیں۔ تقریب میں جارجیا، عراق، تاجکستان، روس، چین، عمان، لبنان اور فلسطین سمیت متعدد ممالک کے سرکاری وفود بھی شریک ہوئے۔ پاکستان کے وزیراعظم شہباز شریف اور آرمی چیف جنرل عاصم منیر نے بھی تقریب میں شرکت کی۔

الوداعی تقریب میں مختلف ممالک کے سرکاری وفود، مذہبی رہنما، دانشور، ثقافتی شخصیات اور بین الاقوامی مہمان شریک ہیں۔ تعزیتی اور خراج عقیدت کا سلسلہ جاری ہے، جبکہ مختلف ممالک کے وفود مرحلہ وار حاضری دے رہے ہیں۔

انڈونیشیا اور افغانستان سے تعلق رکھنے والے مذہبی و ثقافتی رہنما ابتدائی بین الاقوامی شخصیات میں شامل تھے جنہوں نے حاضری دی، جبکہ ایران کی تسلیم شدہ مذہبی اقلیتوں کے نمائندوں نے بھی تقریب میں شرکت کی۔ اس کے علاوہ روس، چین، ہندوستان، پاکستان، جارجیا اور کیوبا سمیت 30 سے زائد ممالک کے اعلیٰ حکام، پارلیمانی وفود، مذہبی شخصیات اور سرکاری نمائندے تشییع و تعزیتی تقریبات میں شرکت کے لیے ایران پہنچ چکے ہیں۔

عوامی الوداعی مراسم سے قبل جمعرات کی شام ایک خصوصی تعزیتی تقریب منعقد ہوئی جس میں حالیہ جنگ کے شہداء کے اہل خانہ اور رہبر شہید کے دفتر کے کارکنان کے اہل خانہ نے شرکت کی۔ اس موقع پر ایران کے صدر ڈاکٹر مسعود پزشکیان نے ایرانی عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ نسلی، مذہبی اور سیاسی وابستگیوں سے بالاتر ہو کر رہبر شہید کی تشییع میں بھرپور شرکت کریں اور قومی یکجہتی کا مظاہرہ کریں۔

ایرانی حکام کے مطابق لاکھوں نہیں بلکہ کروڑوں افراد کی شرکت متوقع ہے، جبکہ بعض اندازوں کے مطابق 15 سے 20 ملین سوگواران تقریبات میں شریک ہو سکتے ہیں۔

’حماس‘ قیادت کی سابق ایرانی سپریم لیڈر علی خامنہ ای شہید کی آخری رسومات میں شرکت

تہران (ایجنسیاں): اسلامی تحریک مزاحمت ’حماس‘ کے ایک اعلیٰ سطحی وفد نے سابق ایرانی رہبر انقلاب اسلامی علی خامنہ ای شہید کی سرکاری آخری رسومات میں شرکت کی، جو رواں برس 28 فروری کو امریکہ اور ’اسرائیل‘ کے مشترکہ فضائی حملے میں شہید ہو گئے تھے۔ ایران کے دارالحکومت تہران میں سابق رہنماء کی سرکاری آخری رسومات کا آغاز ہوا۔ تہران کے مصلیٰ امام خمینی میں منعقد ہونے والی ان سرکاری رسومات میں ایرانی حکام، عوام کی بڑی تعداد کے ساتھ ساتھ کئی ممالک کے نمائندے بھی شریک ہیں۔ رسومات کا آغاز قرآن پاک کی تلاوت اور ایک منٹ کی خاموشی کے ساتھ ہوا۔ دن بھر جاری رہنے والی ان رسومات میں تقریباً 100 ممالک کے سربراہانِ حکومت، پارلیمان کے ارکان، وزرائے خارجہ اور خصوصی ایلچی شرکت کر رہے ہیں۔ عوام کے لیے آخری رسومات کا سلسلہ کل بروز ہفتہ شروع ہوگا، جہاں شرکاء صبح چھ بجے سے مصلیٰ امام خمینی پہنچ کر ایک منٹ کی خاموشی اختیار کریں گے اور تعزیت پیش کریں گے۔ ایرانی حکام خامنہ ای کی تدفین آئندہ جمعرات، نو جولائی سنہ 2026ء کو شہر مشہد میں امام رضا علیہ السلام کے روضے میں کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ ایرانی خبر رساں ادارے کے مطابق ”سید شہداء ایران“ کو الوداع کہنے کا پہلا پروگرام گذشتہ روز بروز جمعرات نمازِ مغرب و عشاء کے بعد منعقد کیا گیا، جس میں ”دوسری اور تیسری مسلط کردہ جنگوں کے شہداء“ کے اہل خانہ اور ”مقامِ قائدِ اعلیٰ کے دفتر اور ولیِ امر کے محافظ دستے کے شہداء“ کے لواحقین نے شرکت کی۔

حماس کا امریکہ کے پریسبٹیرین چرچ کی جانب سے قابض اسرائیلی بائیکاٹ کے مطالبے کا خیر مقدم

غزہ (ایجنسیاں): اسلامی تحریک مزاحمت ’حماس‘ نے امریکی پریسبٹیرین چرچ کے اس فیصلے کا خیر مقدم کیا ہے جس میں قابض اسرائیل کے بائیکاٹ اور اسے ہتھیاروں کی فراہمی پر پابندی کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ حماس نے کہا ہے کہ یہ فیصلہ انصاف اور انسانیت کی اقدار سے ہم آہنگ ہے اور فلسطینی عوام کے خلاف جاری خلاف ورزیوں کے حوالے سے اخلاقی ذمہ داری کا اظہار ہے۔

تحریک نے پریس بیانات میں اس بات پر زور دیا کہ یہ موقف ایک ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب قابض اسرائیل غزہ کی پٹی میں شہریوں کے خلاف اپنی جنگ جاری رکھے ہوئے ہے اور جنگ بندی کے معاہدے کے تحت اپنی ذمہ داریوں سے انحراف کر رہا ہے۔ حماس نے امریکی پریسبٹیرین چرچ کی جانب سے غزہ کی پٹی پر جنگ کو ”نسل کشی“ کے زمرے میں قرار دینے کے فیصلے کو بھی سراہا ہے، خاص طور پر ایک ایسے وقت میں جب فلسطینیوں کے خلاف کیے جانے والے جرائم پر قابض اسرائیل کا احتساب کرنے کے معاملے میں عالمی برادری کی جانب سے غفلت برتی جارہی ہے۔

حماس نے ان تمام فیصلوں اور اقدامات کی تعریف کی جو غزہ کی پٹی میں اسرائیلی خلاف ورزیوں کو روکنے میں معاون ثابت ہوں، اور مذہبی و سیاسی اداروں سے اپیل کی کہ وہ غزہ کے رہائشیوں کی مدد کے لیے فوری حرکت میں آئیں اور نسل کشی کی جنگ جاری رکھنے کے لیے قابض حکومت کے مذموم منصوبوں کو بے نقاب کریں۔ امریکہ میں پریسبٹیرین چرچ ملک کے سب سے بڑے پروٹسٹنٹ فرقوں میں سے ایک ہے، جو سیاسی اور سماجی سرگرمیوں کی ایک طویل تاریخ رکھتا ہے۔ یہ چرچ ایک ایسے جمہوری نظام کا حامل ہے جو اس کی جنرل اسمبلی کو بین الاقوامی مسائل پر سرکاری موقف اختیار کرنے کا اختیار دیتا ہے۔ گذشتہ دہائیوں کے دوران، چرچ نے فلسطینی مسئلے کے حوالے سے انسانی حقوق پر مبنی نقطہ نظر اپنایا ہے، جس کی بنیاد سماجی انصاف کے اصول، یہودی آبادکاری کی مخالفت اور انسانی حقوق کی حمایت پر ہے۔ اسی وجہ سے یہ امریکی مذہبی اداروں میں سے ایک ایسی تنظیم بن گیا ہے جو اسرائیلی پالیسیوں پر سب سے زیادہ تنقید اور فلسطینی عوام کے حقوق کی حمایت کرتی ہے۔ صدارتی کمیٹی نے اعلان کیا کہ پریسبٹیرین چرچ کی 227 ویں جنرل اسمبلی نے یہ فیصلہ 15 کے مقابلے میں 454 ووٹوں کی بھاری اکثریت سے منظور کیا۔ امریکی پریسبٹیرین چرچ کی جنرل اسمبلی کا اجلاس 22 جون سے 2 جولائی سنہ 2026ء تک امریکی ریاست وسکونسن کے شہر ملواکی میں منعقد ہوا۔ جنرل اسمبلی نے قابض اسرائیل کو ہتھیاروں کی برآمد پر امریکی پابندی عائد کرنے کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ ہتھیاروں کا مسلسل بہاؤ فلسطینی شہریوں کے خلاف کیے جانے والے جرائم کے دورانیے کو طویل کرنے کا باعث بن رہا ہے۔

غزہ کی پٹی پر قابض اسرائیل کی مسلسل خلاف ورزیوں کے نتیجے میں دو فلسطینی شہید

غزہ (ایجنسیاں): قابض اسرائیل کی افواج کی جانب سے غزہ کی پٹی میں جنگ بندی کے معاہدے کی 14 نئی خلاف ورزیاں ریکارڈ کی گئی ہیں۔ ان خلاف ورزیوں میں بمباری، فائرنگ، دھماکہ خیز مواد سے عمارتیں اڑانا اور جنگی طیاروں و ڈرونز کی پروازیں شامل ہیں، جن کا مرکز پٹی کے شمالی اور جنوبی علاقے تھے۔ ان کارروائیوں کے دوران غزہ شہر کے مشرق میں ایک نوجوان اور ایک بچہ شہید ہو گئے۔ شہید ہونے والے نوجوان کی شناخت عدی حسین اللوح (27 سال) کے طور پر ہوئی ہے، جو وسطی غزہ کی پٹی میں دیر البلح کے مشرق میں اسرائیلی کواڈ کاپٹر ڈرون کے حملے میں شہید ہوئے۔

اسی طرح آج صبح قدیم شہر، غزہ میں العمری مسجد کے پیچھے پانی بھرنے میں مصروف دو بچوں پر ایک اسرائیلی کواڈ کاپٹر ڈرون نے بم پھینکا، جس کے نتیجے میں ایک بچہ شہید اور دوسرا زخمی ہو گیا۔ شہری دفاع نے اس واقعے کی تصدیق کی ہے۔

غزہ کی پٹی کے جنوب میں اسرائیلی توپ خانے نے رفح شہر کے شمال مغرب اور خان یونس کے جنوب کو نشانہ بنایا، جبکہ اسرائیلی ٹینکوں نے شہر کے جنوب میں شدید فائرنگ کی۔ اس دوران خان یونس کے اوپر ہیلی کاپٹروں اور جاسوس طیاروں کی نچلی پروازیں دیکھی گئیں، جبکہ جنگی کشتیوں نے سمندر میں شدید فائرنگ کی اور رفح کے مغربی آسمان پر فلیئر بم چھوڑے گئے۔

شمالی پٹی میں، قابض فوج کی توپ خانے نے جبالیہ قصبے کے مشرقی علاقوں کو نشانہ بنایا، جبکہ فوج نے جبالیہ کیمپ کے مشرق میں رہائشی عمارتوں کو دھماکہ خیز مواد سے اڑا دیا۔ اس کے علاوہ بیت لاہیہ شہر کے مغرب میں امریکی علاقے کے نواح میں بھی دھماکے کیے گئے، جبکہ جبالیہ کے اوپر ڈرونز کی گہری پروازیں جاری رہیں۔

غزہ شہر میں بھی قابض فوج نے مشرقی علاقوں میں مکانات اور رہائشی عمارتوں کو تباہ کیا اور التفاح محلے کے مشرقی علاقوں کی جانب اپنی گاڑیوں سے فائرنگ کی۔ سمندر میں جنگی کشتیوں نے شدید فائرنگ کی اور آسمان کو فلیئر بموں سے روشن کر دیا۔ گزشتہ روز بروز جمعرات بھی جنگ بندی معاہدے کی 13 نئی خلاف ورزیاں ریکارڈ کی گئی تھیں، جن میں زیادہ تر جنوبی غزہ کو نشانہ بنایا گیا، جس کے نتیجے میں چار فلسطینی شہید اور کئی زخمی ہو گئے تھے۔ اس حوالے سے سرکاری میڈیا آفس نے گزشتہ روز انکشاف کیا کہ غزہ کی پٹی پر جاری ایک ہزار روزہ جنگ کے باعث ابتدائی براہ راست نقصانات تقریباً 80 ارب ڈالر کا تخمینہ لگائے گئے ہیں۔ یہ اعداد و شمار ایک شماریاتی رپورٹ کے مطابق ہیں جس میں 15 اہم شعبوں میں انسانی، مادی اور اقتصادی تباہی کو دستاویزی شکل دی گئی ہے۔ قابض اسرائیلی افواج مسلسل جنگ بندی کے اس معاہدے کی خلاف ورزی کر رہی ہیں جو 10 اکتوبر سنہ 2025ء کو مصری شہر شرم الشیخ میں عرب اور امریکی ثالثی کے تحت طے پایا تھا۔ جاری اعداد و شمار کے مطابق، 11 اکتوبر سنہ 2025ء کو جنگ بندی کے معاہدے کے نفاذ کے بعد سے اب تک شہید ہونے والے فلسطینیوں کی کل تعداد 1053 ہو گئی ہے، جبکہ 3406 افراد زخمی ہوئے ہیں۔

بیت المقدس میں یہودی آبادکاروں کا پانی کے چشمے پر قبضہ

غزہ (ایجنسیاں): غاصب یہودی آبادکاروں نے مقبوضہ بیت المقدس کے شمال مشرق میں واقع قصبہ عناتا کے مشرق میں موجود ’عین روابی‘ پر قبضہ کر لیا ہے۔ آبادکاروں نے اس چشمے کو تباہ کرنے کے بعد اسے اپنے کنٹرول میں لے لیا، یہ حملہ پانی کے ان اہم ذرائع میں سے ایک کو نشانہ بناتا ہے جس پر بدوی آبادی اور بھیڑ بکریاں چرانے والے انحصار کرتے ہیں۔

القدس گورنری نے ایک بیان میں تصدیق کی ہے کہ یہ چشمہ واحد آبی ذریعہ ہے جسے چرواہے پینے اور اپنے مویشیوں کو پلانے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ یہ چشمہ تقریباً ایک ہزار تین سو بھیڑوں کی ضروریات پوری کرتا تھا، جس کی وجہ سے اس پر قبضہ درجنوں بدوی خاندانوں کی روزی روٹی کے ذرائع کے لیے براہ راست خطرہ ہے۔

گورنری نے مزید کہا کہ یہ حملہ قابض اسرائیلی حکام اور یہودی آبادکاروں کی جانب سے مسلسل نافذ کی جانے والی اس پالیسی کا حصہ ہے جس کا مقصد چرواہوں کو تنگ کرنا، انہیں چراگاہوں اور پانی کے ذرائع سے محروم کرنا ہے تاکہ انہیں اپنی زمینوں سے ہجرت کرنے پر مجبور کیا جا سکے۔ بیان میں اس بات کی نشاندہی کی گئی ہے کہ اس علاقے میں گذشتہ عرصے کے دوران یہودی آبادکاروں کے حملوں کا ایک سلسلہ دیکھا گیا ہے، جس میں چشمے کی طرف جانے والے یہودی بستیوں کے راستے تعمیر کرنا، بھیڑوں کو چرانے کی کوششیں اور چرواہوں پر تشدد کے واقعات شامل ہیں۔

بیت لحم سے ایک سابق اسیر کی گرفتاری، قابض صہیونی فوج کا نمازیوں پر وحشیانہ تشدد

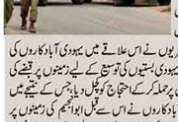

غزہ (ایجنسیاں): قابض اسرائیل کی افواج نے مغربی کنارے میں اپنے دھاوؤں اور گرفتاریوں کا سلسلہ جاری رکھا، جس کے ساتھ ساتھ بیت لحم میں شہریوں پر تشدد اور نابلس کے جنوب مشرق میں نوجوانوں کی جانب سے یہودی آبادکاروں کی گاڑی کے خلاف مزاحمت کے واقعات بھی پیش آئے۔ قابض فوج نے اریحا شہر کے جنوب میں واقع عقبہ جبر کیمپ میں ایک گھر پر دھاوا بول کر سابق اسیر وائل عبدالحافظ عویضات کو گرفتار کر لیا۔ عویضات کو صرف دو ماہ قبل ہی 38 ماہ کی انتظامی قید کاٹنے کے بعد رہا کیا گیا تھا۔ وہ شہداء ابراہیم اور رأفت کے والد ہیں، جن کے جسدِ خاکی قابض فوج نے تین سال سے زائد عرصے سے قبضے میں رکھے ہوئے ہیں۔ ان کی گرفتاری ان کے بیٹے عبدالحافظ کی شادی کے دن عمل میں آئی۔ بیت لحم کے جنوب مشرق میں، ابو انجیم کے علاقے میں قابض فوج کے دھاوے کے دوران زہریلی گیس اور ساؤنڈ بموں کے استعمال سے متعدد شہری دم گھٹنے سے متاثر ہوئے۔ مقامی ذرائع نے بتایا کہ شہریوں نے اس علاقے میں یہودی آبادکاروں کی جانب سے نصب کیے گئے خیمے کے قریب زمین پر نمازِ جمعہ ادا کی تاکہ یہودی بستیوں کی توسیع کے لیے زمینوں پر قبضے کی کوششوں کے خلاف احتجاج کیا جا سکے۔ نماز کے بعد قابض فوج نے ان پر حملہ کر کے احتجاج کو کچل دیا، جس کے نتیجے میں کئی افراد دم گھٹنے سے متاثر ہوئے۔ ذرائع نے نشاندہی کی کہ یہودی آبادکاروں نے اس سے قبل ابو انجیم کی زمینوں پر ایک خیمہ نصب کیا تھا، تاکہ علاقے میں نئی یہودی بستی کا ماحول مسلط کیا جا سکے۔ اسی تناظر میں نابلس کے جنوب مشرق میں واقع گاؤں اوصرین کے مضافات میں نوجوانوں نے ایک یہودی آبادکار کی گاڑی کے داخلے پر اس کے خلاف مزاحمت کی، جبکہ مغربی کنارے کے قصبوں اور دیہاتوں میں قابض فوج کے تحفظ میں یہودی آبادکاروں کے حملوں اور دھاوؤں میں تیزی آ رہی ہے۔

دمشق: ہوٹل میں دھماکہ ’حماس‘ کی مذمت، شام کے ساتھ یکجہتی کا اظہار

دمشق غ (ایجنسیاں): اسلامی تحریک مزاحمت ’حماس‘ نے شام کے دارالحکومت دمشق میں ایک کیفے کو نشانہ بنانے والے دھماکے کی شدید مذمت کی ہے، جس کے نتیجے میں متعدد افراد جاں بحق اور زخمی ہوئے۔

ایک اخباری بیان میں معصوم شہریوں کو نشانہ بنانے اور پرامن لوگوں کو دہشت زدہ کرنے کی کارروائی کی مذمت کرتے ہوئے اسے ہر اعتبار سے ایک قابل مذمت جرم قرار دیا، اور کہا کہ یہ اقدام صرف افراتفری اور بدامنی پھیلانے والے منصوبوں کے سوا کسی مقصد کو پورا نہیں کرتا۔

حماس نے متاثرین کے لواحقین اور جمہوریہ عربیہ شام کی قیادت، حکومت اور عوام سے دلی تعزیت اور ہمدردی کا اظہار کیا۔ حماس نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ وہ جاں بحق ہونے والوں کو اپنی جوارِ رحمت میں جگہ دے، زخمیوں کو جلد صحت یاب کرے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ حماس نے اس جرم کے خلاف شام کے ساتھ اپنی مکمل یکجہتی کا اعادہ کیا اور اس اعتماد کا اظہار کیا کہ شامی عوام اس مشکل گھڑی سے نکلنے اور اپنے امن و استحکام کو برقرار رکھنے کی مکمل صلاحیت رکھتے ہیں۔

واضح رہے کہ جمعرات کو دمشق کے وسطی علاقے میں واقع شارع النصر میں عدلیہ کے محل (قصر العدلی) کے قریب ایک کیفے کے اندر نصب بم کے دھماکے میں کم از کم نو افراد جاں بحق اور 22 زخمی ہو گئے تھے۔ اس دھماکے کی ذمہ داری کسی گروپ نے قبول نہیں کی ہے، جو کہ ایک سال قبل الدویلعہ محلے میں ایک چرچ کو نشانہ بنانے والے خودکش حملے، جس میں 25 افراد ہلاک ہوئے تھے، کے بعد دمشق میں سب سے زیادہ ہلاکت خیز واقعہ ہے۔

غزہ میں انتظامی خلا کے سنگین نتائج، قومی کمیٹی کی عدم موجودگی اور عبوری انتظام تعطل کا شکار

غزہ (ایجنسیاں): مرکز برائے سیاسی مطالعات نے سرکاری ملازمین کی یونین کے تعاون سے منعقدہ ایک ڈائیلاگ سیشن میں شرکاء نے غزہ کی پٹی میں جاری انتظامی خلا کی صورتحال اور بنیادی خدمات، ملازمین اور اہم شعبوں پر اس کے بڑھتے ہوئے منفی اثرات کے بارے میں شدید انتباہ جاری کیا ہے۔ یہ صورتحال ایسے وقت میں ہے جب قابض اسرائیل کی جانب سے نسل کشی کی جنگ جاری ہے، عبوری انتظامی راستے تعطل کا شکار ہیں اور عوامی امور کو موثر طریقے سے چلانے کے لیے کوئی فعال ادارہ موجود نہیں ہے۔

یہ سیشن "غزہ میں انتظامی خلا اور انتظامی کمیٹی کی عدم موجودگی کے ملازمین اور خدمات کے معیار پر اثرات" کے عنوان سے منعقد کیا گیا، جس میں حکومتی وزارتوں، اداروں، یونینوں، پیشہ ورانہ اور سماجی شعبوں کے نمائندوں نے شرکت کی۔ سیشن کی نظامت صحافی ایمن دلول نے کی۔

اقتدار کا خلا اور انتظامی خلا میں اضافہ

شرکاء نے اس بات پر زور دیا کہ غزہ کی پٹی میں کسی فعال انتظامی اتھارٹی کی عدم موجودگی نے عوامی خدمات کے انتظام میں پیچیدہ بحران کو مزید گہرا کر دیا ہے، جس کے منفی اثرات صحت، مقامی حکومت، امدادی سرگرمیوں، بنیادی ڈھانچے اور ملازمین سمیت مختلف سماجی طبقات پر مرتب ہوئے ہیں۔

انہوں نے نشاندہی کی کہ ایک فعال عبوری انتظام کے بغیر نسل کشی کی جنگ کا تسلسل اور ادارہ جاتی ڈھانچے کا خاتمہ جسے انہوں نے "اقتدار کا خلا" قرار دیا، اسے مزید گہرا کر رہا ہے۔ اس صورتحال میں موجودہ ادارے خدمات کی بحالی کے لیے جواب دینے کی صلاحیت کھو رہے ہیں اور کوئی جامع انتظامی فریم ورک موجود نہیں ہے جو اس مرحلے کو منظم کر سکے یا تعمیر نو کی کوششوں کی قیادت کر سکے۔

شرکاء کی آراء

مرکز برائے سیاسی مطالعات کے ڈائریکٹر رامی خریس نے کہا کہ حالیہ پیش رفت مرکز کے سابقہ تحقیقی مقالے میں پیش کردہ "اقتدار کے خلا" کے مفروضے کی تصدیق کرتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ قومی کمیٹی اگرچہ تشکیل دی جا چکی ہے لیکن وہ اب بھی غزہ کی پٹی سے باہر ہے اور اس نے اپنے عملی فرائض کا آغاز نہیں کیا ہے، جس کی وجہ سے مرحلے کا انتظام ایک پیچیدہ عبوری خلا میں ہے۔

انہوں نے وضاحت کی کہ یہ صورتحال تعمیر نو کی کوششوں کو معطل کر دیتی ہے اور مداخلتوں کو صرف ہنگامی امداد تک محدود رکھتی ہے، جبکہ بحالی کی طرف منتقلی ممکن نہیں ہو پا رہی۔ انہوں نے کہا کہ یہ اب صرف انسانی بحران نہیں بلکہ حکمرانی اور انتظامی بحران بن چکا ہے۔

ملازمین کی یونین کے قائم مقام نائب صدر خلیل حمادہ نے بتایا کہ تقریباً 50 ہزار سرکاری ملازمین "تنخواہوں کے ٹکڑوں" کے سہارے انتہائی مشکل حالات میں زندگی گزار رہے ہیں۔ یہ ملازمین براہ راست اور بالواسطہ طور پر چار سے پانچ لاکھ شہریوں کی کفالت کر رہے ہیں۔

تعمیر نو کے امور کے ماہر ناجی سرحان نے بتایا کہ غزہ میں تباہی کا حجم بے مثال ہے، جہاں براہ راست نقصانات تقریباً 37 ارب ڈالر اور بالواسطہ نقصانات 7.22 ارب ڈالر تک پہنچ چکے ہیں۔ انہوں نے بنیادی ڈھانچے اور رہائشی سہولیات کی وسیع پیمانے پر تباہی کا ذکر کیا۔ غزہ میں وزارت سماجی ترقی کے انڈر سیکرٹری ریاض البیطار اور مقامی حکومت کے ڈائریکٹر جنرل یاسر حسونہ نے بھی انسانی و خدماتی چیلنجز پر روشنی ڈالی اور میونسپلٹیز، پانی، صفائی اور ویسٹ مینجمنٹ کے شعبوں میں درپیش مشکلات کا ذکر کیا۔

سفارشات اور نتائج

شرکاء نے مرحلے کے انتظام کے لیے ایک متحدہ فلسطینی قومی ویژن وضع کرنے پر زور دیا، جو انتظامی تقسیم کے خاتمے اور عوامی اداروں کے کام کو بحال کرنے کے لیے عبوری ڈھانچوں کو فعال کرنے پر مبنی ہو۔ انہوں نے تعمیر نو کے لیے ایک جامع قومی حکمت عملی اپنانے، یونینوں کے کردار کو مضبوط بنانے اور بین الاقوامی اداروں کے کام کے لیے موزوں ماحول فراہم کرنے کی سفارش کی۔

سیشن کے اختتام پر یہ بات زور دے کر کہی گئی کہ غزہ میں انتظامی خلا کا تسلسل مختلف شعبوں میں مزید تباہی کا باعث بنے گا، جس کے لیے ایک ہنگامی قومی اقدام کی ضرورت ہے تاکہ انتظامی نظام کی تعمیر نو کی جاسکے، ایک فعال عبوری انتظام کو با اختیار بنایا جاسکے اور بحالی کی راہ ہموار کی جاسکے، تاکہ شہریوں کی استقامت کو برقرار رکھا جاسکے اور بڑھتے ہوئے انسانی بحران کی شدت کو کم کیا جاسکے۔

اسرائیل کے قبضے میں اپنا ایک انچ بھی نہیں چھوڑیں گے، لبنانی صدر کا دعویٰ

بیروت: لبنان کے صدر جوزف عون نے اسرائیل کے ساتھ براہ راست ہونے والے مذاکرات کا دفاع کرتے ہوئے کہا کہ وہ اپنی قوم کے ساتھ ہرگز دھوکہ نہیں کر رہے۔ اس لیے سرزمین کا ایک انچ بھی اسرائیل کے سامنے سرنڈر نہیں کریں گے۔ ان کا یہ بیان ایوان صدر نے جاری کیا۔ جبکہ اسرائیلی وزیر دفاع کاٹز نے بدھ کے روز کہا تھا اسرائیلی فوج لبنان میں اس وقت تک موجود رہے گی جب تک اسے اگلا حکم نہیں دیا جاتا۔ اسرائیل اسرائیلی فوجیوں کے قبضے میں لبنانی وشامی علاقے کو سیکیورٹی زون کا نام دیتا ہے۔ لبنان اور اسرائیل نے امریکی حمایت کے ساتھ پچھلے ہفتے ایک معاہدے پر دستخط کیے۔ اس معاہدے کا مقصد دونوں ملکوں کے درمیان امن قائم کرنا بتایا گیا ہے۔ تاہم ایرانی حمایت یافتہ حزب اللہ نے اس معاہدے کو قبول کرنے سے انکار کیا۔ صدر جوزف عون نے کہا اسرائیل کے ساتھ بات چیت کرنا غداری نہیں ہے۔ بلکہ بلاوجہ کی خونریزی کے بغیر کے ایک سفارتی جنگ ہے۔ خیال رہے اسرائیل اور لبنان کے درمیان تازہ ترین جنگ 2 مارچ کو شروع ہوئی تھی۔ اس دوران اسرائیلی فوج نے 4200 سے زیادہ لبنانیوں کو ہلاک کیا ہے۔ جبکہ 10 لاکھ سے زائد کو بے گھر کر دیا۔ صدر جوزف نے کہا بیروت نے اسرائیل سے مذاکرات کرنے سے پہلے اسرائیلی فوج کے لبنان سے انخلاء کی ضمانتیں حاصل کی ہیں۔ اس لیے ہم اپنے ملک کا ایک انچ بھی اسرائیل کے سامنے سرنڈر نہیں کریں گے۔ اسرائیل کے ساتھ کیے گئے معاہدے کے نتیجے میں ایک ایسا فریم ورک سامنے لایا گیا ہے جو اسرائیلی فوج کے بتدریج انخلا اور حزب اللہ سے ہتھیار رکھوانے سے متعلق ہے۔ لیکن اس کے لیے کوئی باضابطہ ٹائم لائن طے نہیں کی گئی ہے۔ اس سے متعلق باقی امور کو سیکیورٹی کے زمرے میں قرار دیتے ہوئے تفصیلی طور پر عوام کے سامنے نہیں لایا گیا۔ اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو نے منگل کے روز لبنانی علاقے میں قائم اسرائیلی سیکیورٹی زونز کا دورہ کیا اور اعلان کیا کہ جب تک حزب اللہ کی طرف سے ہمیں خطرہ ہے ہم یہ علاقہ نہیں چھوڑیں گے۔

جنوبی لبنان میں اسرائیل کا فضائی حملہ، گھروں کو دھماکے سے اڑا دیا

بیروت (ایجنسیاں) لبنان کی نیشنل نیوز ایجنسی کی رپورٹ کے مطابق ایک اسرائیلی ڈرون نے جنوبی لبنان کے شہر نبطیہ میں ایک ہسپتال کے اطراف کو نشانہ بناتے ہوئے حملہ کیا ہے۔ اسی دوران اسرائیلی افواج نے جنوب کے مختلف علاقوں میں بھی اپنی فوجی کارروائیاں جاری رکھی ہیں۔ سرکاری ایجنسی نے بتایا کہ یہ حملہ نبطیہ کے ایک ہسپتال کے قریب ہوا تاہم فوری طور پر لوگوں کے زخمی ہونے یا اس سے ہونے والے نقصان کے حجم کے بارے میں معلومات فراہم نہیں کی گئیں۔ فیلڈ میں ہونے والی ایک اور پیش رفت کے حوالے سے سرکاری ایجنسی نے اعلان کیا کہ اسرائیلی افواج نے جمعرات کی سہ پہر بنت جبیل کے علاقے میں واقع قصبے حداثا میں کئی گھروں کو دھماکے سے اڑانے کی کارروائیاں کی ہیں۔ زوردار دھماکے ہوئے جن کی آوازیں قریبی قصبوں اور دیہاتوں میں سنی گئیں۔ یہ پیش رفت 20 جون 2026 کو سیز فائر کے اعلان کے بعد سے فوجی کارروائیوں کی رفتار میں کمی کے باوجود سامنے آئی ہے۔ اس سے پہلے اپریل اور مئی میں لگاتار جنگ بندیوں کا اعلان کیا گیا تھا۔ اس کے بعد کشیدگی کو کم کرنے کے لیے ایک وسیع تر معاہدے پر اتفاق کیا گیا تھا۔ دوسری طرف اسرائیلی فوج نے جنوبی لبنان میں "جفعاتی" بریگیڈ کا مشن ختم ہونے کا اعلان کر دیا تاہم اس حوالے سے مزید تفصیلات فراہم نہیں کیں۔ اسرائیلی فوج نے واضح نہیں کیا کہ اگلے مرحلے کی نوعیت کیا ہوگی یا کون سی افواج خطے میں اس کی ذمہ داریاں سنبھالیں گی۔ جنگ بندی کا معاہدہ نافذ العمل ہونے کے بعد سے لبنانی اسرائیلی سرحد پر نسبتاً سکون دیکھا جا رہا ہے تاہم اکا دکا اسرائیلی حملے اب بھی جاری ہیں۔ فریقین کی جانب سے ایک دوسرے پر موجودہ مفاہمتوں کی خلاف ورزی کے الزامات عائد کیے جا رہے ہیں۔

مغربی کنارے میں اسرائیلی آبادکاروں نے فلسطینیوں کے خوابوں کے گھر پر قبضہ کرلیا

غزہ (ایجنسیاں): ایک فلسطینی محمد سلامہ اسرائیلی مقبوضہ مغربی کنارے میں اپنے خاندان کے لیے ایک گھر بنا رہے تھے جہاں ان کے حال ہی میں منگنی کرنے والے بیٹے کی شادی شدہ زندگی شروع ہونا تھی۔ لیکن تعمیر مکمل ہونے سے پہلے ہی اسرائیلی آبادکاروں کے ایک گروپ نے جائیداد پر قبضہ کرلیا۔ ہفتے کے شروع میں فلمبند کردہ اور رائٹرز کی تصدیق شدہ ویڈیو میں کم از کم چھے آبادکاروں کو دو منزلہ مکان کی چھت پر گھومتے ہوئے دکھایا گیا جو ایک قریبی پہاڑی کے نیچے واقع ہے۔ سلامہ نے کہا کہ اسرائیلی فوج اور پولیس سے اپیلوں کا کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ اب انہیں اپنے گھر سے خوف آتا ہے جو فلسطینی سرزمین کے کئی دیگر مکانات کی طرح اسرائیلی آبادیوں اور چھوٹی چوکیوں سے گھرا ہوا ہے اور ہمیشہ کے لیے کھو گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ علاقے کے دیگر گھروں کا بھی یہی انجام ہو سکتا ہے۔ سلامہ نے کہا، "صرف خدا ہی جانتا ہے، اگر کبھی امن و امان ہوا تو وہ چلے جائیں گے۔ اگر وہ ایک مکان لینے میں کامیاب ہو گئے تو باقیوں کے ساتھ بھی یہی کریں گے۔" اس پر تبصرے کے لیے رائٹرز کا آبادکاروں سے رابطہ نہیں ہو سکا۔ ان میں سے ایک کو جمعرات کو گھر کی چھت پر چلتے پھرتے دیکھا گیا۔ اسرائیلی فوج نے کہا کہ وہ تبصرہ کے لیے رائٹرز کی درخواست کا جائزہ لے رہی تھی لیکن جمعہ تک کوئی جواب نہیں دیا۔ آبادکاروں کا فلسطینی اراضی پر قبضہ مغربی کنارے کی زندگی کی ایک دیرینہ خصوصیت ہے۔ فلسطینیوں نے برسوں سے کھیتوں کو نقصان پہنچانے، توڑ پھوڑ اور آبادیوں کی توسیع سے منسلک حملوں کی اطلاع دی ہے۔ اقوام متحدہ کی ایک انکوائری میں گذشتہ ماہ پتا چلا کہ 2023 سے فلسطینی دیہات اور زرعی اراضی پر اسرائیلی آبادکاروں کے حملوں میں 130 فیصد اضافہ ہوا۔ سلامہ کے گاؤں جالود کے رہائشیوں کا بیان ہے کہ اس ہفتے کا واقعہ ایک اور پریشان کن کشیدگی کی نشاندہی کرتا ہے کیونکہ آبادکاروں نے ایک مکان پر قبضہ کرلیا جو ابھی زیر تعمیر تھا۔ "وہ اب جالود کے آخری گھر پر چلے گئے ہیں جو ایک رہائشی کا زیر تعمیر مکان ہے،" گاؤں کی کونسل کے سربراہ رائد الحاج محمد نے کہا۔ انہوں نے کہا، جالود کو آبادکاروں کے پانچ بڑے حملوں کا سامنا کرنا پڑا ہے جن میں گھروں کو جلانا، گاڑیوں کو نقصان پہنچانا اور درختوں کو اکھاڑنا شامل ہے۔ چوتھے جنیوا کنونشن میں شہری آبادی کو مقبوضہ علاقے میں منتقل کرنے پر پابندی کے حوالے سے زیادہ تر ممالک اور اقوام متحدہ مغربی کنارے میں اسرائیلی آبادیوں کو بین الاقوامی قانون کے تحت غیر قانونی سمجھتے ہیں۔ اسرائیل اس موقف کو مسترد کرتے ہوئے کہتا ہے کہ مغربی کنارہ متنازعہ علاقہ ہے جہاں ہزاروں سالوں سے یہودی موجود ہیں۔ دوسری جانب فلسطینی مغربی کنارے، غزہ اور مشرقی یروشلم کو فلسطینی ریاست کا حصہ سمجھتے ہیں۔ یہودی آبادیوں کی تعمیر اور آبادکاروں کا تشدد اسرائیل اور فلسطینیوں کے درمیان قیام امن کی کوششوں میں طویل عرصے سے سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔ حتیٰ کہ اسرائیل کے سخت ترین اتحادیوں بشمول امریکہ نے بھی آبادکاروں کے اقدامات کی مذمت کی ہے۔ اس کے باوجود وزیر اعظم بنجمن نیتن یاہو کی حکومت کے تحت یہودی آبادیوں کی توسیع میں تیزی آئی ہے جو اپنی پارلیمانی اکثریت برقرار رکھنے کے لیے آبادکاری کی حامی سخت گیر جماعتوں پر انحصار کرتی ہے۔

قضیہ فلسطینی کے اہم ترین عصری پڑاؤ اور تاریخ کا ایک جائزہ

غزہ (ایجنسیاں): جب بھی فلسطینی مسئلے کے اہم ترین عصری پڑاؤ کے بارے میں سوال اٹھایا جاتا ہے تو اس کا مطلب صرف واقعات کی زمانی ترتیب نہیں ہوتا بلکہ یہ سمجھنا ہوتا ہے کہ موجودہ مرحلہ قابض دشمن کے دباؤ، طاقت کے بدلتے ہوئے توازن اور غزہ، مغربی کنارے، بیت المقدس اور تارکین وطن میں بسنے والے فلسطینی عوام کی استقامت کے سائے میں کیسے تشکیل پایا؟۔ یہ مسئلہ کسی سیدھی لکیر میں آگے نہیں بڑھا بلکہ ان بڑے ہنگاموں کے ذریعے آگے بڑھا ہے جنہوں نے محاذ آرائی کی شکل بدل دی اور ترجیحات کی دوبارہ تعریف کی، نیز یہ ہر بار اس وقت بین الاقوامی وعدوں کے کھوکھلے پن کو بے نقاب کرتا ہے جب وہ فلسطینی حق سے ٹکراتے ہیں۔

انتفاضہ سے کھلی جنگ تک، مسئلہ فلسطین کے اہم ترین عصری پڑاؤ

اگر ہم عصری مرحلے کا سنجیدگی سے مطالعہ کرنا چاہیں تو اس کی منطقی شروعات سنہ 1987ء کے آخر میں ہونے والے پہلے فلسطینی انتفاضہ سے ہوتی ہے۔ یہ انتفاضہ محض ایک وسیع عوامی احتجاج نہیں تھا بلکہ ایک سیاسی اور اخلاقی بنیاد رکھنے والا لمحہ تھا جس نے برسوں کی نظرانداز کرنے کی کوششوں کے بعد فلسطینی مسئلے کو عرب اور بین الاقوامی توجہ کا مرکز بنا دیا۔ اس لمحے میں کیمپوں، گاؤں اور شہروں میں رہنے والے فلسطینیوں نے ایک نئی مساوات قائم کی جس کا عنوان یہ تھا کہ قابض طاقت کے زیر تسلط عوام محض سیکورٹی انتظامیہ کا موضوع نہیں بلکہ وہ ایک مقصد، حق، یادداشت اور مزاحمت کے مالک ہیں۔ اسی دوران اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس' کا آغاز ہوا جو چند سالوں میں ہی فلسطینی عوام کی وہ تنظیم بن گئی جس نے مزاحمتی عمل کی قیادت کی۔

سنہ 1993ء کا اوسلو معاہدہ فلسطینی مسئلے کی جدید تاریخ کے سب سے متنازعہ پڑاؤ میں سے ایک کے طور پر ابھرا۔ اس وقت اسے ایک مرحلہ وار مذاکراتی عمل کے ذریعے ریاست کے قیام اور قبضے کے خاتمے کا دروازہ قرار دیا گیا تھا۔ لیکن زمین پر جو کچھ ہوا اس نے تحریروں اور حقیقت کے درمیان ایک وسیع خلیج کو بے نقاب کر دیا۔ یہودی آبادکاری میں توسیع ہوئی، مغربی کنارے کے ٹکڑے کیے گئے اور بیت المقدس، مہاجرین، اسیران اور سرحدوں جیسے بنیادی مسائل کو موخر کر دیا گیا۔ یہی وجہ ہے کہ بہت سے فلسطینی اوسلو کو ایک ایسے پڑاؤ کے طور پر دیکھتے ہیں جس نے آزادی کا راستہ کھولنے کے بجائے قابض دشمن کو سیاسی غلاف کے اندر دوبارہ کنٹرول حاصل کرنے کے لیے اضافی وقت فراہم کیا۔

الاقصیٰ انتفاضہ اور محاذ آرائی کی بدلتی شکل

سنہ 2000ء میں مسجد الاقصیٰ میں صیہونی دراندازی کے بعد الاقصیٰ انتفاضہ کے پھوٹ پڑنے نے ایک تیز موڑ کا کام دیا جس کے واضح سیاسی، مذہبی اور اشتعال انگیز اثرات تھے۔ یہاں فلسطینی مسئلہ ایک زیادہ گرم مرحلے میں داخل ہوگیا کیونکہ اب بات صرف تصفیے کی ناکامی کے بارے میں نہیں تھی بلکہ خود صیہونی منصوبے کی حقیقت کے بے نقاب ہونے کے بارے میں تھی جو کہ جڑ سے اکھاڑنے اور تسلط قائم کرنے کا منصوبہ ہے اور جو فلسطینیوں کے بنیادی حقوق کو تسلیم نہیں کرتا۔

الاقصیٰ انتفاضہ نے مزاحمت کے مختلف طریقوں کے تصور کو دوبارہ اہمیت دی اور اس نے قابض اسرائیل کے منظم تشدد بشمول یلغاروں، ٹارگٹ کلنگ، محاصرے اور فلسطینی بنیادی ڈھانچے کی تباہی کی وسعت کو بھی بے نقاب کیا۔ اس مرحلے میں اسیران کا فائل عوامی شعور میں زیادہ ابھرا، اور اسی طرح بیت المقدس اور مسجد الاقصیٰ کی حیثیت ایک ایسے جامع عنوان کے طور پر گہری ہوئی جسے فلسطینی جغرافیے کے باقی حصوں سے الگ نہیں کیا جا سکتا۔ یہ سچ ہے کہ اس انتفاضہ کی انسانی اور مادی قیمت بہت زیادہ تھی لیکن اس کا سیاسی اثر گہرا تھا کیونکہ اس نے اس وہم کو ختم کر دیا کہ صرف مذاکرات جاری رکھنے سے قابض دشمن امن کا ساتھی بن سکتا ہے۔

اس کے بعد سنہ 2005ء میں مزاحمت کے ضربوں کے نتیجے میں غزہ کی پٹی سے یکطرفہ اسرائیلی انخلاء ہوا، یہ ایک ایسا قدم تھا جس نے بعد میں غزہ کی پٹی میں مزاحمت کے ارتقاء کا موقع فراہم کیا۔ اسرائیل نے اس انخلاء کو پٹی میں قبضے کا خاتمہ قرار دینے کی کوشش کی، جبکہ حقیقت یہ ہے کہ محاصرے، گزرگاہوں، سمندر، فضائی حدود اور آبادی کے اندراج پر کنٹرول کے ذریعے تسلط بدستور قائم رہا۔ اس لیے یہ انخلاء فلسطینیوں کے حق کو تسلیم کرنے سے زیادہ ایک فوجی ری پوزیشن تھی۔ اس کے بعد ہونے والے واقعات نے اس کی واضح تصدیق کی، خاص طور پر سنہ 2007ء میں غزہ پر مکمل محاصرہ نافذ کرنے کے بعد، تاکہ عوام کے حوصلوں کو توڑا جاسکے اور انہیں ان کے سیاسی فیصلوں پر سزا دی جاسکے۔

غزہ، عصری فلسطینی مسئلے کے قلب میں

سنہ 2008ء سے غزہ کی پٹی بار بار اسرائیلی جنگوں اور جارحیت کے سلسلے میں داخل ہوئی جس نے بڑے پیمانے پر تباہی اور شہری آبادی پر دباؤ ڈالنے والی اسرائیلی عقیدے کی حقیقت کو بے نقاب کیا۔ سنہ 2008ء اور 2009ء کی جارحیت، پھر سنہ 2012ء کی جارحیت، پھر سنہ 2014ء کی جنگ، اور بعد میں سنہ 2021ء اور 2022ء کے راؤنڈز، یہ سب ایک جاری پالیسی کے حصے تھے جس کا ہدف مزاحمت اور معاشرہ دونوں تھے۔ ہر راؤنڈ کے ساتھ غزہ شہیدوں، زخمیوں اور تباہی کی بھاری قیمت ادا کرتا تھا لیکن ساتھ ہی وہ یہ مساوات بھی قائم کرتا تھا کہ پٹی بغیر جوابی کارروائی کے کوئی غیر محفوظ میدان نہیں ہے۔

عصری منظر نامے میں غزہ کی اہمیت صرف اس لیے نہیں ہے کہ وہ محاصرے اور جارحیت کا ہدف ہے، بلکہ اس لیے بھی ہے کہ وہ فلسطینیوں کے حوصلوں اور ان کی سیاسی وسماجی استقامت کی صلاحیت کا مرکز بن چکا ہے۔ غزہ میں مزاحمت کا فائل انسانی محاصرے کے ساتھ جڑ جاتا ہے، اور روزمرہ کی زندگی کے معاملات بڑے قومی سوال کے ساتھ ضم ہو جاتے ہیں۔ اسی چیز نے پٹی کو عرب اور اسلامی عوام کے شعور، خطے کے حساب کتاب اور قابض دشمن کی جانب سے مستقل ڈیٹرنس (خوف) پیدا کرنے کی ان کوششوں میں مضبوطی سے حاضر رکھا ہے جنہیں وہ کامیاب نہیں بنا سکا۔

پھر سات اکتوبر سنہ 2023ء کو طوفان الاقصیٰ کا آپریشن اور اس کے بعد غزہ کی پٹی پر اسرائیل کی جانب سے کی گئی وسیع پیمانے پر نسل کشی کی جنگ نے اس عصری مرحلے کے سب سے خطرناک ابواب کھول دیے۔ اس پڑاؤ کو صرف اس کے فوجی پہلو تک محدود نہیں کیا جاسکتا کیونکہ اس نے اس سیاسی اور میڈیا کے ڈھانچے کو ہلا کر رکھ دیا ہے جس نے برسوں تک فلسطینی مسئلے کو ایک ایسے ثانوی فائل کے طور پر پیش کرنے کی کوشش کی جسے معمول کے تعلقات (نارملائزیشن) اور علاقائی مفاہمت کے ذریعے ختم کیا جا سکتا ہے۔ اچانک فلسطین خون، ملبے اور استقامت کی طاقت کے ساتھ عالمی سطح پر واپس آ گیا ہے، اور اخلاقی سوال بین الاقوامی بحث کے مرکز میں واپس آ گیا ہے: دنیا یہ کیسے دعویٰ کر سکتی ہے کہ وہ قانون اور انسانی حقوق کا دفاع کرتی ہے جبکہ وہ ایک محصور عوام کے خلاف بڑے پیمانے پر قتل عام کا مشاہدہ کر رہی ہے؟

بیت المقدس اور مسجد الاقصیٰ ایک حد فاصل کے طور پر

مسئلہ فلسطین کے عصری پڑاؤ کے بارے میں کسی بھی گفتگو میں بیت المقدس کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ یہ شہر کوئی عام مذاکراتی فائل نہیں تھا، بلکہ شناخت، خودمختاری اور بیانیے کی جنگ کا دل تھا۔ سنہ 1967ء میں اس کے مشرقی حصے پر قبضے کے بعد سے اسرائیل یہودیت کو مسلط کرنے، آبادیاتی نوعیت کو تبدیل کرنے اور اسلامی وعیسائی مقدسات، خاص طور پر مسجد الاقصیٰ کو نشانہ بنانے کی بتدریج پالیسی پر گامزن ہے۔

سنہ 2017ء میں باب الاسباط کا ہنگامہ، پھر سنہ 2021ء میں سیف القدس کی لڑائی، نے یہ ظاہر کیا کہ بیت المقدس اب بھی پورے فلسطینی منظر نامے کو دوبارہ ترتیب دینے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ جب بیت المقدس کے باشندے مسجد الاقصیٰ کے دفاع میں یا شیخ جراح کی طرح اپنے گھروں کو بے دخلی سے بچانے کے لیے حرکت میں آتے ہیں، تو وہ صرف ایک محلے یا دروازے کا دفاع نہیں کر رہے ہوتے، بلکہ وہ ایک ایسے منصوبے کا مقابلہ کر رہے ہوتے ہیں جو شہر سے فلسطینی وجود کو مٹانا چاہتا ہے۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ بیت المقدس نے بار بار ثابت کیا ہے کہ وہ مغربی کنارے، غزہ، مقبوضہ اندرون فلسطین اور تارکین وطن کے درمیان عائد کی گئی تقسیم کو توڑنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

مغربی کنارہ، یہودی آبادکاری اور جغرافیہ کی توڑ پھوڑ

جب غزہ محاصرے اور جارحیت کے نیچے تھا، تو مغربی کنارہ ایک اور اتنے ہی خطرناک راستے کا سامنا کر رہا تھا: تیزی سے پھیلتی ہوئی یہودی آبادکاری، زمینوں پر قبضہ، دیوار کی تعمیر اور رکاوٹوں اور متبادل راستوں کے ذریعے شہروں اور قصبوں کو ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔ یہ پالیسی کوئی انتظامی تفصیل نہیں تھی، بلکہ کسی بھی بامعنی فلسطینی وجود کے قیام کو روکنے اور آبادی کو قابض اسرائیلی سکیورٹی کنٹرول کے تحت الگ تھلگ جزیروں میں تبدیل کرنے کا ایک منظم منصوبہ تھا۔

حالیہ برسوں کے دوران فوج کے تحفظ میں یہودی آبادکاروں کے حملوں میں اضافہ ہوا ہے، اور مغربی کنارے کے وسیع حصوں پر عملی اسرائیلی خودمختاری مسلط کرنے کی کوششیں ابھری ہیں۔ اس کے باوجود، عوامی اور مسلح مزاحمت کی شکلیں نہیں رکیں، اور جنین، نابلس، طولکرم اور دیگر مقامات پر تصادم کے نئے مراکز ابھرے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ مغربی کنارہ، اپنی سخت سکیورٹی کے باوجود، ایک کھلا میدان بنا ہوا ہے کیونکہ یہودی آبادکاری خود مزاحمت کی شرائط پیدا کرتی ہے اور اسے نئی زندگی بخشتی ہے۔

اسیران، مہاجرین اور مسئلے کے جوہر کا استحکام

کچھ سیاسی تجزیوں میں فلسطینی مسئلے کو صرف سنہ 1967ء کی سرحدوں تک محدود کر دینا ایک عام غلطی ہے، جبکہ عصری پڑاؤ یہ ظاہر کرتے ہیں کہ مسئلے کا جوہر اس سے کہیں زیادہ وسیع اور گہرا ہے۔ مثال کے طور پر اسیران کا فائل قابض دشمن کی ظالمانہ فطرت کا ہمیشہ گواہ رہا ہے۔ قابض صیہونی عقوبت خانے تنازعہ میں کوئی حاشیائی حیثیت نہیں رکھتے، بلکہ وہ فلسطینی معاشرے کو توڑنے اور اس کی اشرافیہ، نوجوانوں، خواتین اور بچوں کو نشانہ بنانے کا ایک مرکزی ہتھیار ہیں۔ دوسری جانب، اسیران اتحاد اور قومی وقار کی علامت بن چکے ہیں، اور اجتماعی شعور میں ان کی موجودگی انسانی پہلو سے نکل کر ایک جامع سیاسی پہلو تک پہنچ چکی ہے۔

یہی حال مہاجرین کے مسئلے کا بھی ہے۔ سیاسی خاتمے کی کوششوں اور واپسی کے حق کو نظر انداز کرنے کے باوجود، کیمپوں اور تارکین وطن میں مہاجرین فلسطینی بیانیے کے ستونوں میں سے ایک بنے ہوئے ہیں۔ انہیں نظر انداز کرنے یا ان کے ساتھ صرف امدادی فائل کے طور پر پیش آنے کی ہر کوشش اس حقیقت سے ٹکرا جاتی ہے کہ سنہ 1948ء کی بے دخلی ماضی کا کوئی واقعہ نہیں، بلکہ تنازعہ کی جاری اصل ہے۔ اس لیے عصری مرحلے کے کسی بھی سنجیدہ مطالعہ کے لیے یہ دیکھنا ضروری ہے کہ حق واپسی عوامی شعور میں کس طرح زندہ ہے، تب بھی جب سفارتی راستوں نے اسے پیچھے دھکیلنے کی کوشش کی۔

علاقائی اور بین الاقوامی تبدیلیاں، معمول کے تعلقات اور فلسطینی آواز کی بحالی

حالیہ برسوں میں قابض دشمن کے ساتھ عرب دنیا کے تعلقات کو معمول پر لانے کی لہریں دیکھنے میں آئی ہیں جنہوں نے قبضے، محاصرے اور یہودی آبادکاری کے جاری رہنے سے قطع نظر اسرائیل کو خطے کا ایک قدرتی حصہ پیش کرنے کی کوشش کی۔ ان تبدیلیوں نے ایک بڑا سیاسی اور میڈیا چیلنج پیدا کیا کیونکہ انہوں نے فلسطینی کو حل کرنے کے بجائے اسے نظر انداز کرنے کی کوشش کی۔ لیکن تجربے نے ثابت کیا کہ فلسطین کسی سیاسی فیصلے سے غائب نہیں ہوتا، اور اسے پھلانگنے کی کوششیں کسی بھی بڑے میدانی ہنگامے کے سامنے کمزور رہتی ہیں۔

اس کے برعکس، دنیا بھر کے عوام، یونیورسٹیوں، ٹریڈ یونینوں اور یکجہتی کارکنوں کی سطح پر فلسطینی بیانیے کی موجودگی میں اضافہ ہوا ہے۔ یہ سچ ہے کہ مغربی سرکاری موقف اکثر قابض دشمن کی طرف جھکا رہا، لیکن بین الاقوامی عوامی میدان پہلے جیسا نہیں رہا۔ غزہ میں قتل عام کی تصاویر، بیت المقدس اور مغربی کنارے میں فلسطینیوں کی استقامت اور یہودی آبادکاری کے نوآبادیاتی ڈھانچے کی وضاحت، یہ سب ایسے عناصر ہیں جنہوں نے اس بیانیے کی اجارہ داری کا کچھ حصہ توڑنے میں مدد کی ہے جس کا طویل عرصے تک اسرائیل کو فائدہ رہا۔ مرکز اطلاعات فلسطین جیسے پلیٹ فارمز نے فلسطینی بیانیے کو مستحکم کرنے اور تخفیف یا بگاڑ سے دور اس کی تفصیلات کی پیروی کرنے میں ایک اہم کردار ادا کیا ہے۔

انتفاضہ، اوسلو، محاصرہ، جنگیں، بیت المقدس کی لڑائیاں، یہودی آبادکاری میں اضافہ، اسیران اور مہاجرین کی موجودگی کے درمیان، ایک حقیقت واضح ہوتی ہے: عصری فلسطینی مسئلہ پرانے فائل کی باقیات نہیں ہے، بلکہ یہ ایک زندہ تنازعہ ہے جو دوبارہ جنم لیتا ہے کیونکہ اس کی اصل وجوہات آج بھی موجود ہیں۔ اصل شرط صرف بین الاقوامی خطاب کی تبدیلی پر نہیں ہے، بلکہ فلسطینیوں کے اپنے حق، بیانیے اور درد کو ایک ایسے سیاسی عمل میں تبدیل کرنے کی صلاحیت پر ہے جو کبھی ٹوٹ نہیں سکتا۔

Sahafat Urdu Daily Birmingham (U.K.) Web Edition, Published by Nagma Amir from Teddington Grove, Perry Barr, Birmingham B 42IRG U.K.
Proprietor and Group Editor: Aman Abbas, Resident Editor: Amir Mehdi, (Responsible for the selection of News) Bureau Chief: Nagma Amir, E-mail: naghmaamir@rediffmail.com, Mobile:+447897386368

خطبہ کیا ہے اور کربلا کے مسافروں کے خطبوں کا اجمالی مطالعہ

ڈاکٹر شجاعت حسین

زندگی، انسانیت، ضمیر، روح، فکر، فرد، خاندان، معاشرہ، قوم و ملت کی مثبت تشکیل میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ واقعہ کربلا کے قیام، مقصد اور کامیابی میں شہادت، اسیری کے ساتھ خطبوں کی اہمیت قابل ذکر، تحقیق و مطالعہ لازمی ہے۔

اسلامی تاریخ امام حسین علیہ السلام، امام زین العابدین علیہ السلام، حضرت عباس علمدار، حضرت زینب سلام اللہ علیہا، حضرت امام کلثوم سلام اللہ علیہا اور حضرت سکینہ سلام اللہ علیہا کے تاریخ ساز، کردار ساز، حکومتوں کا تہہ بالا کرنا اور سب سے اہم فکر، شعور، ضمیر، روح، انسانیت کی پاکیزگی، تعمیر کی ضامن اور ذکر، ہدایت اور نجات ہے۔

خطبہ عربی زبان کا لفظ ہے جس کے لغوی معنی گفتگو، کلام اور وعظ کے ہیں۔ اسلامی اصطلاح میں خطبہ سے مراد وہ باقاعدہ تقریر ہے جو مذہبی، سماجی اور سیاسی مقاصد کے لیے خاص مواقع پر لوگوں کے اجتماع سے کی جاتی ہے۔ یہ امت مسلمہ کی رہنمائی، اصلاح احوال اور شعور بیدار کرنے کا ایک انتہائی موثر اور تاریخی ذریعہ ہے۔ خطبہ کے معنی و مفہوم لغوی معنی ہیں بات چیت کرنا، وعظ کرنا یا کسی کو کوئی بات سمجھانا۔ اصطلاحی مفہوم ہے اسلامی تعلیمات کے مطابق، خطبہ ایک ایسی پُر اثر اور جامع تقریر ہے جس میں حمد و ثناء (اللہ کی تعریف)، درود پاک، قرآنی آیات اور احادیث کا بیان شامل ہوتا ہے۔ اس کا مقصد لوگوں کو تقویٰ، نیکی اور بھلائی کی تلقین کرنا اور برائیوں سے روکنا ہے۔ خطبہ کی اہمیت اسلام میں خطبہ کو محض ایک رسم یا روایتی تقریر نہیں سمجھا جاتا، بلکہ اسے عبادت کا درجہ حاصل ہے۔

خطبہ کی اہمیت درج ذیل نکات سے واضح ہوتی ہے: دینی فریضہ اور اجتماعیت، اصلاحِ معاشرہ اور آگاہی۔ خطبوں کے ذریعے ائمہ علیہم السلام مسلمانوں کو ان کے دینی، دنیاوی، اور سماجی مسائل سے آگاہ کرتے ہیں۔ یہ معاشرتی برائیوں کے خاتمے اور اچھے اخلاق کے فروغ میں کلیدی کردار ادا کرتا ہے۔ اسلامی احکامات کی ترسیل یہ عوام تک احکامات الٰہی اور سنتِ نبوی پہنچانے کا سب سے بڑا ذریعہ ہے تاکہ لوگ اپنی روزمرہ کی زندگی شریعت کے مطابق گزار سکیں۔ امام حسین علیہ السلام کا منیٰ کا خطبہ، حصت عباس علمدار کا 60 ہجری کا کعبہ کی چھت سے خطبہ یاد ہے، حج کا خطبہ: میدانِ عرفات میں دیا جانے والا حج کا خطبہ پوری امتِ مسلمہ کے لیے ایک عظیم الشان اجتماع کی حیثیت رکھتا ہے، جس میں پوری دنیا کے مسلمانوں کو اتحاد، مساوات اور تقویٰ کا درس دیا جاتا ہے۔

حضرت امام حسین علیہ السلام کے خطبے اور مکتوبات ان کے انقلابی اور اصلاحی قیام کی اساس ہیں۔ ان کا مقصد امتِ مسلمہ کو یزید کی ظالمانہ اور فاسد حکومت کے خطرات سے آگاہ کرنا، دینِ اسلام کی اصل روح کا تحفظ، اور ظلم کے خلاف آواز اٹھانا تھا۔ آپ کے خطبات عالیہ اور ان کی اہمیت عزاداروں کے لیے تحریر کیا جا رہا ہے۔ اہم خطبات اور ان کے مواقع خطبہ منیٰ: سن 58 ہجری میں، معاویہ کی وفات سے دو سال قبل، امام حسین نے ایام حج کے دوران منیٰ میں ایک تاریخی خطبہ دیا۔ آپ نے صحابہ اور تابعین کے اجتماع میں دین کی حالتِ زار، بدعات کے نفوذ، اور بنی امیہ کے ظلم و ستم کا پردہ چاک کیا۔ مدینہ سے روانگی کی وصیت: جب یزید کی بیعت کا مطالبہ کیا گیا، تو آپ نے مدینہ سے نکلتے وقت اپنے بھائی محمد حنفیہ کے نام وصیت لکھی۔ اس میں اپنے قیام کا مقصد واضح کرتے ہوئے فرمایا: ”میرا نکلنا نہ تو خود پسندی کے لیے ہے اور نہ ہی فساد یا ظلم کے لیے، بلکہ میرا مقصد میرے نانا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی امت میں اصلاح کرنا، نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا ہے۔“ میدانِ کربلا کے خطبات: روز عاشور، آپ نے متعدد بار یزیدی لشکر کے سامنے اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر خطبات ارشاد فرمائے۔ ان خطبات کا مقصد اتمام حجت (دلیل پوری کرنا) اور انہیں حق اور سچائی کی طرف لوٹانا تھا۔ خطبات اور قیام حسینی کی اہمیت تحفظِ اقدار دین: امام حسین کے خطبات نے ثابت کیا کہ اقتدار اعلیٰ کے حصول کے لیے شریعت کی حدود کو پامال کرنا جائز نہیں۔ آپ کے فرمودات نے امت کو باطل کی اطاعت سے انکار کا درس دیا۔ شعور اور بیداری: آپ نے اپنے خطبات کے ذریعے لوگوں کو اس غفلت سے نکالا جو یزید کی ظالمانہ سیاست نے ان پر طاری کر دی تھی۔ آپ کا ہدف ظاہری جنگ جیتنا نہیں، بلکہ مسلمانوں کے ضمیر کو بیدار کرنا تھا۔ قیامت تک کے لیے پیغام: امام حسین کے فرامین جیسے ”میرے جیسا شخص یزید کی بیعت نہیں کر سکتا“ اور ”ہم کبھی ذلت قبول نہیں کریں گے۔“ حق پرستی اور حریت کے استعارے بن چکے ہیں۔

حضرت زینب سلام اللہ علیہا کے خطبے، اہمیت و اثرات: حضرت زینب سلام اللہ علیہا کے خطبات تحریکِ کربلا کے تسلسل اور بقائے اسلام کا بنیادی ترین حصہ ہیں۔ کوفہ اور دربار یزید میں آپ کے فصیح و بلیغ خطبات نے ظالم حکمرانوں کے پروپیگنڈے کو خاک میں ملا دیا اور اسلام کو تحریف سے بچایا۔ آپ کے خطبات کی فضیلت اور اہمیت: شجاعت و بے باکی: آپ نے حالتِ اسیری میں، اپنے بھائی کی لاش کے ٹکڑے اور کٹے ہوئے سروں کے سامنے کھڑے ہو کر باطل قوتوں کو للکارا۔ آپ کے خطبوں نے یزید کے دربار پر لرزہ طاری کر دیا۔ بنی امیہ کے مکروہ چہرے سے نقاب کشائی کی، یزید اور ابن زیاد کے دربار میں آپ کے خطبوں نے عوام پر واضح کیا کہ یہ جنگ اقتدار کی کشمکش نہیں تھی، بلکہ یزیدی حکومت اسلامی اقدار اور دینِ محمدی کو مٹانے کے درپے تھی۔ اپ ع کے خطبے میں قرآنی استدلال کثرت سے ہے۔ آپ نے اپنے خطابات میں جا بجا قرآنی آیات سے تمسک کیا۔ اس سے آپ کے مقامِ ’عالمہ‘ (علم رکھنے والی) اور بلند پایہ فصاحت و بلاغت کی عکاسی ہوتی ہے، جو بالکل آپ کے والدِ گرامی حضرت علی علیہ السلام کی یادگار تھی۔ تبرا و تولا کا امتزاج: آپ علیہ السلام کے خطبات کو ’تبرا‘ کی عملی اور فکری تفسیر مانا جاتا ہے، جس میں دشمنِ خدا کی رسوائی اور اہل بیت کی حقانیت کا برملا اعلان کیا گیا۔ اپ ع نیا پنے خطبوں سے تحریفِ تاریخ سے تحفظ کیا۔ کوفہ اور دمشق میں آپ کے خطبوں نے یزیدی دربار کے اس جھوٹے بیانیے کو رد کر دیا کہ اہل بیت باغی تھے، اور آنے والی نسلوں پر حقیقت واضح کی۔ قیام امام حسین علیہ السلام کی تکمیل کا حسن و ہمت، علم و شعور سے کربلا کی قربانیوں کا پیغام عام کرنے میں آپ علیہ السلام کے خطبے کلیدی حیثیت رکھتے ہیں۔ ان کے بغیر تحریک کربلا کا دوسرا (تبلیغی اور سیاسی) مرحلہ ادھورا رہتا۔

حضرت زینب سلام اللہ علیہا کے اسیرانِ کربلا کے سفر میں تاریخ اسلام کے دو (2) انتہائی مشہور و تاریخی خطبے محفوظ ہیں۔ ان خطبوں نے یزید اور ابنِ زیاد کے درباروں میں ظلم و ستم کا پردہ چاک کیا۔ 1-کوفہ کا خطبہ (دربار ابن زیاد): یہ وہ تاریخ ساز خطبہ ہے جو آپ نے کوفہ کے بازاروں میں اس وقت ارشاد فرمایا جب اہل حرم کو قیدی بنا کر لایا گیا۔ آپ کے اس خطبے کی فصاحت و بلاغت دیکھ کر لوگوں کو حضرت علی علیہ السلام کے خطبات کی یاد آگئی۔ 2-شام کا خطبہ (دربار یزید): یہ خطبہ یزید کے دربار عام میں اس وقت دیا گیا جب امام حسین علیہ السلام کا سرِ اقدس اس کے سامنے رکھا تھا۔ اس خطبے میں آپ نے یزید کے عزائم کو خاک میں ملایا اور اس کے ظلم کو بے نقاب کیا۔

کے خطبے بنیادی طور پر دو اہم ترین مقامات پر دیئے گئے۔ جب شہداء اور قیدیوں کا قافلہ کوفہ پہنچا، تو اس وقت آپ نے اہل کوفہ کو ان کی بے وفائی پر جھنجھوڑتے ہوئے ایک تاریخی اور ولولہ انگیز خطبہ دیا جو شیر خدا حضرت علی (ع) کے خطبے کی یاد دلاتا تھا۔ شام میں یزید کا دربار (دمشق): دمشق پہنچنے کے بعد، یزید کے دربار میں جب دربار عام لگا، تو حضرت زینب (س) نے انتہائی جرأت، فصاحت اور بلاغت کے ساتھ یزید کے ظلم کو بے نقاب کیا اور اہل بیت کی حقانیت کا پرچم بلند کیا۔

حضرت زینب سلام اللہ علیہا کے خطبے فصاحت و بلاغت، بے خوف جرأت، اور اعلیٰ ترین الٰہی بصیرت کا شاہکار ہیں۔ کربلا کے بعد کوفہ اور شام کے درباروں میں دیئے گئے ان خطبوں نے یزیدی سلطنت کی بنیادیں ہلا دیں۔ ان کے خطبوں کی نمایاں خصوصیات قابل سماعت، مطالعہ اور اپنی زندگیوں کا شعار اجزاء بنانا ہیں۔

فصاحت و بلاغت: آپ کے خطبات عربی زبان کے عین قواعد کے مطابق اور اتنے پُر اثر تھے کہ سامعین کو حضرت علی علیہ السلام کے خطبوں کی یاد تازہ ہو جاتی تھی۔ بے مثال شجاعت و بے باکی: انتہائی کٹھن حالات اور قید و اسیری میں بھی آپ نے ظالم حکمرانوں (یزید اور ابن زیاد) کے سامنے حق کا کلمہ بلند کیا اور ان کے جرائم کو بے نقاب کیا۔ قرآنی استدلال: آپ نے اپنی تقاریر میں جا بجا آیات قرآنی کا سہارا لیا، جس سے آپ کے کلام کی حقانیت اور علمی گہرائی ثابت ہوتی ہے۔ حوصلہ اور استقامت: خطبوں میں غم واندوہ کی بجائے فتح باطنی اور عزم و استقلال کا اظہار نمایاں تھا۔ مشنِ حسینی کی تشہیر: آپ نے یزیدی درباروں میں اپنے خطبات کے ذریعے سانحہ کربلا کے اصل مقاصد دنیا پر واضح کیے اور واقعہ کو فراموش ہونے سے بچایا۔

(جاری)

حضرت زینب سلام اللہ علیہا کے خطبے، اہمیت و اثرات: حضرت زینب سلام اللہ علیہا کے خطبات تحریکِ کربلا کے تسلسل اور بقائے اسلام کا بنیادی ترین حصہ ہیں۔ کوفہ اور دربار یزید میں آپ کے فصیح و بلیغ خطبات نے ظالم حکمرانوں کے پروپیگنڈے کو خاک میں ملا دیا اور اسلام کو تحریف سے بچایا۔ آپ کے خطبات کی فضیلت اور اہمیت: شجاعت و بے باکی: آپ نے حالتِ اسیری میں، اپنے بھائی کی لاش کے ٹکڑے اور کٹے ہوئے سروں کے سامنے کھڑے ہو کر باطل قوتوں کو للکارا۔ آپ کے خطبوں نے یزید کے دربار پر لرزہ طاری کر دیا۔ بنی امیہ کے مکروہ چہرے سے نقاب کشائی کی، یزید اور ابن زیاد کے دربار میں آپ کے خطبوں نے عوام پر واضح کیا کہ یہ جنگ اقتدار کی کشمکش نہیں تھی، بلکہ یزیدی حکومت اسلامی اقدار اور دینِ محمدی کو مٹانے کے درپے تھی۔ اپ ع کے خطبے میں قرآنی استدلال کثرت سے ہے۔ آپ نے اپنے خطابات میں جا بجا قرآنی آیات سے تمسک کیا۔ اس سے آپ کے مقامِ ’عالمہ‘ (علم رکھنے والی) اور بلند پایہ فصاحت و بلاغت کی عکاسی ہوتی ہے، جو بالکل آپ کے والدِ گرامی حضرت علی علیہ السلام کی یادگار تھی۔

روزنامہ
صحافت

ایک نئے دور میں ہندوستان-جاپان تعلقات

تیزی سے بدلتے ہوئے جغرافیائی سیاسی منظر نامے میں جاپانی وزیر اعظم سانے تاکائچی کا دورہ ہندوستان خاص اہمیت کا حامل ہے۔ تاکائچی ہندوستان کے ساتھ تعلقات کو جامع طور پر بہتر بنانے کی وکالت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان اور جاپان تعلقات ایک نئے دور میں داخل ہو رہے ہیں۔ بھارتی وزیر اعظم نریندر مودی اور تاکائچی کے درمیان ملاقات کے دوران، دونوں فریقوں نے تین اہم دستاویزات کو اپنایا: اقتصادی سلامتی پر مشترکہ اعلامیہ، مصنوعی ذہانت (AI) کے شعبے میں تعاون، اور توانائی پر مشترکہ بیان۔ جاپان ٹیکنالوجی میں تحریک کا ذریعہ رہا ہے اور اس نے وقتاً فوقتاً ہندوستان کو تکنیکی مدد فراہم کی ہے۔ دوسری طرف ہندوستان ایک بڑی مارکیٹ ہے جس میں جاپانی مصنوعات کی کافی صلاحیت ہے۔ جاپانی وزیر اعظم ہند-جاپان سالانہ چوٹی کانفرنس کے لئے ہندوستان کے تین روزہ دورے پر ہیں۔ سربراہی اجلاس کے دوران دونوں ممالک نے متعدد اعلانات کیے جن میں 120 تعاون کی دستاویزات اور 2 ٹریلین ین کی سرمایہ کاری شامل ہے۔ جاپان ہندوستان کا پانچواں سب سے بڑا سرمایہ کار ہے، جس کی کل سرمایہ کاری 48.17 بلین ڈالر ہے۔ واضح طور پر، جاپانی سرمایہ کاری ہندوستان کے لیے فائدہ مند ہے۔ یہ ثقافتی اور سفارتی فائدہ مند بھی رہا ہے۔ اگرچہ امریکہ اور چین بھی بڑے تجارتی شراکت دار ہیں لیکن ان ممالک کے ساتھ ہمارے اقتصادی تعلقات کشیدہ ہیں۔ تاہم جاپان کے ساتھ ایسی صورتحال پہلے کبھی نہیں دیکھی گئی۔ ایک وقت تھا جب ہم ٹیکنالوجی کے لیے سب سے پہلے روس یا جاپان کی طرف دیکھتے تھے۔ تاہم، پچھلی چند دہائیوں میں، ہم ریاستہائے متحدہ کے مزید قریب ہوئے ہیں۔ واضح طور پر، ہم امریکہ، روس، چین، فرانس اور جاپان جیسی معیشتوں سے الگ تھلگ رہ کر تیز رفتار ترقی حاصل نہیں کر سکتے۔ ہمیں ان کے ساتھ ہم آہنگی کرنی چاہیے اور اگر ضرورت پڑی تو ہمیں اپنے مفادات کے لیے ان سے مقابلہ بھی کرنا پڑے گا۔ موجودہ لمحہ بھارت-جاپان تعلقات کے لیے انتہائی اہم ہے کیونکہ مغربی ایشیا کے بحران نے دونوں ملکوں کو کافی نقصان پہنچایا ہے۔ اس کی جڑ میں امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی "امریکہ فرسٹ" پالیسی ہے، جس کے تحت امریکہ دنیا کے تیل کے تمام وسائل کو اپنے کنٹرول میں رکھنا چاہتا ہے۔ ادھر امریکی صدر ٹرمپ کے مئی میں بیجنگ کے دورے سے ایشیائی ممالک میں خدشات بڑھ گئے ہیں کہ امریکا اور چین جی ٹو گروپ بنانے کا ارادہ رکھتے ہیں جس میں ایشیائی ممالک کا اقتدار چین کے حوالے کر دیا جائے گا جب کہ امریکا مغربی ممالک پر اپنا تسلط برقرار رکھے گا۔ چنانچہ ایشیائی ممالک کی سیاسی قیادت یہ سمجھنا شروع ہو گئی ہے کہ ایسی صورتحال کا مقابلہ کیسے کیا جائے۔ ہندوستان پہلے ہی جاپان کو سرمایہ کاری بڑھانے کی ترغیب دیتا رہا ہے۔ جاپان نے بھی سرمایہ کاری کی ہے۔ میٹرو منصوبے کے بعد بلٹ ٹرین منصوبہ اس کی ایک مثال ہے۔ جاپان نے ٹیکنالوجی کو بھی منتقل کیا ہے اور 50,000 نوجوان ہندوستانی پیشہ ور افراد کا خیر مقدم کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ جاپان تسلیم کرتا ہے کہ ہندوستان کے پاس ایک بڑی مارکیٹ ہے اور اسے یقین ہے کہ اگر ہندوستانی ٹیکنالوجی کو ہندوستان منتقل کیا جائے تو ہندوستانی اسے اچھی طرح جذب کر لیں گے۔ تاکائچی کے دورے کے دوران، اے آئی اور سیمی کنڈکٹرز کے شعبوں میں شراکت داری کو بڑھانے کے لیے مفاہمت کی ایک یادداشت پر دستخط کیے گئے۔ جاپان AI اور کوانٹم کمپیوٹنگ میں ایک انتہائی ترقی یافتہ ملک ہے، اور مستقبل میں، ہم جاپان کی مہارت سے فائدہ اٹھائیں گے۔ ہم دونوں کے انڈو پیسفک خطے میں مشترکہ مفادات ہیں۔ یہاں سپلائی چین قائم کرنے سے دونوں ممالک کو کافی فائدہ ہوگا اور وہ خطے میں امن و سلامتی کو فروغ دینے کے لیے مل کر کام کر سکتے ہیں۔

نوجوانوں میں قائدانہ صلاحیتوں کی تعمیر: بہتر معاشرے کی کنجی

قاری محمد حنیف فیضی

نوجوان کسی بھی قوم کا سب سے قیمتی سرمایہ اور روشن مستقبل کی ضمانت ہوتے ہیں۔ ان میں موجود توانائی، جذبہ، تخلیقی صلاحیتیں اور نئے خیالات معاشروں کی تعمیر و ترقی میں بنیادی کردار ادا کرتے ہیں۔ تاریخ اس حقیقت کی گواہ ہے کہ جب نوجوانوں کو صحیح رہنمائی، مناسب مواقع اور مثبت سمت فراہم کی گئی تو انہوں نے نہ صرف اپنی قوموں کی تقدیر بدلی بلکہ انسانیت کی خدمت میں بھی نمایاں کردار ادا کیا۔ اسی لیے دنیا بھر میں نوجوانوں کی تربیت، کردار سازی اور قیادت کی صلاحیتوں کے فروغ کو خصوصی اہمیت دی جاتی ہے۔ اسلام میں قیادت کا تصور اور نوجوانوں کی ذمہ داری، قیادت محض اقتدار، شہرت یا اعلیٰ عہدوں کے حصول کا نام نہیں بلکہ یہ ایک عظیم ذمہ داری اور امانت ہے۔ ایک حقیقی رہنما وہ ہوتا ہے جو دوسروں کی خدمت، مسائل کے حل اور اجتماعی بھلائی کے لیے کام کرے۔ وہ ذاتی مفاد کے بجائے معاشرے کے وسیع تر مفاد کو ترجیح دیتا ہے اور اپنے کردار، دیانت داری اور انصاف کے ذریعے دوسروں کے لیے مثال بنتا ہے، اسلام نے قیادت کے تصور کو نہایت جامع اور متوازن انداز میں پیش کیا ہے۔

قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: بے شک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے حق داروں کے سپرد کرو اور جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو۔ (سورہ النساء: 58) یہ آیت واضح کرتی ہے کہ قیادت دراصل امانت، دیانت اور عدل کا نام ہے۔ ایک رہنما کا اصل مقصد ذاتی مفادات کا حصول نہیں بلکہ لوگوں کی خدمت اور انصاف کا قیام ہونا چاہیے۔ رسول اکرمؐ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے ہر شخص نگہبان ہے اور ہر شخص سے اس کی رعیت کے بارے میں باز پرس ہوگی۔ (صحیح البخاری، صحیح مسلم) یہ حدیث اس حقیقت کو اجاگر کرتی ہے کہ قیادت صرف حکمرانوں یا بڑے عہدوں تک محدود نہیں بلکہ ہر فرد اپنی حیثیت کے مطابق کسی نہ کسی ذمہ داری کا حامل ہے۔ اسلامی تاریخ نوجوان قیادت کی روشن مثالوں سے بھری ہوئی ہے۔ حضرت اسامہ بن زید کو کم عمری کے باوجود ایک اہم لشکر کا سپہ سالار مقرر کیا گیا، حالانکہ اس لشکر میں کئی ممتاز صحابہ کرامؓ موجود تھے۔ اسی طرح حضرت علیؓ نے نوجوانی ہی میں اسلام قبول کیا اور اپنی شجاعت، علم اور حکمت کے ذریعے امت کی رہنمائی میں اہم کردار ادا کیا۔

یہ واقعات ثابت کرتے ہیں کہ اسلام قیادت کے لیے عمر کے بجائے صلاحیت، کردار اور اخلاص کو معیار قرار دیتا ہے۔ علم، کردار سازی اور سماجی خدمت: قیادت کی بنیاد، کسی بھی مؤثر قیادت کی بنیاد علم، شعور اور اعلیٰ کردار پر قائم ہوتی ہے۔ اسی لیے اسلام نے علم کے حصول کو غیر معمولی اہمیت دی ہے۔ رسول اکرمؐ نے فرمایا: علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ (سنن ابن ماجہ) علم نوجوانوں کے مسائل کو سمجھنے، درست فیصلے کرنے اور معاشرے کی ضروریات کا ادراک کرنے کی صلاحیت عطا کرتا ہے۔ جدید دور میں سائنس، ٹیکنالوجی، ابلاغیات، سماجی علوم اور انتظامی مہارتوں کا حصول نوجوانوں کو بہتر قائد بننے میں مدد دیتا ہے۔ تعلیم کے ساتھ ساتھ سماجی خدمت بھی قیادت کی تربیت کا اہم ذریعہ ہے۔ رضاکارانہ سرگرمیاں، فلاحی منصوبے، ماحولیاتی تحفظ کی مہمات، تعلیمی پروگرام اور صحت عامہ سے متعلق اقدامات نوجوانوں میں احساسِ ذمہ داری، ٹیم ورک، نظم و ضبط اور خدمتِ خلق کے جذبات کو فروغ دیتے ہیں۔

اسلام قیادت کے ایک ایسے تصور کو فروغ دیتا ہے جسے خدمت گزار قیادت کہا جا سکتا ہے۔ رسول اکرمؐ کی پوری زندگی انسانیت کی خدمت، عدل و انصاف کے قیام اور کمزور طبقات کی مدد کی روشن مثال ہے۔ آپؐ نے اپنے عمل سے یہ تعلیم دی کہ بہترین رہنما وہ ہے جو دوسروں کے لیے فائدہ مند ہو۔ عصر حاضر کے چیلنجز اور نوجوان قائدین کا کردار، موجودہ دور میں نوجوان ایک ایسے ماحول میں زندگی گزار رہے ہیں جہاں سوشل میڈیا، تیز رفتار اطلاعات، فکری انتشار اور مختلف سماجی چیلنجز موجود ہیں۔ ان حالات میں نوجوانوں کو محض تماشائی بننے کے بجائے مثبت کردار ادا کرنا چاہیے۔ اگر سوشل میڈیا کو ذمہ داری اور دانشمندی کے ساتھ استعمال کیا جائے تو یہ عوامی شعور بیدار کرنے، اخلاقی اقدار کو فروغ دینے اور معاشرے میں اتحاد و ہم آہنگی پیدا کرنے کا مؤثر ذریعہ بن سکتا ہے۔ نوجوان اس پلیٹ فارم کے ذریعے تعلیم، اصلاحِ معاشرہ، ماحولیات کے تحفظ اور سماجی خدمت جیسے موضوعات پر مثبت مہمات چلا سکتے ہیں۔

والدین، تعلیمی اداروں، سماجی تنظیموں اور مذہبی رہنماؤں کی مشترکہ ذمہ داری ہے کہ وہ نوجوانوں کی صلاحیتوں پر اعتماد کریں، ان کی رہنمائی کریں اور انہیں عملی میدانوں میں آگے بڑھنے کے مواقع فراہم کریں۔ نوجوانوں کو صرف مستقبل کا سرمایہ سمجھنے کے بجائے حال کا فعال اور مؤثر حصہ بنانا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ آج کی دنیا کو ایسے نوجوانوں کی ضرورت ہے جو علم و کردار سے آراستہ ہوں، اپنی ذمہ داریوں کا شعور رکھتے ہوں اور معاشرے کی بہتری کے لیے عملی کردار ادا کریں۔ جب نوجوان خدمتِ خلق، دیانت داری، عدل و انصاف اور مثبت قیادت کے اصولوں کو اپناتے ہیں تو وہ نہ صرف اپنی ذات کی تعمیر کرتے ہیں بلکہ قوموں کی ترقی اور معاشروں کی اصلاح کا ذریعہ بھی بنتے ہیں۔ بلاشبہ کسی بھی معاشرے کا مستقبل اس کے نوجوانوں کے کردار، علم اور قیادت پر منحصر ہوتا ہے۔ اگر نوجوانوں کے اندر دیانت داری، خدمتِ خلق، عدل، برداشت، علم اور قیادت کی صلاحیتوں کو فروغ دیا جائے تو وہ نہ صرف اپنی زندگی میں کامیاب ہوں گے بلکہ ایک پرامن، خوشحال، منصفانہ اور ترقی یافتہ معاشرے کی تعمیر میں بھی بنیادی کردار ادا کریں گے۔ یہی نوجوان مستقبل کے حقیقی رہنما، مصلح اور معمار ہیں جو ایک مضبوط، خوشحال اور پرامن معاشرے کی بنیاد رکھتے ہیں۔ (مضمون نگار تنظیم ائمہ اوقاف ہریانہ کے سابق صدر ہیں)

سوشل انجینئرنگ اور فکری یلغار، اس دور کی ایک خاموش جنگ

مظہر آغا

آج کے دور میں سوشل انجینئرنگ اور فکری یلغار دونوں ایسے الفاظ ہیں جو بہت اہم ہو گئے ہیں، خاص طور پر میڈیا، سیاست اور سماجی تبدیلی کے تناظر میں۔

1۔ سوشل انجینئرنگ (Social Engineering) کیا ہے؟

سوشل انجینئرنگ کا مطلب ہے:

لوگوں کے ذہن، رویے اور فیصلوں کو شعوری طور پر اس طرح متاثر کرنا کہ وہ، بغیر جانے، کسی خاص سمت میں سوچنے اور عمل کرنے لگیں۔

یہ کام مختلف طریقوں سے کیا جاتا ہے:

میڈیا (TV، سوشل میڈیا)
تعلیمی نظام
فلمیں اور ڈرامے
اشتہارات
مذہبی یا سیاسی بیانیہ

مثال کے طور پر، اگر بار بار کسی چیز کو ”جدید“ اور ”ضروری“ کہہ کر پیش کیا جائے تو لوگ اسے، بغیر سوال کیے، قبول کرنے لگتے ہیں۔ یہی سوشل انجینئرنگ ہے۔

حکومتی سطح پر یہ کام بہت آسان ہوتا ہے، کیونکہ میڈیا ان کے قبضے میں ہوتا ہے، اور حکومت تعلیمی پالیسی اس طرح ڈیزائن کرتی ہے جیسا وہ نرسری سے لے کر اعلیٰ تعلیم تک طلبہ کے ذہنوں کو ڈھالنا چاہتی ہے۔

کبھی کبھی حکومت خود سپر پاورز یا دجالی نظام کے غلام بن کر ان کی سوشل انجینئرنگ کا شکار ہو جاتی ہے، اور پھر اپنے ملک میں بھی انہی پالیسیوں کو اپنانے لگتی ہے۔

2۔ فکری یلغار (Intellectual Invasion) کیا ہے؟

فکری یلغار کا مطلب ہے:

کسی قوم یا معاشرے کے عقائد، نظریات، ثقافت اور اقدار پر حملہ کر کے انہیں بدل دینا۔

یہ زیادہ گہرا اور خطرناک عمل ہوتا ہے۔

کچھ ذہین انسانوں، قلم کاروں اور فلم انڈسٹری کو خرید کر، ان کے ذریعے کسی تہذیب کو کمتر دکھایا جاتا ہے، دوسری تہذیب کو اعلیٰ بنا کر پیش کیا جاتا ہے۔ سوشل انجینئرنگ کے ذریعہ مذہبی اقدار کو "پرانا" ثابت کرتے ہیں، اور نئی سوچ کو "ترقی" کے نام پر مسلط کرتے ہیں۔ یہی تسلط فکری یلغار ہے۔

مثال:

جب کسی معاشرے کے نوجوان اپنے ہی مذہب اور روایات سے شرمندہ ہونے لگیں، تو یہ فکری یلغار کا نتیجہ ہو سکتا ہے۔

دونوں میں فرق

سوشل انجینئرنگ ذہنوں کو بدلنے کا طریقہ ہے، جبکہ فکری یلغار ایک مقصد (Goal) ہے، اور یہ سوشل انجینئرنگ کا لازمی نتیجہ ہو سکتا ہے۔

یعنی:

سوشل انجینئرنگ ایک ٹول ہے جس کے ذریعے فکری یلغار کی جاتی ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ سوشل انجینئرنگ لوگوں کی سوچ کو چپکے سے بدلنے کا فن ہے، اور فکری یلغار اس بدلی ہوئی سوچ کے ذریعے قوم کی شناخت بدل دینا ہے۔

یہ اس دور کی یہ ایک خاموش جنگ ہے۔

آج کی دنیا میں جنگیں صرف میدانِ کارزار میں نہیں لڑی جاتیں، بلکہ لوگوں کے ذہنوں اور فکر کے اندر بھی ایک خاموش جنگ جاری ہے۔ یہ وہ جنگ ہے جس میں نہ تلوار کی جھنکار سنائی دیتی ہے اور نہ بارود کی بو آتی ہے، مگر اس کے اثرات نسلوں تک پھیل جاتے ہیں۔ اسی جنگ کا نام سوشل انجینئرنگ اور فکری یلغار ہے۔

دراصل یہ ایک ایسا منظم عمل ہے جس کے ذریعے انسان کے سوچنے کے انداز، ترجیحات اور فیصلوں کو اس طرح بدلا جاتا ہے کہ اسے خود بھی احساس نہیں ہوتا کہ وہ اپنی اصل فطرت اور شناخت سے دور ہوتا جا رہا ہے۔ میڈیا، فلمیں، سوشل میڈیا پلیٹ فارم، تعلیمی نصاب، اور حتیٰ کہ روزمرہ کی گفتگو بھی اس عمل کا حصہ بن چکی ہیں۔ ایک خاص بیانیہ بار بار دہرا کر اسے سچ بنا دیا جاتا ہے، بقول شخصے جھوٹ بولو بار بار بول کر بار بولو یہاں تک کہ وہ سچ لگنے لگے۔ اور یوں انسان آہستہ آہستہ اسی رخ پر چلنے لگتا ہے جو اس کے لیے منتخب کیا گیا ہوتا ہے۔ اسے انسانوں کا برین واش بھی کہا جا سکتا ہے۔

اسی سوشل انجینئرنگ کا اگلا مرحلہ فکری یلغار ہوتا ہے۔ فکری یلغار وہ مرحلہ ہے جہاں کسی قوم کی بنیادوں پر حملہ کیا جاتا ہے، یعنی اس کے عقائد، اس کی تہذیب، اس کی اقدار، حتیٰ کہ اس کی شناخت تک کو بدلنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ یہ حملہ براہ راست نہیں ہوتا، بلکہ نہایت خاموشی اور مہارت کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ پہلے انسان کے ذہن میں شک پیدا کیا جاتا ہے، پھر اس کے یقین کو کمزور کیا جاتا ہے، اور آخرکار اسے اس کے اصل سے کاٹ دیا جاتا ہے۔

آج ہم دیکھتے ہیں کہ نئی نسل کے سامنے ”آزادی“، ”ترقی“ اور ”جدیدیت“ کے خوب صورت نعرے پیش کیے جاتے ہیں، مگر ان نعروں کے پیچھے چھپی ہوئی حقیقت کو کم ہی لوگ سمجھ پاتے ہیں۔ جب کوئی نوجوان اپنی ہی روایات کو بوجھ سمجھنے لگے، اپنے ہی مذہب کو پسماندگی کی علامت سمجھنے لگے، اور دوسروں کی تہذیب کو اپنانے میں فخر محسوس کرنے لگے، تو سمجھ لینا چاہیے کہ فکری یلغار اپنا کام کر چکی ہے۔

یہاں سب سے اہم سوال یہ ہے کہ ہم اس صورت حال کا مقابلہ کیسے کریں؟

اس کا جواب نہایت سادہ مگر گہرا ہے: شعور اور بصیرت۔

جب تک انسان خود نہیں سمجھے گا، وہ دوسروں کے بنائے ہوئے سانچوں میں ڈھلتا رہے گا۔ ہمیں اپنی نسل کو یہ سکھانا ہوگا کہ ہر چمکتی ہوئی چیز سونا نہیں ہوتی، اور ہر نعرہ سچائی کی نمائندگی نہیں کرتا۔ ہمیں اپنے دین، اپنی تہذیب اور اپنی اقدار کو صرف جذباتی انداز میں نہیں، بلکہ علمی اور فکری بنیادوں پر سمجھنا ہوگا۔

یہ بھی ضروری ہے کہ ہم میڈیا اور ٹیکنالوجی کو مکمل طور پر رد نہ کریں، بلکہ انہیں صحیح سمت میں استعمال کریں۔ اگر یہی ذرائع فکری یلغار کے لیے استعمال ہو سکتے ہیں تو یہی ذرائع اصلاح اور بیداری کے لیے بھی استعمال کیے جا سکتے ہیں۔

آخر میں ہمیں یہ یاد رکھنا چاہیے کہ کسی بھی قوم کی سب سے بڑی طاقت اس کی فوج یا معیشت نہیں ہوتی، بلکہ اس کی فکر ہوتی ہے۔ اگر فکر محفوظ ہو تو سب کچھ محفوظ ہے، اور اگر فکر کمزور ہو جائے تو کوئی بھی طاقت اسے بچا نہیں سکتی۔

یہ جنگ تلوار کی نہیں، شعور کی جنگ ہے، اور اس میں کامیابی اسی کی ہوگی جو جاگ رہا ہوگا، بیدار ہوگا۔ قرآن نے اس کے مخالف رویّے کو غفلت سے تعبیر کیا ہے، کیونکہ غافل ہی بھٹکے ہوئے لوگ ہیں جو جہنم کے راستے پر گامزن ہو جاتے ہیں۔ اس لیے انسان کو ہر وقت ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے، ورنہ شیطان ہمیں ہمارے ہی افکار، تہذیب اور عقائد سے منحرف کر دے گا۔

ہماری ذمہ داریاں

ہر قوم کی اپنی فکر اور تہذیب ہوتی ہے۔ اگر ہم بین الاقوامی یا بین الملکی سطح پر کام کرنے کے اہل نہیں ہیں، تو کم از کم اپنی قوم کے دانشور، علماء اور مقررین آگے آئیں اور اپنی قومی تہذیب، فکر اور عقائد کی حفاظت کریں۔

ہم عام انسانوں کا فریضہ یہ ہے کہ ہم ہر روز اپنا احتساب کریں، سوشل انجینئرنگ اور فکری یلغار کے حملوں کی راہوں کو مسدود کریں، اور اپنی تہذیب، عقائد اور اقدار کی حفاظت کریں۔

اپنے خاندانی رشتوں کو کمزور نہ ہونے دیں۔ خصوصاً صلۂ رحمی، والدین کا احترام اور ان سے محبت ہماری زندگی کا لازمی حصہ ہونا چاہیے۔ اسی کے ساتھ اپنی مذہبی روایات کی بھی حفاظت کریں، اور جدیدیت کے نام پر ایسی نئی رسومات کو جنم نہ دیں جن کی پشت پر کوئی مثبت فلسفہ، شرعی بنیاد یا عقلی منطق موجود نہ ہو۔ البتہ وہ رسومات جن کے پسِ منظر میں ایک مثبت فلسفہ اور مضبوط منطق موجود ہو، صرف انہی کو فروغ دینے کی کوشش کی جانی چاہیے۔

یہ کام جاہلوں یا شاعروں کے ہاتھ میں نہ چلا جائے، اس بات کا خاص خیال رکھنا علماء اور دانشوروں کی ذمہ داری ہے۔ قرآن بھی یہی کہہ رہا ہے شاعروں کی پیروی نہ کرو۔ اس مقصد کے لیے ممبروں، مجالس، سیمیناروں اور علمی نشستوں کے ذریعے جنگی سطح پر بیداری کی مہم شروع کی جانی چاہیے۔

ہمیں سب سے پہلے اپنی قوم کی فکر، عقائد اور کردار کو درست کرنا ہے، نہ کہ صرف تقاریر میں طنز و مزاح کے ذریعے داد وصول کر کے، اپنی واہ واہ کروا کے، فاتح بن کر تقریر ختم کر دینا اور ”و آخر دعوانا......“ کہہ کر مجلس برخاست کر دینا سماج سے غداری ہے۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ علماء، مقررین اور دانشور خود بھی اپنی بات پر عمل کریں، اور نوجوانوں کے ذہنوں میں پیدا ہونے والے سوالات کو سنجیدگی، علم اور دلیل کے ساتھ جواب دیں۔ یہی وہ راستہ ہے جس کے ذریعے ہم اپنی آئندہ نسلوں کو فکری یلغار اور سوشل انجینئرنگ کے مضر اثرات سے محفوظ رکھ سکتے ہیں۔

●●●

تعمیری مباحثہ زندہ جمہوریت کی پہچان ہے: اوم برلا

لوک سبھا اسپیکر کے ہاتھوں مغربی بنگال کے نومنتخب ارکانِ اسمبلی کے تربیتی پروگرام کا افتتاح

کولکاتا،(ایجنسیاں): لوک سبھا کے اسپیکر اوم برلا نے جمعہ کو کہا کہ قانون ساز اداروں میں ہونے والی بحثیں محض تنقید تک محدود نہیں ہونی چاہئیں بلکہ ان کا مرکز مسائل کے عملی حل ہونا چاہیے، کیونکہ تعمیری مباحثہ ایک مضبوط اور زندہ جمہوریت کی حقیقی پہچان ہے۔ مغربی بنگال اسمبلی کے نومنتخب ارکان کے لیے منعقدہ دوروزہ تربیتی پروگرام کا افتتاح کرتے ہوئے اوم برلا نے ارکانِ اسمبلی پر زور دیا کہ وہ جمہوری روایات کو مضبوط کریں اور ریاست کے احیاء وترقی میں قائدانہ کردار ادا کریں۔ انہوں نے کہا کہ ارکان قانون سازی، تعمیری مباحثوں اور بہتر طرزِ حکمرانی میں فعال کردار ادا کرتے ہوئے ریاست کی شاندار جمہوری اور ثقافتی وراثت کا تحفظ کریں۔ انہوں نے کہا کہ قانون ساز اداروں میں ہونے والی بحثوں کا مقصد صرف تنقید نہیں بلکہ عوامی مسائل کا حل پیش کرنا ہونا چاہیے۔

ان کے مطابق اگرچہ تنقید قانون سازی کے عمل کا ایک لازمی حصہ ہے، لیکن ہر بحث میں عوامی مسائل کے قابلِ عمل حل بھی پیش کیے جانے چاہئیں۔ انہوں نے کہا کہ جب ارکانِ اسمبلی اپنے خیالات تحقیق، حقائق اور مطالعے کی بنیاد پر پیش کریں گے تو جمہوری مکالمے کا معیار مزید بلند ہوگا۔ لوک سبھا اسپیکر نے کہا کہ ہر رکن اسمبلی صرف اپنے حلقۂ انتخاب کا ہی نمائندہ نہیں بلکہ پوری ریاست کی امیدوں اور توقعات کا بھی امین ہوتا ہے۔ اس لیے ایوان میں ہونے والی ہر بحث، قانون سازی اور پالیسی سازی کا مقصد عوامی فلاح اور ریاست کی ترقی ہونا چاہیے۔ انہوں نے نومنتخب ارکان کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ عوام نے ان پر بڑا اعتماد کیا ہے، لہٰذا اب ان کی ذمہ داری ہے کہ وہ جوابدہ، حساس اور دوراندیش قیادت فراہم کریں۔ انہوں نے ارکان کو مشورہ دیا کہ وہ زندگی بھر

سیکھنے کا جذبہ برقرار رکھیں۔ ان کا کہنا تھا کہ ماضی کی اہم پارلیمانی بحثوں، قوانین اور دنیا کی بہترین پارلیمانی روایات کا مطالعہ ایک مؤثر عوامی نمائندے کی پہچان ہے۔

انہوں نے کہا کہ موجودہ اسمبلی میں پہلی مرتبہ منتخب ہونے والے اور نوجوان ارکان کی بڑی تعداد موجود ہے، جو ریاست میں نئے خیالات، جدت اور عوامی مرکزیت پر مبنی حکمرانی کو فروغ دینے کا ایک بہترین موقع ہے۔ انہوں نے عوامی زندگی میں نوجوانوں اور خواتین کی بڑھتی ہوئی شرکت کو بھی سراہا۔ اوم برلا نے ارکانِ اسمبلی کو مشورہ دیا کہ وہ زیادہ سے زیادہ وقت اسمبلی میں گزاریں اور ایوان کی کارروائی کے دوران موجود رہیں، چاہے انہیں اظہار خیال کا موقع ملے یا نہ ملے۔ انہوں نے کہا کہ دیگر ارکان کے خیالات اور مباحث کو غور سے سننے سے قانون سازی کی بہتر سمجھ پیدا ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ اسمبلی کے فیصلے آنے والی نسلوں پر بھی اثر انداز ہوں گے، اس لیے ہر رکن کو آئین کی روح کے مطابق دیانت داری، دوراندیشی اور عوامی مفاد کو اولین ترجیح دیتے ہوئے اپنے فرائض انجام دینے چاہئیں۔ ان کے مطابق عوامی نمائندوں کی سب سے بڑی ذمہ داری غریب، محروم اور ضرورت مند طبقات کی آواز بننا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ڈیجیٹل ٹیکنالوجی اور مصنوعی ذہانت (اے آئی) قانون ساز اداروں کے کام کاج میں اہم تبدیلیاں لا رہی ہیں۔ انہوں نے ڈیجیٹل پارلیمنٹ پلیٹ فارم کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اس کے ذریعے ارکان پارلیمانی مباحث، قوانین اور ملک بھر کی بہترین قانون سازی کے طریقۂ کار سے آسانی سے واقف ہوسکتے ہیں۔ آخر میں اوم برلا نے امید ظاہر کی کہ یہ تربیتی پروگرام ارکانِ اسمبلی کو پارلیمانی روایات، آئینی اقدار اور قانون سازی کے عمل کی بہتر سمجھ فراہم کرے گا، جس سے وہ عوام کی توقعات پر زیادہ مؤثر انداز میں پورا اتر سکیں گے۔ انہوں نے تمام ارکان سے ترقی یافتہ بھارت 2047 کے وژن کو عملی جامہ پہنانے میں فعال کردار ادا کرنے کی بھی اپیل کی۔

بین الاقوامی گیتا مہوتسو جاپان کی تفصیلی رپورٹ وزیر اعلیٰ کو پیش

ہندوستان-جاپان ثقافتی تعاون کو مزید مضبوط کرے گا یہ تہوار: نائب سنگھ سینی

چنڈی گڑھ،(صحافت بیورو): ہریانہ کے وزیر اعلیٰ نائب سنگھ سینی نے جاپان میں حالیہ بین الاقوامی گیتا مہوتسو کے کامیاب انعقاد کی ستائش کرتے ہوئے کہا کہ یہ تہوار ہندوستان-جاپان ثقافتی تعاون کو مزید مضبوط کرے گا۔ انہوں نے کوروکشیتر میں منعقد ہونے والے بین الاقوامی گیتا مہوتسو میں جاپانی وفد کو خصوصی طور پر مدعو کرنے اور دونوں ممالک کے درمیان ثقافتی اور تعلیمی تبادلے کو مزید مستحکم کرنے کے لیے ضروری اقدامات کرنے کی ہدایت کی۔ جمعہ کے روز وزیر اعلیٰ کو بین الاقوامی گیتا مہوتسو جاپان کے بارے میں تفصیلی رپورٹ پیش کی گئی۔ یہ رپورٹ کروکشیتر ڈیولپمنٹ بورڈ کے ممبر سکریٹری ڈاکٹر امیت اگروال، اعزازی سکریٹری اوپیندر سنگھل اور بین الاقوامی گیتا جینتی میلہ اتھارٹی کے رکن وجے نروالا نے گیتا اسکالر سوامی گیانا نند جی مہاراج کی موجودگی میں پیش کی۔ وفد نے وزیر اعلیٰ کو بتایا کہ جاپان میں 18 سے 23 جون 2026 تک منعقد ہونے والے ساتویں بین الاقوامی گیتا مہوتسو کے حصے کے طور پر کل 18 مختلف تقریبات کا کامیابی کے ساتھ انعقاد کیا گیا۔ فیسٹیول کا بنیادی مقصد جاپان میں بھگواد گیتا کے آفاقی پیغام کو پھیلانا، تعلیمی اور ثقافتی تعاون کو فروغ دینا اور خاص طور پر جاپان، جاپان اور ہندوستان کے درمیان ثقافتی تعاون

کو مزید مضبوط کرنا تھا۔ تہوار کے دوران بھگواد گیتا کو جاپان کے ہاؤس آف کونسلرز (ایوان بالا)، آئی ڈی پی ہیڈ کوارٹر، اوساکا اسمبلی اور جاپان کے سابق وزیر اعظم کو پیش کیا گیا۔ ٹوکیو یونیورسٹی میں ایک بین الاقوامی گیتا سمپوزیم کا انعقاد کیا گیا، جہاں گیتا کے آفاقی پیغام اور عصری مطابقت پر وسیع بحثیں کی گئیں۔ مزید برآں، ہندوستان-جاپان کی ثقافتی مماثلتوں پر توجہ مرکوز کرنے والی ایک خصوصی نمائش، مختلف ثقافتی پروگرام، گیتا یگنا، ایک عالمی گیتا تلاوت، گیتا سد بھاونا یاترا، اور دریائے اریکاوا کے کنارے ایک عظیم گیتا آرتی کا بھی اہتمام کیا گیا۔ فیسٹیول کی ایک بڑی خاص بات جاپان کے معروف کابوکی تھیٹر کے انداز کے ذریعے گیتا کی 40 منٹ کی پریزنٹیشن تھی جسے جاپانی شہریوں کی بڑی تعداد نے جوش وخروش سے دیکھا اور سراہا۔ وفد نے جاپان کی قدیم اور باوقار اوٹانی یونیورسٹی (اوساکا) کا بھی دورہ کیا۔ یونیورسٹی کے وائس چانسلر کے ساتھ ہندوستان بالخصوص کروکشیتر اور جاپان کے درمیان تعلیمی اور ثقافتی تبادلوں کو فروغ دینے اور گیتا سے متعلق تحقیقی سرگرمیوں کو وسعت دینے پر تفصیلی بات چیت کی گئی۔ مزید برآں، وفد نے جاپان کے ثقافتی راجدھانی کیوٹو کے میئر کے ساتھ سسٹر سٹی تعلقات قائم کرنے اور ثقافتی تعاون کو بڑھانے پر بامعنی بات چیت کی۔ وفد نے کہا کہ اس میلے کا بنیادی مقصد طلباء اور نوجوان محققین میں بھگواد گیتا کے مطالعہ اور تحقیق میں دلچسپی پیدا کرنا، یونیورسٹیوں میں گیتا پر مبنی تحقیق کی حوصلہ افزائی کرنا اور ہندوستان اور جاپان کے درمیان ثقافتی اور تعلیمی تعاون کو نئی بلندیوں تک پہنچانا ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ بین الاقوامی گیتا فیسٹیول اس سے قبل ماریشس، لندن، کینیڈا، آسٹریلیا، سری لنکا اور انڈونیشیا میں کامیابی کے ساتھ منعقد ہو چکا ہے، جاپان کے ساتھ اس سیریز کا ساتواں بین الاقوامی ایونٹ ہے۔

دہرادون: کانگریس لیڈروں نے 'پریورتن سنکلپ یاترا' نے مہنگائی، بے روزگاری، ترک سکونت اور ترقیاتی کاموں کو نظرانداز کرنے کے خلاف احتجاج کیا۔

ای ڈی نے نیلام کیا منی لانڈرنگ میں ضبط طیارہ

3 کروڑ روپے میں ہوا فروخت چارٹرڈ طیارہ، نیا ریکارڈ قائم

نئی دہلی: انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) نے ملک میں پہلی مرتبہ منی لانڈرنگ کے ایک مقدمہ میں ضبط کیے گئے طیارہ (چارٹرڈ طیارہ) کی نیلامی کر کے ایک نیا ریکارڈ قائم کیا ہے۔ ای ڈی کے حیدرآباد زونل دفتر نے یکم

جولائی 2026 کو ہاکر 800 اے طیارہ سرکاری ای نیلامی پلیٹ فارم 'ایم ایس ٹی سی' کے ذریعے 3 کروڑ روپے میں فروخت کر دیا۔ ای ڈی کا کہنا ہے کہ اس نیلامی سے حاصل ہونے والی رقم عدالت کی اجازت ملنے کے بعد دھوکہ دہی کا شکار حقیقی سرمایہ کاروں کو واپس کی جائے گی۔ یہ طیارہ 7 مارچ 2025 کو حیدرآباد کے راجیو گاندھی بین الاقوامی ہوائی اڈے پر ای ڈی کی چھاپہ مار کارروائی کے دوران ضبط کیا گیا تھا۔ یہ کارروائی کیپٹل پروٹیکشن فورس پرائیویٹ لمیٹڈ، اس کے سربراہ امردیپ کمار اور دیگر افراد کے خلاف درج منی لانڈرنگ کے مقدمہ کے سلسلے میں کی گئی تھی۔ تحقیقات کے دوران ای ڈی نے اس طیارہ کو ضبط کر لیا تھا۔ بعدازاں ای ڈی نے اس ضبطی کے سلسلے میں پی ایم ایل اے کی فیصلہ ساز اتھارٹی کے سامنے درخواست دائر کی۔ 18 اگست 2025 کو طیارے کی ضبطی کو قانونی قرار دے دیا گیا۔ اس کے بعد ای ڈی نے طیارہ فروخت کرنے کی اجازت طلب کی، جو 20 نومبر 2025 کو منظور کر لی گئی۔ عدالت سے اجازت ملنے کے بعد ای ڈی نے نیلامی کا عمل مکمل کیا اور یکم جولائی 2026 کو طیارہ 3 کروڑ روپے میں فروخت کر دیا۔ ای ڈی کی تحقیقات کے مطابق حیدرآباد کی کمپنی کیپٹل پروٹیکشن فورس پرائیویٹ لمیٹڈ نے مبینہ طور پر ایک جعلی انوائس ڈسکاؤنٹنگ اسکیم چلا کر ہزاروں سرمایہ کاروں سے تقریباً 792 کروڑ روپے کی دھوکہ دہی کی۔ ای ڈی کے مطابق لوگوں کو یقین دلایا گیا تھا کہ ان کی رقم انوائس ڈسکاؤنٹنگ کے کاروبار میں لگائی جائے گی اور انہیں بھاری منافع حاصل ہوگا، لیکن تحقیقات میں یہ بات سامنے آئی کہ ایسا کوئی حقیقی کاروبار موجود ہی نہیں تھا۔ سرمایہ کاروں سے حاصل کی گئی رقم مبینہ طور پر ایک پونزی اسکیم کے ذریعہ جمع کی جا رہی تھی۔ یہ معاملہ سائبر آباد پولیس کی اقتصادی جرائم شاخ میں درج 3 ایف آئی آر کی بنیاد پر ای ڈی نے اپنے ہاتھ میں لیا تھا۔ تحقیقات کے دوران ای ڈی نے کمپنی کے کئی عہدیداروں اور معاونین کے خلاف کارروائی کی۔ اس مقدمہ میں ای ڈی اب تک 3 افراد کو گرفتار کر چکی ہے۔ ان میں امردیپ کمار کے بھائی سندیپ کمار، چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ شرد چندر توشنیوال اور فالکن انوائس ڈسکاؤنٹنگ کے سی ای او آرین سنگھ چھابڑا شامل ہیں۔ ای ڈی نے 29 ستمبر 2025 کو اس معاملے میں عدالت میں چارج شیٹ بھی داخل کر دی تھی۔

سہرسہ: پولیس محکمہ میں چل رہی مبینہ دلالی سنڈیکیٹ کا انکشاف ہوا ہے، جس کے بعد کوشی حلقے کے ڈی آئی جی نے سلکھوا تھانہ کا اچانک معائنہ کیا۔

جھارکھنڈ شراب گھوٹالہ: سابق وزیر رامیشور اور بیٹے کو ای ڈی کا پھر سمن

رانچی: (یو این آئی) جھارکھنڈ میں سرخیوں میں رہنے والے شراب گھوٹالے کے معاملے میں ان فورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) نے سابق وزیر رامیشور اوراؤں اور ان کے بیٹے روہت اوراؤں کو ایک بار پھر سمن جاری کیا ہے۔ ای ڈی نے دونوں کو 6 جولائی کو رانچی میں واقع اپنے زونل دفتر میں پوچھ گچھ کے لیے حاضر ہونے کی ہدایت دی ہے۔ یہ سمن مبینہ منی لانڈرنگ معاملے کی تحقیقات کے سلسلے میں جاری کیا گیا ہے۔ سرکاری ذرائع کے مطابق، اس سے پہلے بھی ای ڈی نے دونوں کو پوچھ گچھ کے لیے سمن بھیجا تھا، لیکن مقررہ تاریخ پر وہ ایجنسی کے سامنے حاضر نہیں ہوئے۔ اس کے بعد ای ڈی نے دوبارہ سمن جاری کرتے ہوئے 6 جولائی کو پیش ہونے کے لیے کہا ہے۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ تفتیشی ایجنسی شراب گھوٹالے سے جڑے مالی لین دین، دستاویزات اور دیگر اہم پہلوؤں کی گہرائی سے جانچ کر رہی ہے۔ پوچھ گچھ کے دوران معاملے سے جڑے حقائق، فنڈز کی منتقلی اور مبینہ بے ضابطگیوں کے تعلق سے معلومات جمع کی جائیں گی۔ ای ڈی کی تحقیقات جھارکھنڈ کے مبینہ شراب گھوٹالے سے جڑے منی لانڈرنگ کے الزامات پر مرکوز ہیں۔ اس معاملے میں اب تک کئی افسران، کاروباریوں اور دیگر متعلقہ لوگوں سے پوچھ گچھ کی جا چکی ہے۔ تفتیشی ایجنسی کا ماننا ہے کہ رامیشور اوراؤں اور روہت اوراؤں سے پوچھ گچھ کے دوران تحقیقات سے جڑے کئی اہم نکات پر وضاحت مل سکتی ہے۔

ہمانشو سنگھ قتل کیس میں کئی بی جے پی لیڈر حراست میں

رانچی: (یو این آئی) جھارکھنڈ کے مشرقی سنگھ بھوم ضلع کے جمشید پور میں سرخیوں میں رہنے والے ہمانشو سنگھ قتل کیس اور شہر میں بڑھتے ہوئے جرائم کے خلاف جمعہ کو این ڈی اے کی اپیل پر جمشید پور بند کا بڑے پیمانے پر اثر دیکھنے کو ملا۔ شہر کے اہم بازار، تجارتی ادارے اور کئی پٹرول پمپ بند رہے، جبکہ ٹرانسپورٹ کا نظام بھی متاثر ہوا۔ دوسری طرف، سرائیکیلا کے آدتیہ پور میں بند کے دوران سڑک پر مظاہرہ کر رہے بی جے پی لیڈروں اور کارکنوں کو پولیس نے حراست میں لے لیا۔ بند کے حامی مختلف بازاروں میں گھوم کر تاجروں سے تعاون کی اپیل کرتے نظر آئے۔ بی جے پی کے سابق ضلع صدر دنیش کمار کی قیادت میں کارکنوں نے ریاستی حکومت کے خلاف نعرے بازی کرتے ہوئے شہر کی بگڑتی ہوئی امن وامان کی صورتحال پر سوال اٹھائے۔ بند کا اثر شہر کے ٹرانسپورٹ نظام پر بھی صاف دکھائی دیا۔ شہر کی لائف لائن سمجھی جانے والی منی بسوں کی آمد و رفت پوری طرح ٹھپ رہی، جبکہ سڑکوں پر اکا دکا آٹو ہی نظر آئے۔ اس سے مسافروں کو شدید پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔ ادھر، کسی بھی ناخوشگوار واقعے سے نمٹنے کے لیے ضلع انتظامیہ نے سکیورٹی کے وسیع انتظامات کیے۔ شہر کے اہم چوک چوراہوں پر اضافی پولیس فورس تعینات کی گئی اور لگاتار گشت کی جاتی رہی۔ خبر لکھے جانے تک بند پرامن رہا اور کسی ناخوشگوار واقعے کی اطلاع نہیں ملی۔

آدھار کارڈ اپ ڈیٹ کرنے کی ایپ پر مُفت سہولت

نئی دہلی: (یو این آئی) آدھار کارڈ ہولڈرز اب آدھار ایپ کے ذریعے ایک محدود مدت کے اندر اپنے اس منفرد شناختی کارڈ میں اپنا ای میل جوڑ سکتے ہیں اور اسے اپ ڈیٹ کر سکتے ہیں۔ نیا آدھار ایپ اینڈرائیڈ اور ایپل آئی او ایس دونوں پلیٹ فارم پر دستیاب ہے۔ الیکٹرانکس اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کی وزارت نے جمعہ کو جاری ایک ریلیز میں کہا کہ یونیک آئیڈینٹی فیکیشن اتھارٹی آف انڈیا (یو آئی ڈی اے آئی) کی جانب سے یہ سہولت چھ ماہ کے لیے مفت ہے اور اسے لوگوں کی سہولت بڑھانے کے لیے کیا گیا ہے۔ ریلیز کے مطابق ملک کے باشندوں کے لیے یہ سہولت یکم جولائی سے شروع کر دی گئی ہے اور چھ ماہ تک کھلی رہے گی۔ ریلیز کے مطابق پہلے دو دنوں میں ڈھائی لاکھ سے زیادہ لوگ آدھار میں اپنا ای میل پتہ بدل یا جوڑ چکے ہیں۔ ای میل جوڑنے سے آدھار کارڈ ہولڈر کی جانب سے جب بھی آدھار کی تصدیق کے لیے درخواست کی جاتی ہے، اسی وقت اس کے ای میل پر اطلاع مل جاتی ہے۔ وزارت کے مطابق اس سے شفافیت بڑھے گی اور آدھار نمبر ہولڈرز کو کسی بھی مقصد کے لیے ان کے آدھار کے استعمال

کے بارے میں میل پر معلومات کی ایک اضافی سہولت حاصل ہوگی۔ ریلیز میں کہا گیا ہے کہ لوگوں کی آسانی کے مقصد سے ڈیزائن کیا گیا نیا آدھار ایپ لوگوں کو اپنے اسمارٹ فون سے ہی موبائل نمبر اپ ڈیٹ اور پتہ اپ ڈیٹ کرنے سمیت کئی خدمات کا آسانی سے فائدہ اٹھانے میں مددگار ہے۔ اب تک 40 لاکھ سے زیادہ لوگوں نے نئے آدھار ایپ کا استعمال کرتے ہوئے اپنے موبائل نمبر اپ ڈیٹ کیے ہیں۔ وہیں تقریباً 10 لاکھ لوگوں نے اس ایپ کا استعمال کرتے ہوئے اپنا پتہ بھی اپ ڈیٹ کیا ہے۔

چیف جسٹس سوریہ کانت کو لکھا گیا خط منظر عام پر

ایس آئی آر، الیکشن کمیشن کی جانبداری پر عدالت سے مداخلت کا مطالبہ

نئی دہلی: ہندوستان میں انتخابی عمل سے متعلق اپوزیشن نے مرکزی حکومت اور الیکشن کمیشن پر سنگین سوالات اٹھائے ہیں۔ 28 جون کو انڈیا بلاک میں شامل 23 اپوزیشن پارٹیوں اور ایک آزاد رکن پارلیمنٹ نے چیف جسٹس آف انڈیا (سی جے آئی) کو اس بارے میں ایک مشترکہ خط لکھا ہے، جواب منظر عام پر آ گیا ہے۔ یہ خط کانگریس کے سینئر لیڈر کے سی وینوگوپال نے اپنے 'ایکس' ہینڈل سے شیئر کیا ہے۔ چیف جسٹس سوریہ کانت کو تحریر کردہ اس خط میں خصوصی گہری نظرثانی (ایس آئی آر) کے عمل، الیکشن کمیشن کے مبینہ جانبدارانہ کردار اور انتخابات سے متعلق دیگر معاملات پر عدالتی مداخلت کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ خط میں اپوزیشن پارٹیوں نے الزام عائد کیا ہے کہ موجودہ حالات میں ملک کا انتخابی جمہوری نظام سنگین خطرات سے دوچار ہے۔ عدلیہ کی آئینی ذمہ داری ہے کہ وہ جمہوریت کو انتظامیہ کی زیادتیوں سے محفوظ رکھے اور آزادانہ و منصفانہ انتخابات کو یقینی بنائے۔ اس خط پر ڈی ایم کے نے بھی دستخط کیے ہیں۔ ڈی ایم کے کی جانب سے تروچی شیوا کا دستخط نظر آ رہا ہے۔ انتخابی عمل پر سوال اٹھاتے ہوئے خط میں لکھا گیا ہے کہ "ہم تمام یکساں نظریات رکھنے والی سیاسی پارٹیوں کی نمائندگی کرتے ہیں۔ ہم بی جے پی کے سخت مخالف ہیں اور ہمارا ماننا ہے کہ انتخابی عمل میں ہیرا پھیری کی جا رہی ہے۔ کئی معاملات میں تو نتائج عوام کی خواہشات کے مطابق نہیں ہوتے۔"

ہریانہ کے عوام مہنگائی اور بدعنوانی کے دوہرے عذاب میں مبتلا: کانگریس

چنڈی گڑھ،(صحافت بیورو): ہریانہ پردیش کانگریس کمیٹی کے صدر راؤ نریندر سنگھ نے بی جے پی حکومت پر حملہ کرتے ہوئے کہا کہ بی جے پی کے 11 سالہ دور حکومت میں ہریانہ نے ترقی، سرمایہ کاری اور روزگار کے لیے اپنی ساکھ کھو دی ہے اور بے روزگاری، پیپر لیک، بھرتی گھوٹالے، ایچ پی ایس سی تنازعات، قانون سازی، کسانوں کے خلاف قانون سازی، جرائم، بے روزگاری، نشہ، مہنگائی، کرپشن اور انتظامی ناکامیوں کی علامت بن گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہریانہ جو کبھی ملک کی سرکردہ ریاستوں میں شمار ہوتا تھا، اب نوجوان روزگار کے لیے جدوجہد کر رہے ہیں، کسان بدحالی کا شکار ہیں، تاجر مالی دباؤ کا شکار ہیں، خواتین خود کو غیر محفوظ محسوس کر رہی ہیں اور عام شہری مہنگائی اور بدعنوانی کے دوہرے عذاب میں مبتلا ہے۔ بی جے پی حکومت کے دعوؤں اور زمینی حقیقت کے درمیان کی خلیج اب پوری طرح عوام کے سامنے آ چکی ہے۔ راؤ نریندر سنگھ نے پنچکولہ میں پولیس کانسٹیبل کی بھرتی کے لیے جسمانی ٹیسٹ کے دوران سید پور گاؤں اٹیلی (مہندر گڑھ) کے رہنے والے 27 سالہ کپل کی المناک موت پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ یہ محض ایک حادثہ نہیں ہے بلکہ حکومت کی بے حسی اور انتظامی ناکامی کی علامت ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت جب شدید گرمی میں ہزاروں نوجوانوں کو بھرتی کے امتحانات کے لیے بلاتی ہے تو ان کی حفاظت کو یقینی بنانا آئینی اور اخلاقی ذمہ داری ہے۔ کیا مناسب ایمبولینس، تربیت یافتہ طبی ٹیمیں، زندگی بچانے والے آلات، پینے کا ٹھنڈا پانی، اور ہنگامی طبی سہولیات امتحان کی جگہ پر دستیاب تھیں؟ اگر نہیں، تو یہ نہ صرف غفلت بلکہ نوجوانوں کی زندگیوں کے بارے میں حکومت کی گہری بے حسی کو ظاہر کرتا ہے۔ انہوں نے پورے معاملے کی اعلیٰ سطحی اور بروقت تحقیقات اور قصوروار اہلکاروں کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے یہ بھی مطالبہ کیا کہ کپل کی حاملہ بیوی اور تین سالہ بیٹی کو ان کے مستقبل کو محفوظ بنانے کے لیے باعزت مالی معاوضہ فراہم کیا جائے، کپل کی اہلیہ کے لیے سرکاری ملازمت اور خاندان کے لیے طویل مدتی مالی تحفظ فراہم کیا جائے۔ مستقبل میں ایسے اندوہناک واقعات کو دوبارہ رونما ہونے سے روکنے کے لیے بھرتی کے تمام امتحانات میں لازمی ہیلتھ اینڈ سیفٹی پروٹوکول کو نافذ کیا جانا چاہیے۔ آخر میں راؤ نریندر سنگھ نے کہا کہ ہریانہ کے نوجوان، کسان، ملازمین، تاجر، خواتین اور عام شہری اب تبدیلی کا مطالبہ کرتے ہیں۔ کانگریس پارٹی ریاست کے عوام کی آواز بن کر اسمبلی سے لے کر سڑکوں تک ان مسائل کو پوری طاقت کے ساتھ اٹھاتی رہے گی۔ بدعنوانی، انتظامی ناکامیوں اور عوام دشمن پالیسیوں کے خلاف کانگریس کی جنگ جاری رہے گی اور حکومت کی عوام کے سامنے جوابدہی کو ہر قیمت پر یقینی بنایا جائے گا۔

یکساں سول کوڈ بل کی ہر مرحلے پر مخالفت کریں گے: سوگت رائے

کولکاتا: ترنمول کانگریس کے رکن پارلیمنٹ سوگت رائے نے کہا ہے کہ ان کی جماعت یکساں سول کوڈ (یو سی سی) کے مجوزہ قانون کی سخت مخالف ہے اور اگر یہ بل آگے بڑھایا جاتا ہے تو اس کی ہر مرحلے پر مخالفت کی جائے گی۔ انہوں نے واضح کیا کہ ترنمول کانگریس کا موقف ابتدا سے ہی اس معاملے پر یکساں رہا ہے اور پارٹی مستقبل میں بھی اس سے پیچھے نہیں ہٹے گی۔ آئی این ایس کی رپورٹ کے مطابق سوگت رائے نے کہ ترنمول کانگریس یو سی سی کے خلاف ہے۔ ان کے مطابق انہیں اطلاع ملی ہے کہ مغربی بنگال حکومت اس معاملے پر ایک کمیٹی تشکیل دینے جا رہی ہے، جس میں سپریم کورٹ کے ایک ریٹائرڈ چیف جسٹس کو شامل کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ کمیٹی کی تشکیل کے بعد اس کی سفارشات اور آئندہ پیش رفت پر نظر رکھی جائے گی، تاہم پارٹی کا بنیادی موقف تبدیل نہیں ہوگا۔ انہوں نے ایک بار پھر زور دیتے ہوئے کہا کہ ترنمول کانگریس اس بل کی مخالفت کرتی ہے اور اگر اسے نافذ کرنے کی کوشش کی گئی تو پارٹی ہر مناسب جمہوری اور سیاسی سطح پر اس کے خلاف آواز بلند کرے گی۔ الیکشن کمیشن کی جانب سے ممتا بنرجی اور باغی رہنما ربرت بنرجی سے متعلق پیشرفت پر سوال کے جواب میں سوگت رائے نے کہا کہ انہیں اس معاملے کی مکمل معلومات حاصل نہیں ہیں۔ ان کے مطابق انہیں صرف اتنا معلوم ہے کہ ربرت بنرجی الیکشن کمیشن کے دفتر گئے تھے، جبکہ اس معاملے پر ترنمول کانگریس کی جانب سے باضابطہ جواب دیا جائے گا۔ مغربی بنگال اسمبلی کے نومنتخب ارکان کے لیے منعقد کیے جانے والے تربیتی پروگرام پر اظہار خیال کرتے ہوئے سوگت رائے نے کہا کہ بھارتیہ جنتا پارٹی کے متعدد ارکان پہلی مرتبہ اسمبلی پہنچے ہیں، اس لیے انہیں پارلیمانی طریقۂ کار اور قانون سازی کے اصولوں سے واقف ہونا ضروری ہے۔ ان کے بقول ایسے تربیتی پروگرام کا مقصد نئے ارکان کو ایوان کی کارروائی، قواعد اور ذمہ داریوں سے آگاہ کرنا

ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ موجودہ اسمبلی کے اسپیکر بھی نئی ذمہ داری سنبھال رہے ہیں، اس لیے نئے ارکان کے لیے تربیت فائدہ مند ثابت ہوگی اور اس سے انہیں اسمبلی کی کارروائی کو بہتر انداز میں سمجھنے میں مدد ملے گی۔ ممتا بنرجی اور جیا بچن کی ملاقات کے بارے میں سوگت رائے نے کہا کہ دونوں رہنماؤں کے درمیان خوشگوار تعلقات ہیں۔

احتجاج کرنا شہریوں کا بنیادی حق ہے

صرف مظاہروں میں شرکت کی بنیاد پر شہر بدر نہیں کیا جا سکتا: بمبئی ہائی کورٹ

ممبئی: بمبئی ہائی کورٹ نے سوشلسٹ ڈیموکریٹک پارٹی آف انڈیا (ایس ڈی پی آئی) کے ریاستی جنرل سکریٹری سعید احمد عبدالواحد چودھری کے خلاف جاری ایک سالہ شہر بدری (Externment) کا حکم منسوخ کرتے ہوئے قرار دیا ہے کہ حکومت کی پالیسیوں کے خلاف پرامن احتجاج اور مظاہروں میں شرکت کسی شہری کو شہر بدر کرنے کی بنیاد نہیں بن سکتی۔ جسٹس مادھو جمدار نے اپنے فیصلے میں کہا کہ احتجاج کرنا، اپنی رائے کا اظہار کرنا اور حکومت کے فیصلوں سے اختلاف کرنا آئین ہند کے تحت شہریوں کے بنیادی حقوق میں شامل ہے۔ عدالت نے ریمارکس دیے کہ صرف اس وجہ سے کسی شخص کو شہر بدر کرنا کہ اس نے حکومت کے خلاف احتجاج کیا، اس کے بنیادی حقوق، اظہار رائے کی آزادی، نقل و حرکت کی آزادی اور باوقار زندگی کے حق کی خلاف ورزی ہے۔

عدالت نے ممبئی پولیس کی کارروائی پر سخت برہمی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ پولیس عوام کی خدمت کے لیے ہے، نہ کہ کسی حکومت یا سیاسی قیادت کی۔ عدالت نے اس کارروائی کو بدنیتی پر مبنی قرار دیتے ہوئے کہا کہ پرامن احتجاج کو جواز بنا کر مہاراشٹر پولیس ایکٹ کے تحت شہر بدری کا حکم جاری نہیں کیا جا سکتا۔ سعید احمد عبدالواحد چودھری کے خلاف مختلف احتجاجی مظاہروں اور دھرنوں، جن میں شہریت ترمیمی قانون (CAA) اور دیگر حکومتی فیصلوں کے خلاف احتجاج بھی شامل تھا، کے سلسلے میں مقدمات درج کیے گئے تھے۔ انہی مقدمات کی بنیاد پر ممبئی پولیس نے دسمبر 2025 میں انہیں ایک سال کے لیے شہر بدر کرنے کا حکم جاری کیا تھا، جسے بعد میں کونکن ڈویژن کے ڈویژنل کمشنر نے بھی برقرار رکھا تھا۔ تاہم ہائی کورٹ نے دونوں احکامات کو کالعدم قرار دیتے ہوئے درخواست گزار کو مکمل راحت فراہم کر دی۔

شدید بارش اور تیز ہواؤں کے باعث ناریل کا درخت گرنے سے سابق ڈپٹی میئر کے بیٹے کی موت

ممبئی: ممبئی سے متصل میرا-بھائندر میں شدید بارش اور تیز ہواؤں کے دوران ایک افسوسناک حادثے میں سابق ڈپٹی میئر کے 35 سالہ بیٹے کی جان چلی گئی۔ یہ سانحہ اس وقت پیش آیا جب وہ موٹر سائیکل پر سفر کر رہے تھے اور اچانک ایک ناریل کا درخت ان پر آ گرا۔ پولیس اور مقامی حکام کے مطابق حادثہ شدید موسمی حالات کے دوران پیش آیا، جس کے نتیجے میں نوجوان شدید زخمی ہو گیا۔ اسے فوری طور پر قریبی اسپتال منتقل کیا گیا، تاہم ڈاکٹروں نے اسے مردہ قرار دے دیا۔ واقعے کے بعد علاقے میں غم کی لہر دوڑ گئی۔ حالیہ دنوں ممبئی اور مضافاتی علاقوں میں مسلسل موسلا دھار بارش اور تیز ہواؤں کے باعث درخت گرنے کے متعدد واقعات پیش آئے ہیں، جن سے شہریوں کی سلامتی پر سنگین سوالات اٹھنے لگے ہیں۔ شہریوں نے بارش کے موسم میں کمزور اور خستہ حال درختوں کی بروقت شاخ تراشی اور معائنہ نہ ہونے پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔ انتظامیہ نے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ خراب موسم کے دوران غیر ضروری سفر سے گریز کریں اور درختوں، بجلی کے کھمبوں اور دیگر خطرناک مقامات سے دور رہیں۔

ممبئی میں آئندہ دو دنوں کے لیے ریڈ الرٹ

موسلا دھار سے انتہائی موسلا دھار بارش کی پیش گوئی

ممبئی: محکمہ موسمیات (آئی ایم ڈی) نے ممبئی اور مضافاتی علاقوں میں آئندہ دو دن کے لیے ریڈ الرٹ جاری کرتے ہوئے شدید سے انتہائی شدید بارش کی پیش گوئی کی ہے۔ حکام نے شہریوں کو خبردار کیا ہے کہ مسلسل بارش کے باعث نشیبی علاقوں میں پانی جمع ہونے، مقامی سیلاب، ٹریفک میں خلل اور ٹرانسپورٹ خدمات متاثر ہونے کا خدشہ ہے۔

آئی ایم ڈی کے مطابق ممبئی کے ساتھ ساتھ تھانے، پالگھر اور رائے گڑھ اضلاع بھی شدید بارش کی زد میں رہیں گے۔ بعض مقامات پر انتہائی موسلا دھار بارش ہو سکتی ہے، جس کے پیش نظر انتظامیہ کو الرٹ رہنے اور ضروری احتیاطی اقدامات کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔ مسلسل بارش کے سبب شہر کے متعدد نشیبی علاقوں میں پانی بھرنے، سڑکوں پر ٹریفک جام، مقامی ٹرین خدمات میں تاخیر اور روزمرہ زندگی متاثر ہونے کا خدشہ ظاہر کیا گیا ہے۔ شہریوں کو مشورہ دیا گیا ہے کہ غیر ضروری سفر سے گریز کریں، موسم سے متعلق سرکاری ہدایات پر عمل کریں اور ہنگامی صورتحال میں متعلقہ محکموں سے رابطہ رکھیں۔ ادھر گزشتہ دو دن کے دوران ممبئی میں 300 ملی میٹر سے زائد بارش ریکارڈ کی گئی ہے، جس سے شہر میں سیلاب جیسے حالات پیدا ہونے کا اندیشہ بڑھ گیا ہے۔ حکام صورتحال پر مسلسل نظر رکھے ہوئے ہیں اور ضرورت پڑنے پر فوری امدادی کارروائیاں عمل میں لانے کی تیاری مکمل کر لی گئی ہے۔

دودھ میں ملاوٹ روکنے کے لیے ایف ڈی اے کے سخت ضوابط نافذ

ممبئی: مہاراشٹر کے فوڈ اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن (ایف ڈی اے) نے ریاست میں دودھ اور ڈیری مصنوعات میں بڑھتی ہوئی ملاوٹ پر قابو پانے کے لیے سخت اقدامات کرتے ہوئے دودھ پیدا کرنے والوں، دودھ جمع کرنے والے مراکز، ڈیری پروسیسنگ یونٹس اور فروخت کنندگان کے لیے 25 نئے ضوابط نافذ کر دیے ہیں۔ یہ ہدایات ایف ڈی اے کمشنر تکارام منڈھے کی جانب سے جاری کی گئی ہیں۔ نئے ضوابط کے مطابق دودھ جمع کرنے والے مراکز کی رجسٹریشن لازمی ہوگی، دودھ کے معیار کی باقاعدہ جانچ کی جائے گی، کولڈ چین اور ذخیرہ کرنے کے اصولوں پر سختی سے عمل درآمد کرایا جائے گا، جبکہ کھلے دودھ کی فروخت کے لیے بھی لائسنس اور دیگر قانونی تقاضوں کی پابندی ضروری ہوگی۔ ضوابط کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف سخت قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

فوڈ اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن (ایف ڈی اے) کے کمشنر تکارام منڈھے نے کہا کہ ملاوٹ شدہ دودھ اور غیر معیاری ڈیری مصنوعات عوامی صحت کے لیے سنگین خطرہ ہیں، اس لیے حکومت ایسے عناصر کے خلاف زیرو ٹالرنس کی پالیسی اختیار کرے گی۔ انہوں نے واضح کیا کہ حکومت کا مقصد صارفین کو خالص اور محفوظ دودھ فراہم کرنا اور دیانت دار دودھ پیدا کرنے والوں کے مفادات کا تحفظ کرنا ہے۔

ایف ڈی اے نے شہریوں سے بھی اپیل کی ہے کہ اگر انہیں دودھ یا دیگر غذائی اشیا میں ملاوٹ کا شبہ ہو تو فوری طور پر محکمہ کو اطلاع دیں تاکہ ذمہ دار افراد کے خلاف بروقت کارروائی کی جا سکے۔ حکام کا کہنا ہے کہ نئے ضوابط کے نفاذ سے دودھ کی پیداوار، ذخیرہ، ترسیل اور فروخت کے نظام میں شفافیت آئے گی اور صارفین کو معیاری اور محفوظ ڈیری مصنوعات دستیاب ہوں گی۔

پاکستانی جیلوں میں 198 ہندوستانی ماہی گیر اور 52 دیگر شہری قید

188 ماہی گیروں کی رہائی میں تاخیر؛ پالگھر کے 18 ماہی گیر بھی شامل

ممبئی: پاکستان کی مختلف جیلوں میں اس وقت 198 ہندوستانی ماہی گیر اور 52 دیگر ہندوستانی شہری قید ہیں، جن میں مہاراشٹر کے ضلع پالگھر سے تعلق رکھنے والے 18 ماہی گیر بھی شامل ہیں۔ یہ معلومات بھارت اور پاکستان کے درمیان قیدیوں کی تازہ ترین فہرستوں کے تبادلے کے بعد سامنے آئی ہیں۔ امن کے کارکن اور صحافی جتن دیسائی کے مطابق 188 ہندوستانی ماہی گیر اپنی سزائیں تقریباً تین سال قبل مکمل کر چکے ہیں اور ان کی شہریت کی تصدیق بھی ہو چکی ہے، لیکن اس کے باوجود وہ اب تک پاکستانی جیلوں میں بند ہیں۔

انہوں نے اس تاخیر کو غیر انسانی قرار دیتے ہوئے دونوں ممالک سے مطالبہ کیا کہ ان ماہی گیروں کی فوری رہائی اور وطن واپسی کو یقینی بنایا جائے۔ بھارت اور پاکستان کے درمیان 2008 کے قونصلر رسائی معاہدے کے تحت ہر سال یکم جنوری اور یکم جولائی کو ایک دوسرے کی تحویل میں موجود شہری قیدیوں اور ماہی گیروں کی فہرستوں کا تبادلہ کیا جاتا ہے۔ اس معاہدے کے مطابق سزا مکمل ہونے اور شہریت کی تصدیق کے بعد ایک ماہ کے اندر قیدیوں کی وطن واپسی عمل میں آنی چاہیے۔ بھارتی حکومت نے پاکستان سے مطالبہ کیا ہے کہ سزا مکمل کر چکے 188 ہندوستانی ماہی گیروں اور دیگر شہریوں کی رہائی اور واپسی کے عمل کو جلد از جلد مکمل کیا جائے۔ ساتھ ہی نئی دہلی نے 13 ہندوستانی شہری قیدیوں کو فوری قونصلر رسائی فراہم کرنے کی بھی درخواست کی ہے، جنہیں اب تک یہ سہولت حاصل نہیں ہو سکی ہے۔ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق اس وقت بھارت کی تحویل میں 53 پاکستانی ماہی گیر موجود ہیں۔ جتن دیسائی نے دونوں ممالک پر زور دیا کہ وہ 2008 کے معاہدے پر مؤثر طریقے سے عمل درآمد کریں تاکہ سزا پوری کر چکے قیدیوں کو غیر ضروری طور پر جیلوں میں نہ رہنا پڑے اور انسانی بنیادوں پر ان کی بروقت وطن واپسی ممکن بنائی جا سکے۔

ایودھیا رام مندر چندہ مبینہ گھپلہ:

ادھو ٹھاکرے نے 5 جولائی سے 'رام رکشا' تحریک کا اعلان کیا

ممبئی: شیوسینا (ادھو بالا صاحب ٹھاکرے) کے سربراہ ادھو ٹھاکرے نے ایودھیا کے رام مندر کے لیے جمع کیے گئے چندے میں مبینہ خرد برد کے معاملے پر بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے خلاف 5 جولائی سے ریاست گیر "رام رکشا" تحریک شروع کرنے کا اعلان کیا ہے۔ انہوں نے عوام، رام بھکتوں اور پارٹی کارکنوں سے اس احتجاج میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی اپیل کی۔ ادھو ٹھاکرے نے کہا کہ 5 جولائی کو ممبئی کے دادر علاقے میں واقع ہنومان مندر میں کارکن جمع ہوں گے، جہاں ہنومان استوتر اور ہنومان چالیسہ کا پاٹھ کیا جائے گا، جس کے بعد احتجاجی تحریک کا آغاز ہوگا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ رام مندر کے لیے عقیدت مندوں کی جانب سے دیے گئے چندے میں مبینہ بے ضابطگیوں کے ذمہ داروں کو جوابدہ بنایا جانا چاہیے۔ سابق وزیر اعلیٰ مہاراشٹر نے بی جے پی کو نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ رام مندر تحریک کے دوران لاکھوں ہندوؤں نے قربانیاں دیں، لیکن اب اگر عقیدت مندوں کے چندے میں مبینہ بدعنوانی ہوئی ہے تو اس کا جواب دینا ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ "اب ہندو معاف نہیں کرے گا" اور عوام سے اپیل کی کہ وہ اس تحریک کے ذریعے جوابدہی کا مطالبہ کریں۔

واضح رہے کہ ایودھیا رام مندر کے چندے میں مبینہ خرد برد کے معاملے کی تحقیقات جاری ہیں، جبکہ مختلف سیاسی جماعتیں اس معاملے پر اپنے اپنے موقف پیش کر رہی ہیں۔

ممبئی کے سر جے جے مہانگر بلڈ سینٹر کے دو سابق افسران کے خلاف ایف آئی آر درج

سرکاری خون نجی بلڈ بینک منتقل کرنے کا الزام

ممبئی: ممبئی کے سر جے جے مہانگر بلڈ سینٹر میں مبینہ بے ضابطگیوں کے معاملے میں دو سابق کنٹریکٹ افسران کے خلاف ایف آئی آر درج کی گئی ہے۔ یہ کارروائی مہاراشٹر فوڈ اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن (ایف ڈی اے) کی تحقیقات میں سامنے آنے والی سنگین بے ضابطگیوں کے بعد عمل میں آئی۔ تحقیقات کے مطابق سرکاری سطح پر منعقدہ خون عطیہ کیمپوں سے جمع کیے گئے خون کے تھیلوں (بلڈ بیگز) کو مبینہ طور پر ایک نجی بلڈ بینک منتقل کیا گیا۔ شکایت میں سابق کنٹریکٹ میڈیکل ڈائریکٹر ڈاکٹر ہتیش پگارے اور سابق میڈیکل سوشل آفیسر اجے بھیسے کے خلاف الزامات عائد کیے گئے ہیں۔ حکام کا کہنا ہے کہ اس معاملے میں سرکاری نظام کو مالی نقصان پہنچانے اور خون کی تقسیم کے ضابطوں کی خلاف ورزی کے شواہد بھی سامنے آئے ہیں۔ ریاستی حکومت کی ہدایت پر درج کی گئی ایف آئی آر میں الزام ہے کہ ایک خون عطیہ کیمپ سے جمع کیے گئے درجنوں بلڈ بیگز بغیر مجاز منظوری کے نجی بلڈ بینک منتقل کیے گئے تھے۔ بعد ازاں ایف ڈی اے کے معائنے اور ریاستی بلڈ ٹرانسفیوژن کونسل (SBTC) کی جانچ میں ریکارڈ، اسٹاک اور انتظامی امور میں بھی کئی سنگین بے ضابطگیاں سامنے آئیں، جس کے بعد معاملے کی فوجداری تحقیقات شروع کر دی گئیں۔ واضح رہے کہ گزشتہ ہفتے ایف ڈی اے نے سنگین حفاظتی اور انتظامی خلاف ورزیوں کے باعث سر جے جے مہانگر بلڈ سینٹر کی خدمات عارضی طور پر معطل کر دی تھیں۔ اب پولیس اس معاملے میں مالی لین دین، خون کے ذخیرے کے ریکارڈ اور دیگر ممکنہ بے ضابطگیوں کی بھی تفتیش کر رہی ہے، جبکہ گزشتہ تین برس کے خون عطیہ کیمپوں کا خصوصی آڈٹ بھی شروع کر دیا گیا ہے۔

ممبئی کی کھلی جگھوں، میونسپل اسکولوں و سرکاری اسپتالوں کی نجکاری پر اسمبلی میں گونج

سابق ریاستی وزیر و رکن اسمبلی اسلم شیخ نے حکومت سے سخت سوالات کرتے ہوئے عوامی حقوق کے تحفظ کا مطالبہ کیا

ممبئی: ممبئی میں عوامی سہولیات کے تحفظ سے متعلق ایک نہایت اہم مسئلہ آج اسمبلی میں اس وقت زور و شور سے اٹھایا گیا جب سابق ریاستی وزیر و رکن اسمبلی اسلم شیخ نے قاعدہ 293 کے تحت ہونے والی بحث میں شہر کی کھلی جگھوں، میونسپل کارپوریشن کے تعلیمی نظام اور عوامی صحت کی خدمات کے تیزی سے بڑھتے ہوئے نجکاری کے رجحان پر شدید تشویش کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ شہری منصوبہ بندی کے عالمی اور قومی معیارات کے مطابق ہر ایک ہزار افراد کے لیے کم از کم 0.5 سے 1 ہیکٹر (5,000 تا 10,000 مربع میٹر) کھلی جگہ ہونا ضروری ہے، لیکن ممبئی میں برسوں سے گارڈن، کھیل کے میدانوں اور عوامی کھلی جگھوں کو مسلسل نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ یہاں تک کہ باندرہ کے واحد فٹبال گراؤنڈ کو بھی تجارتی مقاصد کے لیے استعمال کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے سوال کیا کہ آخر ممبئی کے بچوں کے لیے کھیلنے کی جگہ کہاں بچے گی اور شہری صاف و کھلی فضا میں سانس کہاں لیں گے؟ اسلم شیخ نے میونسپل کارپوریشن کے تعلیمی نظام پر بھی سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ میونسپل کارپوریشن کروڑوں روپے خرچ کر کے اسکولوں کی جدید عمارتیں تعمیر کر رہی ہے، مگر ان کے انتظام و انصرام کی ذمہ داری نجی اداروں کے سپرد کی جا رہی ہے۔ کئی مقامات پر نااہل اساتذہ کی تقرری کے باعث طلبہ کے مستقبل پر منفی اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ حکومت تعلیم کے معیار کو یقینی بنانے کے لیے فوری اقدامات کرے۔

انہوں نے مزید کہا کہ میونسپل اسپتالوں میں پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ (PPP) کے نام پر نجکاری کو فروغ دیا جا رہا ہے، جو غریب اور متوسط طبقے کے لیے باعثِ تشویش ہے۔ اگر سرکاری صحت کا نظام نجی ہاتھوں میں چلا گیا تو عام شہریوں کو معیاری اور سستا علاج کہاں سے ملے گا؟ انہوں نے حکومت سے اس پالیسی پر وضاحت طلب کرتے ہوئے عوامی صحت کے تحفظ کو اولین ترجیح دینے کا مطالبہ کیا۔

اسلم شیخ نے حکومت کو دوٹوک انداز میں متنبہ کیا کہ ممبئی کی کھلی جگھوں، عوامی تعلیم اور سرکاری صحت کے نظام کے ساتھ کسی بھی قسم کا سمجھوتہ ناقابل قبول ہے۔ انہوں نے کہا کہ عوامی مفاد سے جڑے ان بنیادی مسائل پر حکومت کو فوری اور واضح جواب دینا ہوگا اور شہریوں کے حقوق کے تحفظ کے لیے مؤثر اقدامات کرنا ہوں گے۔

ادھو ٹھاکرے گروپ صرف تین افراد کی "پرائیویٹ لمیٹڈ پارٹی" بن کر رہ گیا ہے:

بی جے پی ترجمان نوناتھ بانے

ممبئی: بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے مہاراشٹر کے ریاستی چیف ترجمان نوناتھ بانے نے شیوسینا (ادھو بالا صاحب ٹھاکرے) گروپ کو شدید تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے دعویٰ کیا کہ یہ جماعت اب صرف تین افراد کی "پرائیویٹ لمیٹڈ پارٹی" بن کر رہ گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ پارٹی میں نہ جمہوریت باقی رہی ہے اور نہ ہی کارکنوں کی مؤثر شمولیت۔ ممبئی میں بی جے پی کے ریاستی دفتر میں منعقدہ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے نوناتھ بانے نے کہا کہ سنجے راوت کو پہلے یہ بتانا چاہیے کہ ان کی اپنی جماعت میں جمہوریت کہاں ہے۔

انہوں نے الزام لگایا کہ ادھو ٹھاکرے، آدتیہ ٹھاکرے اور سنجے راوت ہی پوری جماعت چلا رہے ہیں، جبکہ پارٹی میں عوامی نمائندگی اور اندرونی جمہوری نظام ختم ہو چکا ہے۔ نوناتھ بانے نے سنجے راوت کی جانب سے بمبئی ہائی کورٹ کے حالیہ فیصلے پر کیے گئے تبصروں پر بھی اعتراض کرتے ہوئے کہا کہ عدالتی فیصلوں پر تبصرہ کرتے وقت تحریری حکم کو ہی بنیاد بنایا جانا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ اپوزیشن کو حکومت پر بے بنیاد تنقید کرنے کے بجائے اپنی جماعت کی داخلی صورتحال پر توجہ دینی چاہیے۔

چیمبور اور ساکی ناکہ میں پیش آئے حالیہ حادثات کے حوالے سے بی جے پی ترجمان نے کہا کہ یہ واقعات انتہائی افسوسناک ہیں۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ ممبئی بی جے پی صدر اور رکن اسمبلی امت ساٹم کے بیان کو غلط انداز میں پیش کیا گیا، جبکہ حکومت نے ذمہ دار میونسپل افسران کو معطل کیا اور متعلقہ ٹھیکیدار کے خلاف بھی مقدمہ درج کر کے فوری کارروائی کی۔

نوناتھ بانے نے مزید کہا کہ موجودہ حکومت شہری مسائل کے حل کے لیے سنجیدگی سے کام کر رہی ہے اور ممبئی میونسپل کارپوریشن کی کمشنر اشونی بھیڈے سمیت متعلقہ افسران میدان میں رہ کر خدمات انجام دے رہے ہیں۔ انہوں نے اپوزیشن سے اپیل کی کہ وہ ممبئی کے عوامی مسائل پر سیاست کرنے سے گریز کرے۔

بھیونڈی کو بڑی راحت

ورال تالاب اوورفلو، 8 لاکھ شہریوں کی پیاس بجھانے کی تیاری

شاہ پور کے بھاتسا ڈیم میں کم بارش، ممبئی کی آبی سپلائی پر تشویش برقرار

بھیونڈی: بھیونڈی/شاہ پور تھانے ضلع میں مانسون نے دو الگ الگ تصویریں پیش کی ہیں۔ ایک جانب بھیونڈی شہر کے لیے خوش آئند خبر ہے، جہاں شہر کو پینے کے پانی کی فراہمی کا اہم ذریعہ ورال تالاب اپنی مکمل گنجائش کے ساتھ بھر کر اوورفلو ہو گیا ہے۔ دوسری جانب شاہ پور میں واقع بھاتسا ڈیم، جو ممبئی کو پانی فراہم کرنے کا اہم ذریعہ ہے، وہاں پانی کی سطح میں اضافہ ہونے کے باوجود توقع سے کم بارش ہونے کی وجہ سے مستقبل کے حوالے سے تشویش برقرار ہے۔

گزشتہ دو دنوں کی مسلسل موسلا دھار بارش کے بعد بھیونڈی کا ورال تالاب سو فیصد بھر چکا ہے اور اس کے اسپل وے سے تیزی کے ساتھ پانی بہہ رہا ہے۔ اسی تالاب سے شہر کے تقریباً 8 لاکھ شہریوں کو روزانہ قریب 85 ملین لیٹر پینے کا پانی فراہم کیا جاتا ہے۔ تالاب کے لبالب بھر جانے سے بھیونڈی میونسپل کارپوریشن کو بڑی راحت ملی ہے اور پانی کی کٹوتی میں تقریباً 50 فیصد تک کمی کیے جانے کا امکان ظاہر کیا جا رہا ہے۔ شہریوں کو اب پہلے کے مقابلے میں زیادہ باقاعدہ اور بروقت پانی کی فراہمی کی امید ہے۔ گزشتہ سال اسی عرصے میں تالاب میں صرف 40 فیصد پانی موجود تھا، جس کے باعث شہر میں ایک دن چھوڑ کر پانی فراہم کرنا پڑ رہا تھا۔ گزشتہ چار برسوں سے گرمیوں کے موسم میں پانی کی شدید قلت کا سامنا کرنے والے شہریوں کے لیے اس بار مانسون راحت بن کر آیا ہے۔ وقت سے پہلے تالاب کے بھر جانے سے اس سال پانی کے بحران کا خدشہ کافی حد تک ختم ہو گیا ہے۔ دوسری جانب شاہ پور میں واقع بھاتسا ڈیم، جو ممبئی شہر کو پانی فراہم کرنے کا ایک بڑا ذریعہ ہے، 3 جولائی تک 53.37 فیصد بھر چکا ہے۔ ڈیم میں پانی کی سطح 28.95 میٹر ریکارڈ کی گئی ہے، جبکہ اس کی مکمل گنجائش 42.10 میٹر ہے۔ اس وقت ڈیم میں 272.180 ملین مکعب میٹر قابل استعمال پانی ذخیرہ ہے۔

تاہم تشویش کی بات یہ ہے کہ یکم جون سے اب تک بھاتسا ڈیم کے علاقے میں صرف 341 ملی میٹر بارش ریکارڈ کی گئی ہے، جبکہ گزشتہ سال اسی مدت میں 600.14 ملی میٹر بارش ہوئی تھی۔ اسی وجہ سے ڈیم بھرنے کی رفتار توقع سے سست ہے۔ گزشتہ سال 3 جولائی تک ڈیم میں تقریباً 370.41 ملین مکعب میٹر پانی موجود تھا، جبکہ اس سال یہ کم ہو کر 247.213 ملین مکعب میٹر رہ گیا ہے، یعنی تقریباً 123 ملین مکعب میٹر کی کمی درج کی گئی ہے۔ فی الحال ڈیم سے نہروں، دریا، پن بجلی گھر اور دیگر ذرائع کے لیے تقریباً 25 کیوسک پانی کا کنٹرول شدہ اخراج جاری ہے۔ محکمہ آبپاشی کے حکام کا کہنا ہے کہ اگر آنے والے دنوں میں اچھی بارش ہوتی ہے تو ڈیم تیزی سے بھر سکتا ہے اور ممبئی کی آبی سپلائی کے حوالے سے پیدا ہونے والی تشویش کافی حد تک دور ہو جائے گی۔ تھانے ضلع میں مانسون کی موجودہ صورتحال دو مختلف اشارے دے رہی ہے۔ ایک طرف بھیونڈی کے لیے ورال تالاب کا اوورفلو ہونا خوشی اور راحت کی خبر ہے، تو دوسری طرف ممبئی کی پانی کی فراہمی کے لیے انتہائی اہم بھاتسا ڈیم میں توقع سے کم بارش انتظامیہ کی تشویش میں اضافہ کر رہی ہے۔ اب سب کی نظریں آنے والے دنوں کی بارش پر مرکوز ہیں۔

سلمان خان فائرنگ کیس:

انمول بشنوئی نے ممبئی کی خصوصی عدالت میں خود سپردگی کی درخواست دائر کر دی

ممبئی: بالی ووڈ اداکار سلمان خان کی ممبئی کے باندرہ علاقے میں واقع رہائش گاہ کے باہر فائرنگ کے معاملے میں مطلوب ملزم انمول بشنوئی نے ممبئی کی خصوصی ایم سی او سی اے (MCOCA) عدالت سے باضابطہ طور پر خود سپردگی کی اجازت طلب کی ہے۔ انمول بشنوئی اس وقت دہلی کی تہاڑ جیل میں ایک علیحدہ مقدمے میں قومی تحقیقاتی ایجنسی (این آئی اے) کی تحویل میں ہے۔ عدالت میں دائر درخواست میں انمول بشنوئی نے موقف اختیار کیا ہے کہ وہ جاری عدالتی کارروائی میں شامل ہونا چاہتا ہے تاکہ مقدمے کی سماعت منصفانہ انداز میں آگے بڑھ سکے۔ اس نے عدالت سے استدعا کی ہے کہ تہاڑ جیل حکام کو پروڈکشن وارنٹ جاری کیا جائے تاکہ اسے ممبئی کی عدالت میں پیش کیا جا سکے اور اس کی خود سپردگی باضابطہ طور پر ریکارڈ کی جا سکے۔ یہ مقدمہ 14 اپریل 2024 کو سلمان خان کی رہائش گاہ گیلیکسی اپارٹمنٹس کے باہر موٹر سائیکل سوار حملہ آوروں کی فائرنگ سے متعلق ہے۔ بعد ازاں ممبئی پولیس نے اس معاملے میں مہاراشٹر کنٹرول آف آرگنائزڈ کرائم ایکٹ (ایم سی او سی اے) کے تحت مقدمہ درج کرتے ہوئے الزام عائد کیا تھا کہ حملہ بشنوئی گینگ کی سازش کا حصہ تھا۔ انمول بشنوئی، جو گینگسٹر لارنس بشنوئی کا بھائی ہے، گزشتہ سال امریکہ سے ملک بدر کیے جانے کے بعد این آئی اے کے ہاتھوں گرفتار ہوا تھا۔ ممبئی کی خصوصی عدالت نے اس کی درخواست پر استغاثہ سے جواب طلب کر لیا ہے، جس کے بعد آئندہ سماعت میں عدالت اس معاملے پر فیصلہ کرے گی۔

وزیر اعلیٰ یوگی نے کیا نویں 'یوپی آم مہوتسو-2026' کا افتتاح

لکھنؤ:(یو این آئی) اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے جمعہ کو گومتی نگر واقع اندرا گاندھی گاؤنڈیشن میں منعقدہ نویں 'اتر پردیش آم مہوتسو '2026- کا افتتاح کیا۔اس دوران انہوں نے ریاست اور ملک کے مختلف حصوں سے آئی ہوئی آم کی 800 سے زیادہ اقسام کی نمائش کا مشاہدہ کیا نیز ترقی پسند باغبانوں کو اعزاز سے نوازا۔ وزیر اعلیٰ نے آم کی برآمدات کے لیے تیار کھیپ کو 'کاکوری برانڈ' کے تحت فلیگ آف (روانہ) بھی کیا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ حکومت کی جانب سے کسانوں اور باغبانوں کو پلیٹ فارم فراہم کرنے سے ان کی صلاحیتوں اور مصنوعات کو قومی و بین الاقوامی سطح پر شناخت مل رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اتر پردیش کے ساتھ ساتھ دیگر ریاستوں سے بھی آم کی 800 سے زیادہ اقسام اس فیسٹول میں نمائش کے لیے رکھی گئی ہیں۔ وارانسی اور گورکھپور کا لنگڑا، ملیح آباد کی دسہری، باغپت اور سہارنپور سمیت ریاست کی ہر کمشنری کے آم اپنی مٹی کی خوشبو اور مٹھاس کے ساتھ لوگوں کو راغب کر رہے ہیں۔ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ آم کی کاشت کسانوں کی آمدنی بڑھانے کا ایک بڑا ذریعہ بن رہی ہے۔ اگر کسان اپنی مصنوعات کو برآمدات کے قابل بنائیں تو انہیں کئی گنا زیادہ منافع مل سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ سال 2017 میں جب اس فیسٹول کی شروعات ہوئی تھی، تب محدود اقسام نمائش کے لیے آتی تھیں، لیکن آج یہ تعداد 800 سے تجاوز کر چکی ہے، جو وزیر اعظم نریندر مودی کی 'لوکل فار ووکل' مہم کی کامیابی کو ظاہر کرتی ہے۔ وزیر اعلیٰ نے بتایا کہ اتر پردیش کے کسان اب یو کے، یو اے ای، ملیشیا، سنگاپور، کویت، امریکہ (نیویارک)، جاپان، اٹلی، قطر اور روس سمیت کئی ممالک میں آم برآمد کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ملیح آباد کا آم آج ایک عالمی برانڈ بن چکا ہے اور اس کی بین الاقوامی مانگ میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ اس موقع پر وزیر اعلیٰ نے ملیح آباد کے آم کی برآمدات کے لیے 'کاکوری برانڈ' کو فلیگ آف کرتے ہوئے کہا کہ یہ برانڈ کاکوری کے امر شہیدوں کی یاد اور کسانوں کی محنت کے نام وقف ہے۔ انہوں نے یقین ظاہر کیا کہ یہ برانڈ اتر پردیش کے آم کو عالمی بازار میں نئی شناخت دلائے گا۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ آج اتر پردیش ملک کی صفِ اول کی معیشتوں میں مضبوطی سے اپنی جگہ بنا رہا ہے اور زراعت نیز باغبانی کے شعبے اس میں اہم رول ادا کر رہے ہیں۔

لکھنؤ: ڈی جی پی راجیو کرشنا پولیس ہیڈ کوارٹر میں پائپنگ تقریب میں ترقی پانے والے پولیس افسران کو عہدے تفویض کرتے ہوئے۔

رام مندر چڑھاوا تنازعہ پر ونے کٹیار کا یوٹرن

چمپت رائے کے جیل جانے والے بیان سے کیا انکار

ایودھیا:(پی این ایس) ایودھیا رام مندر کی چوری کے معاملے میں بی جے پی کے سابق ایم پی ونے کٹیار کا بیان اچانک سرخیوں میں آ گیا۔ جمعہ کو دہلی میں انہوں نے کہا کہ شری رام جنم بھومی مندر کیلئے ملے چندہ میں ہیرا پھیری ہوئی ہے۔ اس معاملے میں شری رام جنم بھومی تیرتھ کھیتر ٹرسٹ کے سابق جنرل سکریٹری چمپت رائے، گوپال راؤ اور انل مشرا کو آنے والے دنوں میں جیل جانا پڑ سکتا ہے۔ انہوں نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ اس موضوع پر ان کی وزیر اعظم نریندر مودی سے بات چیت ہوئی ہے۔ ایودھیا میں بدلا بیان: حالانکہ کچھ گھنٹے بعد ایودھیا میں میڈیا کے سامنے پیش ہونے والے ونے کٹیار نے اپنے بیان سے مکر گئے اور کہا کہ انہوں نے کبھی نہیں کہا کہ چمپت رائے یا دیگر لوگ جیل جائیں گے۔ انھوں نے کہا کہ ”اگر وہ ابھی تک سمجھ نہیں پائیں ہیں تو سدھریں، نہیں تو جو ہونا ہوگا وہ ہوگا“ جیل جانے والے بیان سے انکار کرتے ہوئے کٹیار نے بھی کہا کہ کہ وزیر اعظم مودی کا اپنا کام ہے اور وہ اپنا کام کر رہے ہوں گے۔ جبکہ وہ خود اپنا کام کر رہے ہیں۔ وزیر اعظم سے بات چیت کے سوال کا جواب نہیں دیا: کٹیار نے وزیر اعظم سے مسلسل بات چیت کے سوال کا جواب نہیں دیا۔ وہیں خود کے ہاشیے پر جانے کے سوال پر انہوں نے کہا کہ انھیں کوئی ہاشیے پر نہیں بھیج سکتا۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ مذہبی مقامات پر رقم کی ہیرا پھیری نہیں ہوسکتی یہ کہنا غلط ہے۔ ایس آئی ٹی کو ملا مزید وقت: ونے کٹیار نے یہ بھی کہا کہ رام مندر چڑھاوا چوری معاملہ کی تحقیقات کرنے والی ایس آئی ٹی کو اپنی تحقیقات مکمل کرنے کیلئے مزید 15 دن کا وقت دیا گیا ہے۔ اس لیے وقت بڑھا دیا گیا ہے تاکہ تفتیش کا دائرہ بڑھا کر ہر پہلو کا گہرائی سے جائزہ لیا جا سکے۔ اس وقت پورے معاملے کی تفتیش جاری ہے اور سب کی نظریں ایس آئی ٹی کی رپورٹ پر لگی ہوئی ہیں۔

14 کوسی کے راستے پر ہوتا تھا چوری کئے گئے چڑھاوے کا بٹوارا

لکھنؤ:(پی این ایس) ایودھیا میں واقع رام مندر میں چوری کے معاملے کی جانچ میں مسلسل بڑے انکشافات ہو رہے ہیں۔ ریمانڈ پر جاری پوچھ گچھ کے دوران کلیدی ملزم اویناش شکلا نے کئی اہم باتوں کو قبول کیا ہے۔ اویناش نے پولیس کو بتایا کہ مندر سے چوری کئے گئے چڑھاوے کا بٹوارا طے جگہ پر کیا جاتا تھا۔ یہ بٹوارا 14 کوسی راستہ پر ہوتا تھا۔ جہاں سبھی ملزمان جمع ہوتے تھے۔ اس اعتراف کے بعد پولیس ٹیم اویناش کو مخصوص مقام پر لے گئی جہاں سے کچھ اشیاء برآمد ہونے کی اطلاع سامنے آئی ہے۔ حالانکہ پولیس نے ابھی تک اس بارے میں کوئی سرکاری بیان جاری نہیں کیا ہے۔ اس معاملے میں پولیس نے اویناش شکلا، لوکوش مشرا، انکلپ مشرا، رما کانت مشرا، منیش کمار یادو (ٹنو کا بھتیجہ)، کرونا لیش پانڈے اور رام شنکر یادو عرف ٹنو سمیت کل 8 ملزمان کو گرفتار کیا ہے۔ عدالت نے تمام ملزمان کو 14 دن کی جوڈیشل ریمانڈ پر جیل بھیج دیا ہے۔ سب سے مسلسل پوچھ گچھ کی جا رہی ہے۔ کس ملزم کے پاس کتنی رقم ملی: تحقیقات میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ اس چوری میں سب سے شیطانی کردار اویناش شکلا کا ہے۔ اس شخص سے 20 لاکھ روپے برآمد ہوئے ہیں۔ ساتھ ہی رام شنکر یادو عرف ٹنو سے تقریباً 20 لاکھ روپے برآمد ہوئے ہیں۔

رام مندر پر ایس آئی ٹی نے 8 گھنٹے تک جانچ کی

ایودھیا:(پی این ایس) رام مندر چوری کے معاملے کی تحقیقات کے لیے تشکیل دی گئی ایس آئی ٹی نے ایودھیا میں آٹھ گھنٹے تک میراتھن تفتیش کی۔ ٹرسٹ کے عہدیداروں سے بھی پوچھ گچھ کی اطلاع ہے۔ بتایا گیا ہے کہ تفتیش دوپہر 1:40 سے رات 8:30 تک جاری رہی۔ ذرائع سے پتہ چلتا ہے کہ چوری کی پیشکش کے معاملے میں ایس آئی ٹی کارروائی میں ہے، اور جمعرات کو تحقیقات کے دوران کئی اہم افراد سے پوچھ گچھ کی گئی۔ ایس آئی ٹی (خصوصی تحقیقاتی ٹیم) کی ٹیم ایودھیا پہنچی اور رام مندر کے احاطے میں تقریباً آٹھ گھنٹے تک وسیع پیمانے پر تفتیش کی۔ تحقیقات کے دوران، ٹیم کی قیادت آئی پی ایس افسر کرن ایس کر رہے تھے۔ ذرائع کے مطابق، ایس آئی ٹی نے مندر کے احاطے کے اندر مختلف مقامات پر ثبوت اکٹھے کیے اور متعلقہ افراد سے پوچھ گچھ کی۔ ٹیم نے حفاظتی انتظامات، چندہ جمع کرنے کے عمل اور دیگر اہم پہلوؤں کا بھی باریک بینی سے جائزہ لیا۔ ذرائع نے یہ بھی انکشاف کیا ہے کہ تحقیقات کے دوران گوپال راؤ، چمپت رائے، اور ڈاکٹر انل مشرا سے بھی پوچھ گچھ کی گئی۔ تاہم، ایس آئی ٹی یا شری رام جنم بھومی تیرتھ کھیتر ٹرسٹ کی طرف سے ابھی تک کوئی سرکاری تصدیق نہیں کی گئی ہے۔ ایس آئی ٹی کی اس طویل تحقیقات سے رام مندر کے عطیہ کی چوری کے معاملے میں کئی اہم حقائق سامنے آسکتے ہیں۔ اب سب کی نظریں تفتیشی ایجنسی کی اگلی کارروائی اور سرکاری بیان پر لگی ہوئی ہیں۔ جانچ کے دوران ایس آئی ٹی نے ٹرسٹ سے وابستہ اہلکاروں اور ملازمین سے بڑے پیمانے پر پوچھ گچھ کی۔ ایس آئی ٹی نے مندر کے حفاظتی انتظامات، چندہ جمع کرنے کے عمل اور دیگر اہم نظاموں کا بھی قریب سے جائزہ لیا۔ تحقیقات کے دوران ٹرسٹ کے جنرل سکریٹری چمپت رائے، ٹرسٹی انیل مشرا اور گوپال راؤ سے ان کے کردار اور ذمہ داریوں کے بارے میں پوچھ گچھ کی گئی۔ جمعرات کو ایودھیا کی ایک عدالت نے اس معاملے کے ایک ملزم اویناش شکلا کو 24 گھنٹے کا پولیس ریمانڈ منظور کیا۔ ایودھیا پولیس نے عدالت سے 48 گھنٹے کے ریمانڈ کی درخواست کی تھی، لیکن دونوں فریقین کے دلائل سننے کے بعد عدالت نے ایک دن کا ریمانڈ منظور کر لیا۔ ان کے ریمانڈ کے دوران، پولیس اویناش شکلا سے پیشکشوں کے مبینہ غلط استعمال، ضبط کی گئی رقم کا ذریعہ، دیگر ملزمان کے ساتھ اس کے روابط اور پورے نیٹ ورک کے بارے میں اچھی طرح سے پوچھ گچھ کرے گی۔ تفتیشی ایجنسیوں کا خیال ہے کہ اس پوچھ گچھ سے کیس میں اہم معلومات سامنے آسکتی ہیں۔

راج بھر کے منہ میں صرف 'ڈاٹ ڈاٹ ڈاٹ' ہے ان کی باتوں کا کوئی بھروسہ نہیں: شیوپال یادو

اٹاوہ: (یو این آئی) سماجوادی پارٹی کے قومی جنرل سکریٹری شیوپال سنگھ یادو نے اتر پردیش حکومت کے وزیر اور سہیل دیو بھارتیہ سماج پارٹی (سبھاسپا) کے صدر اوم پرکاش راج بھر پر طنز کرتے ہوئے کہا ہے کہ ان کے منہ میں صرف ''ڈاٹ-ڈاٹ-ڈاٹ'' ہے۔ شیوپال یادو جمعہ کے روز اٹاوہ اسمبلی حلقے کے ابھینے پور گاؤں میں سماجوادی پارٹی کے بانی اور سابق وزیر اعلیٰ ملائم سنگھ یادو کے مجسمے کی نقاب کشائی کے بعد صحافیوں سے گفتگو کر رہے تھے۔ اوم پرکاش راج بھر کی جانب سے سماجوادی پارٹی کو ''یادووادی پارٹی'' (صرف یادو برادری کی پارٹی) کہے جانے پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ جب راج بھر ان کے اتحاد میں تھے، تب وہ بھارتیہ جنتا پارٹی، وزیر اعلیٰ اور وزیر اعظم کے بارے میں کیا کچھ کہتے تھے، یہ سب جانتے ہیں۔ انہوں نے چٹکی لیتے ہوئے کہا، ''ہم زیادہ کچھ نہیں کہہ رہے، بس ان کے منہ میں صرف ڈاٹ-ڈاٹ-ڈاٹ ہے۔'' پریس کانفرنس کے دوران شیوپال یادو نے مختلف عوامی اور سیاسی امور پر یوگی حکومت کو ہدف تنقید بنایا - رام مندر میں مبینہ چندہ بے ضابطگیوں کا ذکر کرتے ہوئے شیوپال یادو نے الزام لگایا کہ اس معاملے میں صرف

چھوٹے ملازمین یا لوگوں کے خلاف کارروائی کی گئی ہے، جبکہ بڑے اثر و رسوخ والے لوگوں کو بچایا جا رہا ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ قصوروار پائے جانے والے تمام افراد کے خلاف بلا تفریق اور غیر جانبدارانہ کارروائی ہونی چاہیے۔ وزیر توانائی اے کے شرما کے بجلی نرخوں سے متعلق حالیہ بیان پر انہوں نے کہا کہ ریاست میں بجلی پہلے ہی بہت مہنگی ہے۔ حکومت نے پہلے قیمتوں میں اضافہ کیا اور اب عوام میں غصہ دیکھ کر پینترا بدلا جا رہا ہے۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے پینے کے پانی، سڑکوں کی خستہ حالی اور دیگر بنیادی سہولیات کے فقدان پر بھی حکومت کو آڑے ہاتھوں لیا۔ اس سے قبل ایک عوامی جلسے سے خطاب کرتے ہوئے شیوپال یادو نے بی جے پی حکومت پر بدعنوانی اور عوامی مسائل کو نظر انداز کرنے کا الزام لگایا۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ اتر پردیش کے عوام موجودہ حکومت سے سخت ناراض ہیں اور سال 2027 کے اسمبلی انتخابات میں سماجوادی پارٹی بھاری اکثریت سے اقتدار میں آئے گی اور اکھلیش یادو دوبارہ صوبے کے وزیر اعلیٰ بنیں گے۔ انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ وہ آنے والے انتخابات میں سماجوادی پارٹی کی حمایت کریں اور بی جے پی کو اقتدار سے بے دخل کریں۔ اس پروگرام میں سابق وزیر رام سیوک یادو، رکن پارلیمنٹ جتیندرا دوہرے، سپا کے صوبائی سکریٹری گوپال یادو، ضلعی صدر پردیپ شاکیہ اور جنرل سکریٹری ویربھان سنگھ بھدوریا سمیت بڑی تعداد میں پارٹی لیڈران اور کارکنان موجود تھے۔

رام مندر عطیہ چوری معاملے پر آخر کیوں خاموش ہیں مایاوتی؟

لکھنؤ: (پی این ایس) رام مندر عطیہ کی چوری کا معاملہ اتر پردیش کی سیاست میں مسلسل بحث کا موضوع رہا ہے۔ جہاں سماج وادی پارٹی اور کانگریس اس معاملے پر بی جے پی کو گھیرنے میں لگی ہیں، وہیں بہوجن سماج پارٹی اور پارٹی کی سربراہ مایاوتی ہلکا پھلکا بیان کے ساتھ خاموش دکھائی دے رہی ہیں۔ حال ہی میں مایاوتی نے اس معاملے پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے چوری پر تنقید کی لیکن ساتھ ہی کہا کہ اس معاملے پر سیاست نہیں ہونی چاہیے۔ ان کے اس بیان نے سیاسی حلقوں میں کئی سوالات کو جنم دیا ہے۔ سیاسی ماہرین کا ماننا ہے کہ بی ایس پی کی سیاست ہمیشہ سماجی مساوات پر مبنی رہی ہے، مذہبی پولرائزیشن پر نہیں۔ پارٹی کا ماننا ہے کہ اگر یہ مسئلہ خالص مذہبی لہجہ اختیار کرتا ہے تو انتخابی مقابلہ بی جے پی اور ایس پی تک محدود ہو سکتا ہے، جس سے بی ایس پی کو ممکنہ طور پر نقصان پہنچ سکتا ہے۔ اس وجہ سے مایاوتی رام مندر عطیہ کیس کو انتخابی مسئلہ بنانے سے گریز کرتی نظر آتی ہیں۔ سیاسی ماہرین کے مطابق، مایاوتی بہوجن ووٹ بینک کو مضبوط کرنے کی کوشش کر رہی ہیں جبکہ برہمن، اونچی ذات اور مسلم ووٹروں میں اپنی قبولیت کو بھی برقرار رکھے ہوئے ہیں۔ اس تناظر میں پارٹی نہیں چاہتی کہ رام مندر جیسے مذہبی تنازعہ میں کھلے عام الجھنے سے اس کی سماجی صف بندی متاثر ہو۔ یہی وجہ ہے کہ بی ایس پی اس پورے معاملے میں متوازن رویہ اپناتی نظر آتی ہے۔ جب کہ دیگر اپوزیشن پارٹیاں اس معاملے پر حکومت پر لگاتار حملہ کر رہی ہیں، بی ایس پی کی حکمت عملی خود کو تنازعہ سے دور رکھنا اور اپنے روایتی ووٹ بینک پر توجہ مرکوز رکھنا ہے۔

ایٹہ میں المناک حادثہ! کھڑی روڈ ویز کی بس سے ٹکرایا کنٹینر، 5 مسافر ہلاک، 12 زخمی

ایٹہ: (پی این ایس) اتر پردیش کے ایٹہ ضلع میں جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب ایک خوفناک سڑک حادثے میں پانچ مسافر ہلاک اور 12 زخمی ہو گئے۔ حادثہ اس وقت پیش آیا جب تیز رفتار کنٹینر بریک فیل ہونے کے باعث سڑک کنارے کھڑی روڈ ویز کی بس سے ٹکرا گئی۔ ٹکر اتنی شدید تھی کہ بس کے باہر کھڑے مسافر اس کی زد میں آ گئے جس سے جائے وقوعہ پر چیخ و پکار مچ گئی۔ حادثہ باغ والا تھانہ علاقہ کے کلر موگاؤں کے قریب پیش آیا۔ اطلاع ملنے پر پولیس اور انتظامیہ کی ٹیمیں جائے وقوعہ پر پہنچیں اور زخمیوں کو فوری طور پر ویرنگنا اونتی بائی میڈیکل کالج پہنچایا گیا۔ ڈاکٹروں نے پانچ افراد کو مردہ قرار دے دیا، جب کہ دیگر زخمیوں کا علاج جاری ہے۔ ابتدائی تحقیقات کے مطابق روڈ ویز کی بس فنی خرابی کے باعث سڑک کنارے کھڑی تھی اور اس کی مرمت جاری تھی۔ اس وقت پیچھے سے آنے والے تیز رفتار کنٹینر نے بس کو ٹکر مار دی۔ حادثے کے وقت کئی مسافر بس کے باہر کھڑے تھے اور کنٹینر سے براہ راست ٹکرا گئے۔ ایٹہ روڈ حادثے کی اطلاع ملتے ہی ضلع مجسٹریٹ اروند سنگھ اور پولیس کے سینئر سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر اظہاران جائے وقوعہ پر پہنچے۔ عہدیداروں نے راحت اور بچاؤ کاموں کا جائزہ لیا اور زخمیوں کے بہترین علاج کی ہدایت دی۔ حادثے میں جان گنوانے والوں کی شناخت بلند شہر کے رہنے والے ستیندر (38)، راجیش (34)، سکھرام (30)، فرخ آباد کے رہنے والے شیلیش (29) اور ایک نامعلوم شخص کے طور پر ہوئی ہے۔ زخمیوں میں آنند (نوئیڈا)، وویک، پونم، نخیش، وشال، روی، ستیندر، رکش، وکرانت، سمیت، ریشو اور برجیش سمیت کئی مسافر شامل ہیں۔ متوفی راجیش کے بھائی پون کمار نے بتایا کہ ان کا خاندان دہلی جا رہا تھا۔ بس سڑک کے کنارے خراب ہونے کی وجہ سے کھڑی تھی جب ایک کنٹینر نے اسے پیچھے سے ٹکر ماردی تھی اور اس حادثے میں پورا خاندان ہلاک ہو گیا تھا۔ فی الحال پولیس نے کنٹینر اور بس کو ہٹا کر ٹریفک بحال کر دی ہے۔ حادثے کی وجہ (ایٹا روڈ ایکسیڈنٹ) کی تفصیلی تحقیقات جاری ہے۔

ایس پی لیڈر راجندر چودھری کو دل کا دورہ

خیریت دریافت کرنے سول اسپتال پہنچے اکھلیش

لکھنؤ، سماج وادی پارٹی کے قومی ترجمان اور سینئر لیڈر راجندر چودھری کی طبیعت اچانک خراب ہونے کے بعد انہیں دارالحکومت لکھنؤ کے سول اسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ ابتدائی اطلاعات سے پتہ چلا ہے کہ انہیں دل کا دورہ پڑا تھا۔ وہ فی الحال ڈاکٹروں کی ایک خصوصی ٹیم کی نگرانی میں ہیں، ان کا باریک بینی سے علاج کیا جا رہا ہے۔ پارٹی کے سینئر لیڈر کی بگڑتی ہوئی صحت کی خبر ملتے ہی ایس پی سپریمو اکھلیش یادو فوراً سول اسپتال پہنچے۔ انہوں نے وہاں کے ڈاکٹروں سے ملاقات کی اور راجندر چودھری کی صحت کے بارے میں تازہ ترین اپ ڈیٹ حاصل کی۔ تاہم ان کے دل کے دورے کے حوالے سے اسپتال انتظامیہ یا ڈاکٹروں کی جانب سے کوئی سرکاری بیان یا میڈیکل بلیٹن جاری نہیں کیا گیا۔ چودھری کی حالت پر گہری نظر رکھی جا رہی ہے، اور تفصیلی رپورٹ کا انتظار ہے۔ جیسے ہی یہ خبر پھیلی پارٹی کارکنوں اور رہنماؤں کی بھیڑ اسپتال کے باہر جمع ہوگئی۔

لکھنؤ میں دھماکہ کے ساتھ ریسٹورنٹ میں لگی آگ

لکھنؤ: خرم نگر پٹرول پمپ کیمپس میں چل رہے پنجابی فلیورڈ فوڈ حب ریسٹورنٹ میں جمعہ کی دوپہر اچانک آگ لگ گئی۔ آگ کی لپٹیں تقریباً 10 فٹ تک اونچی اٹھیں جس سے علاقہ میں افراتفری مچ گئی۔ عینی شاہدین کے مطابق آگ اے سی کے کمپریشر میں دھماکہ کے بعد لگی۔ وہیں کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ پاس ہی بجلی کے کھمبے میں شارٹ سرکٹ سے آگ کینٹین تک پہنچی اور دیکھتے ہی دیکھتے لپٹوں نے کینٹین کو اپنی زد میں لے لیا۔ اطلاع پر فائر بریگیڈ کی 2 گاڑیاں موقع پر پہنچیں۔ ایس ڈی آر ایف کی ٹیم بھی راحت اور بچاؤ کام کیلئے جائے وقوعہ پر پہنچ گئی۔ فائر بریگیڈ نے سخت مشقت کرکے آگ پر قابو پایا۔ پٹرول پمپ کیمپس میں ریسٹورنٹ غیر قانونی طور پر چل رہا تھا۔ جمعہ کو ریسٹورنٹ بند تھا۔ اگر کھلا ہوتا تو بڑا حادثہ ہو سکتا تھا۔ اسپتال ملازمین نے شروع کیا بچاؤ کام: جگرانی اسپتال کے بالکل سامنے پٹرول پمپ ہے۔ ریسٹورنٹ میں آگ کے شعلے دیکھتے ہی اسپتال کے عملے نے فوری طور پر پائپ کو سرسبل سے جوڑ کر پانی کا چھڑکاؤ شروع کر دیا۔ اس دوران فائر بریگیڈ کی ٹیم بھی اطلاع پر پہنچ گئی۔ آگ پر 30 منٹ میں قابو پالیا گیا۔ 15 میٹر کے فاصلے پر تھا پٹرول کا کنواں: ریسٹورنٹ کی آپریٹنگ پٹرول پمپ کے گیٹ پر کی جا رہی تھی۔ تقریباً 15 میٹر فاصلہ پر پٹرول پمپ کا کنواں ہے اگر وقت رہتے آگ پر قابو پایا نہیں جاتا تو بڑا حادثہ ہو سکتا تھا حالانکہ اس حادثہ میں کسی کے جانی نقصان کی اطلاع نہیں ہے۔ آگ لگنے سے ریسٹورنٹ میں رکھا سامان جل کر خاکستر ہوگیا۔ آگ لگنے کی وجہ کی تحقیقات کی جا رہی ہیں۔ ابتدائی طور پر اے سی کمپریشر پھٹنے کو آگ لگنے کی وجہ مانا جا رہا ہے۔

دو ٹرکوں کے ٹکر میں ڈرائیور کی موت، تین زخمی

شراوستی: (یو این آئی) اتر پردیش میں شراوستی ضلع کے نویں ماڈرن تھانہ علاقے میں جمعہ کی صبح قومی شاہراہ بدھ پری پتھ پر زبردست ٹکر میں دو ٹرکوں کی آمنے سامنے ہوئی زبردست ٹکر میں دونوں ٹرکوں کے ڈرائیوروں کی موقع پر ہی موت ہو گئی، جبکہ حادثے کے بعد لکڑی سے لدے ٹرک کا مال سڑک کے کنارے گھر کے باہر سو رہے ایک کنبے پر گرنے سے میاں بیوی اور ان کا بیٹا شدید طور پر زخمی ہو گئے۔ پولیس کے مطابق حادثہ نویں ماڈرن تھانہ علاقے کے کھر گوربستی میں واقع وجے پوروا کے پاس جمعہ کی صبح تقریباً پانچ بجے ہوا۔ لکڑی سے لدا ایک ٹرک اور کولڈ ڈرنک سے بھرا دوسرا ٹرک آمنے سامنے ٹکرا گئے۔ ٹکر اتنی زبردست تھی کہ لکڑی سے لدا ٹرک بری طرح تباہ ہو گیا اور اس پر لدی لکڑیاں سڑک کے کنارے گھر کے باہر چارپائی پر سو رہے لوگوں پر گر گئیں۔ حادثے میں وجے پوروا کے ارون کمار پانڈے عرف چھوٹو (32)، ان کی بیوی سیما پانڈے (30) اور 13 سالہ بیٹا پیوش پانڈے شدید طور پر زخمی ہو گئے۔ حادثے میں دونوں ٹرکوں کے ڈرائیور گاڑیوں میں ہی پھنس گئے اور ان کی موقع پر ہی موت ہو گئی۔ ایک کلینر بھی شدید زخمی ہوا۔ اطلاع ملتے ہی مقامی لوگ، ایمبولینس اور پولیس موقع پر پہنچ گئی۔ زخمیوں کو فوراً اسپتال پہنچایا گیا، جہاں ابتدائی علاج کے بعد ان کی نازک حالت کو دیکھتے ہوئے میڈیکل کالج بہرائچ ریفر کر دیا گیا۔ نویں ماڈرن تھانہ انچارج انسپکٹر جے ہری مشرا پولیس فورس کے ساتھ جائے وقوعہ پر پہنچے اور سخت مشقت کے بعد ٹرکوں میں پھنسے دونوں ڈرائیوروں کی لاشیں باہر نکالیں۔ حادثے کی وجہ سے کچھ وقت تک قومی شاہراہ پر ٹریفک متاثر رہا، جسے پولیس نے کرین کی مدد سے تباہ شدہ گاڑیوں کو ہٹوا کر بحال کرایا۔

موسلا دھار بارش سے میونسپل کارپوریشن کی کھلی قلعی، سڑکیں تالاب میں تبدیل

کانپور: (پی این ایس) کانپور ضلع میں کل دیر رات شروع ہونے والی موسلا دھار بارش نے شہر کو ٹھپ کر کے رکھ دیا ہے۔ صبح سے ہی آسمان پر سیاہ بادل منڈلا رہے تھے اور وقفے وقفے سے ہونے والی بارش نے سڑکوں کو سمندر میں تبدیل کر دیا تھا۔ اس موسلا دھار بارش کی وجہ سے دوسرے دن اتر پردیش ٹیچر ایلیجبلیٹی ٹیسٹ (ٹی ای ٹی) میں شرکت کرنے والے ہزاروں امیدواروں کو امتحانی مراکز تک پہنچنے میں شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ مانسون کی اس پہلی موسلا دھار بارش نے کانپور میونسپل کارپوریشن کے نالے کی صفائی اور نکاسی آب میں بہتری کے بلند و بانگ دعوؤں کو خاک میں ملا دیا ہے، جس سے پورے نظام کی خامیوں کا پردہ فاش ہو گیا ہے۔ تازہ ترین خبریں۔ پانی جمع ہونے سے شہر کے بڑے رہائشی اور تجارتی علاقوں کی شکل مکمل طور پر خراب ہو گئی ہے، بشمول ساکیت نگر، برّہ، نوبستہ، گووند نگر، فضل گنج، راوت پور، اور مریم پور۔ اہم سڑکیں پانی میں ڈوبی ہوئی ہیں، درمیان میں دو پہیہ گاڑیاں رک گئی ہیں اور پیدل چلنا مشکل ہو گیا ہے۔ دفاتر، اسکولوں اور امتحانی مراکز کے لیے گھروں سے نکلنے والے لوگ گھنٹوں ٹریفک جام میں پھنسے رہے۔ علاقہ مکینوں کا الزام ہے کہ نالے کی صفائی کے نام پر ہر سال کروڑوں روپے کاغذوں پر خرچ ہوتے ہیں لیکن زمینی حقیقت پہلی بارش سے ہی کھل کر سامنے آ جاتی ہے۔

مسلم پرسنل لا بورڈ آف انڈیا نے تنظیمی توسیع کا اعلان کیا

کارکنان کی میٹنگ میں کئی اضلاع کے صدور مقرر، تنظیم کو نئی مضبوطی دینے کا عہد

لکھنؤ: (پریس ریلیز) مسلم پرسنل لا بورڈ آف انڈیا کی ایک اہم مجلس عاملہ کی میٹنگ دفتر جامعۃ القراء، کھدرا میں صوبائی صدر حاجی فرید احمد کی صدارت میں منعقد ہوئی، جس میں قومی جنرل سکریٹری ڈاکٹر معین خان بطور خاص موجود رہے۔ میٹنگ میں تنظیم کے فروغ، مختلف اضلاع میں تنظیمی ڈھانچے کو مضبوط بنانے اور آئندہ پروگراموں کی حکمت عملی پر تفصیلی تبادلۂ خیال کیا گیا۔ میٹنگ سے خطاب کرتے ہوئے ڈاکٹر معین خان نے کہا کہ بورڈ کا مقصد سماجی بیداری، سماجی انصاف کے فروغ اور برادری کے مفادات کے تحفظ کے لیے مؤثر کردار ادا کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ تنظیم کو نچلی سطح تک مستحکم بنانے کے لیے فعال، مخلص اور باصلاحیت قیادت کی ضرورت ہے، تاکہ بورڈ کے مقاصد کو زیادہ مؤثر انداز میں عوام تک پہنچایا جا سکے۔ اجلاس میں متفقہ طور پر مختلف اضلاع کے لیے ضلعی صدور کے ناموں کا اعلان کیا گیا۔ سلطان پور سے سرتاج خان، بارہ بنکی سے عباد الرحمن، بدایوں سے محمد ارشد،

امیٹھی سے غلام احمد خان، مہوبہ سے محمد سمیع الدین، للت پور سے عمران انصاری، رائے بریلی سے غلام احمد اور جالون سے عارف خان کو ضلعی صدر مقرر کیا گیا، جبکہ بدایوں کے محمد عامل کو ضلعی جنرل سکریٹری کی ذمہ داری سونپی گئی۔ نومنتخب عہدیداران کا خیر مقدم کرتے ہوئے ڈاکٹر معین خان نے امید ظاہر کی کہ تمام ذمہ داران تنظیم کے پیغام کو عوام تک پہنچانے، سماجی ہم آہنگی کو فروغ دینے اور فلاحی سرگرمیوں کو وسعت دینے میں بھرپور کردار ادا کریں گے۔ انہوں نے بتایا کہ بورڈ مستقبل قریب میں مختلف سماجی، تعلیمی اور عوامی بیداری کے پروگرام منعقد کرے گا، جن میں نئے عہدیداران کی فعال شرکت اہم ہوگی۔ میٹنگ کے اختتام پر تمام عہدیداران نے تنظیم کے دستور اور مقاصد کے تئیں اپنی وابستگی کا اعادہ کرتے ہوئے ذمہ داریوں کو دیانت داری، خلوص اور احساسِ ذمہ داری کے ساتھ انجام دینے کے عزم کا اظہار کیا۔ اس موقع پر تنظیم کے قومی نائب صدر نسیم احمد (سابق رکنِ اسمبلی)، قومی سکریٹری انیس احمد خان، صوبائی نائب صدر تمیم الدین، بابو چودھری سمیت تنظیم کے دیگر سینئر عہدیداران، اراکین مجلس عاملہ اور مختلف اضلاع کے نمائندگان بھی موجود تھے۔

بریلی سے دہلی براہ راست فلائٹ سروس دوبارہ شروع

بریلی: (پی این ایس) بریلی سے دہلی پرواز- بریلی اور دہلی کے درمیان ہوائی سفر کا طویل انتظار آخرکار ختم ہوگیا۔ تقریباً ڈھائی سال کے بعد بریلی-دہلی-بریلی فلائٹ سروس جمعرات کو دوبارہ شروع ہوئی۔ دہلی سے بریلی اور واپس بریلی جانے والے مسافر پہلے ہی دن اس سروس کو لے کر پرجوش تھے۔ تاہم، فلائٹ پہلے دن مقررہ وقت سے تقریباً 25 منٹ تاخیر سے بریلی پہنچی۔ دہلی سے آنے والی پرواز میں 51 مسافر سوار تھے، جب کہ 37 بریلی سے دہلی کے لیے روانہ ہوئے۔ IndiGo نے مارچ 2024 میں اس کا معاہدہ ختم ہونے کے بعد بریلی-دہلی پرواز کو بند کر دیا تھا۔ اس کے بعد، سروس کو دوبارہ شروع کرنے کی مانگ بڑھ رہی ہے۔ اب، IndiGo نے ATR-72 (6E7425/7426) طیارے کے ساتھ اس روٹ پر پروازیں دوبارہ شروع کر دی ہیں۔ بریلی سے دہلی تک بڑی تعداد میں لوگ سفر کرتے ہیں، جن میں تاجر، طلباء، ڈاکٹر، سائنسدان، کاروباری اور مریض شامل ہیں۔ اس سروس نے طبی علاج، مطالعہ اور کاروباری مقاصد کے لیے دہلی آنے اور جانے والوں کے لیے اہم راحت پہنچائی ہے۔

'ایک طالبعلم ایک کتاب' مہم علمی مکالمے اور سماجی شعور کو مضبوط کرے گی: پروفیسر اجے تنیجا

لینگویج یونیورسٹی میں دکشوتسو کے تحت 'ایک طالب علم ایک کتاب' پروگرام کا انعقاد

لکھنؤ: خواجہ معین الدین چشتی لینگویج یونیورسٹی کے آئندہ 8 جولائی کو منعقد ہونے والے یوم تاسیس کے موقع پر یونیورسٹی کی چانسلر اور ریاست اتر پردیش کی گورنر آنندی بین پٹیل کی ہدایات اور رہنمائی میں 'دکشوتسو 2026' کے تحت مختلف تعلیمی، سماجی، ثقافتی اور فلاحی پروگراموں اور تقریبات کا سلسلہ مسلسل جاری ہے۔ ان سرگرمیوں کا بنیادی مقصد طلبہ کی ہمہ جہت شخصیت سازی، سماجی شعور کی بیداری، علمی و فکری صلاحیتوں کے فروغ اور قومی و ثقافتی اقدار کے تحفظ کو یقینی بنانا ہے۔ اسی سلسلے کی ایک اہم کڑی کے طور پر آج یونیورسٹی کے تمام شعبہ جات میں 'ایک طالب علم، ایک کتاب' کے عنوان سے خصوصی کتب خوانی پروگرام کا انعقاد کیا گیا جس میں اساتذہ اور طلبہ نے بھرپور جوش و خروش کے ساتھ شرکت کی۔ پروگرام کے دوران مختلف شعبوں میں طلبہ اور اساتذہ نے اپنی پسندیدہ اور اہم کتابوں کا مطالعہ کیا اور مطالعے کی اہمیت، علمی تبادلے اور فکری بالیدگی کے حوالے سے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اس پروگرام کا بنیادی مقصد طلبہ میں مطالعے کی عادت کو فروغ دینا، کتاب دوستی اور کتب بینی کے رجحان کو مستحکم کرنا، کتابوں کے تبادلے اور علمی اشتراک کی

روایت کو مضبوط بنانا اور خود مطالعہ کے ذریعے علم و تحقیق کے نئے امکانات پیدا کرنا تھا۔ اس اقدام کے ذریعے طلبہ کو یہ پیغام بھی دیا گیا کہ کتابیں صرف نصابی ضرورت پوری کرنے کا ذریعہ نہیں بلکہ شخصیت کی تعمیر، فکری وسعت اور معاشرتی شعور کی تشکیل کا اہم وسیلہ بھی ہیں۔

اس موقع پر اپنے پیغام میں یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر اجے تنیجا نے کہا کہ کتابیں کسی بھی مہذب اور ترقی یافتہ معاشرے کی فکری بنیاد ہوتی ہیں اور مطالعے کی عادت انسان کی شخصیت، فکر اور کردار کو نکھارنے میں بنیادی کردار ادا کرتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جدید ٹیکنالوجی اور ڈیجیٹل ذرائع ابلاغ کے اس دور میں بھی کتاب کی اہمیت اور افادیت اپنی جگہ برقرار ہے کیونکہ کتاب انسان کو محض معلومات ہی فراہم نہیں کرتی بلکہ اس میں تجزیاتی صلاحیت، تنقیدی سوچ، تخلیقی فکر اور مسائل کو بہتر انداز میں سمجھنے اور حل کرنے کی صلاحیت بھی پیدا کرتی ہے۔

پروفیسر اجے تنیجا نے مزید کہا کہ 'ایک طالب علم اور ایک کتاب' مہم طلبہ میں مطالعے کی ثقافت کو فروغ دینے، علمی مکالمے کو مستحکم کرنے اور سماجی ذمہ داری کے احساس کو بیدار کرنے کی ایک مثبت اور دوررس کوشش ہے۔ یہ مہم طلبہ کو نصابی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ غیر نصابی اور فکری مطالعے کی جانب بھی راغب کرے گی، جس کے نتیجے میں ان کی علمی استعداد، اظہار خیال کی صلاحیت اور قائدانہ اوصاف میں اضافہ ہوگا۔ انہوں نے اس بات پر اطمینان اور مسرت کا اظہار کیا کہ یونیورسٹی کا پورا خاندان اس حوصلہ افزا اور بامقصد مہم کو بھرپور جذبے اور عزم کے ساتھ آگے بڑھا رہا ہے اور اسے ایک مضبوط علمی و ثقافتی تحریک کی شکل دینے کے لیے کوشاں ہے۔ اس مہم کے ساتھ ہی رقص مقابلے کا انعقاد کیا گیا جس میں طلبہ نے روایتی ملبوسات، دلکش موسیقی اور فن کے امتزاج سے اس مقابلے کو دلچسپ بنادیا۔ ان دونوں پروگرام کے انعقاد میں ثقافتی کمیٹی کی چیرمین ڈاکٹر ظلی مشرا اور ان کی ٹیم نے اہم کردار ادا کیا۔

وجے پرکاش کنڈو پر بھتیجے کا ہتھیار سے حملہ

سنت کبیر نگر: (ڈاکٹر عنبر بستوی) خلیل آباد تھانہ علاقے میں واقع مگھر قصبہ میں، ایک تاجر رہنما وجے پرکاش کنڈو پر ان کے بھتیجے نے تیز دھار ہتھیار سے حملہ کیا۔ حملے کی سی سی ٹی وی فوٹیج جمعہ کو سوشل میڈیا پر وائرل ہوگئی۔ وجے پرکاش شدید زخمی ہو گئے اور ایک پرائیویٹ اسپتال میں زیر علاج ہیں۔ پولیس میں درج کرائی گئی شکایت میں شبھم کانڈو نے کہا کہ یہ واقعہ شام 5 بجے کے قریب پیش آیا۔ یکم جولائی 2026 کو جب اس کے والد وجے پرکاش اپنی دکان کے باہر بیٹھے تھے۔ اس کے بھتیجے امرناتھ عرف بھولو نے اس پر چاقو سے حملہ کیا۔ سی سی ٹی وی فوٹیج میں دکھایا گیا ہے کہ حملہ آور چھپے ہوئے چاقو کے ساتھ قریب آتا ہے اور اچانک حملہ کرتا ہے۔ تاہم، راہگیروں نے اسے پکڑلیا اور چاقو چھین لیا، جس کے بعد حملہ آور بھیڑ سے فرار ہوگیا۔ متاثرہ فریق کا الزام ہے کہ واقعے کے بعد ملزمان نے پولیس کو گمراہ کرنے اور ان کے خلاف جھوٹا مقدمہ درج کرنے کی کوشش کی تاہم پولیس نے حقائق کی بنیاد پر کارروائی کی۔

خاندان نے یہ بھی بتایا کہ وہ ابتدائی طور پر خاندانی تعلقات کی وجہ سے قانونی کارروائی سے بچنا چاہتے تھے۔ تاہم اس رات وجے پرکاش کی طبیعت خراب ہوگئی اور انہیں دوبارہ اسپتال لے جایا گیا۔

محمدی مشن کی جانب سے ضرورت مندوں میں وظیفہ تقسیم

لکھنؤ: (پریس ریلیز) محرم الحرام کے موقع پر آل انڈیا محمدی مشن کی جانب سے مفتی ابو العرفان میاں فرنگی محلی سرپرست اعلیٰ آل انڈیا محمدی مشن کی سرپرستی و سید اقبال ہاشمی قومی صدر محمدی مشن کی صدارت میں مشن کے کیمپ آفس تال کٹورہ میں ضرورت مندوں کو وظیفہ تقسیم کی گئی۔ مفتی ابو العرفان میاں فرنگی محلی نے اپیل کرتے ہوئے عام مسلمانوں سے کہا کہ ہم کو کوشش کرنی چاہیے پہلے اپنے پڑوسی کی مدد کی جائے اور عزیز و اقارب کا خیال بھی رکھا جائے اپنے علاقے میں خدمات انجام دے رہے مدارس عربیہ پر خصوصی توجہ دی جائے تاکہ ہمارے بچے علم دین حاصل کرے خود بھی جنتی ہوں اور آپ کو

بھی زیادہ سے زیادہ ثواب مل سکے۔ مہمان خصوصی شیلا حق جنرل سکریٹری علی گڑھ مسلم یونیورسٹی اولڈ بوائز ایسوی ایشن نے اپنے خصوصی بیان میں فرمایا کہ محمدی مشن کے ساتھ مل کر میڈیکل کیمپ کے اہتمام کے ساتھ ساتھ مچھلی محال میں ضرورت مندوں کے لیے انگلش، سائنس کوچنگ سینٹر اور سلائی مشین سینٹر قائم کیا گیا ہے جس سے ضرورت مند خواتین کی ضرورت بھی پوری ہو اور روزگار کے راستے بھی کھلیں گے۔ سید اقبال ہاشمی قومی صدر آل انڈیا محمدی مشن نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ بہت سے غریب و مزدور جن کا گھر یومیہ مزدوری سے چلتا تھا، ان کے ساتھ مسائل ہیں۔ ایسے بہت سے گھروں میں معذوری ایک کے باعث فاقہ کی نوبت ہے۔

عمان کے سلطان اسلامیہ ڈگری کالج دیوبند پہنچے

دیوبند: (عارف عثمانی) عمان کے سلطان اور آل انڈیا گرامین کرکٹ لیگ کے چیئرمین محمد شعیب اور سکریٹری سلیمان الہادی اور دیگر عہدیداران کھیلوں کو فروغ دینے کی غرض سے اسلامیہ ڈگری کالج دیوبند پہنچے۔ واضح ہو کہ دیہی علاقوں میں کرکٹ کو فروغ دینے والا یہ سب سے بڑا پلیٹ فارم ہے۔ اس تنظیم کا مقصد دیہی علاقوں میں پوشیدہ کھیل صلاحیتوں کو تلاش کرکے انہیں قومی اور عالمی سطح پر پہچان دلانا ہے۔ آل انڈیا گرامین کرکٹ لیگ بین الاقوامی سطح پر مختلف کھیل مقابلوں کا انعقاد کراتی ہے تاکہ دیہی علاقوں کے وہ نوجوان جن میں کھیل کی صلاحیتیں موجود ہیں انہیں بین الاقوامی سطح پر پہچان اور پلیٹ فارم مل سکے۔

نشا چوہان کا شوہر نے چاقو مار کر کیا قتل

میرٹھ: (پی این ایس) اتر پردیش کے میرٹھ ضلع سے ایک دل دہلا دینے والا واقعہ سامنے آیا ہے جہاں سوشل میڈیا پر مقبول اور بیوٹی پارلر کی مالک نشا چوہان کو اس کے ہی شوہر نے بے دردی سے چاقو مار کر قتل کر دیا۔ یہ خونی واقعہ جمعہ کی صبح سرور پور تھانہ علاقہ کے ہرہ قصبہ میں پیش آیا۔ بتایا جاتا ہے کہ میاں بیوی کے درمیان تلخ کلامی خونی تصادم میں بدل گئی۔ مشتعل ہو کر اس کے شوہر پردیپ نے نشا پر کئی وار کیے جس سے وہ موقع پر ہی ہلاک ہوگئی۔ یہ سارا واقعہ گھر کے قریب نصب سی سی ٹی وی کیمروں میں قید ہوگیا۔ تازہ ترین خبریں۔ جب تک نشا کے گھر والے اور پڑوسی اس کی چیخیں سن کر جائے وقوعہ پر جمع ہوئے، ملزم شوہر پردیپ نے اسی چاقو سے خود پر وار کر لیا تھا جس کا استعمال اس نے اپنی بیوی کو قتل کرنے کے لیے کیا تھا۔ پولیس نے شدید زخمی شوہر کو اسپتال میں داخل کرایا ہے جہاں اس کی حالت تشویشناک ہے۔ اطلاع ملنے پر مقامی پولیس اور فرانزک ٹیمیں جائے وقوعہ پر پہنچ گئیں اور شواہد اکٹھے کرنے اور سی سی ٹی وی فوٹیج کو قبضے میں لے لیا۔ اس ہولناک واقعے کے بعد جوڑے کے تین بچے (16 سالہ دیو، 14 سالہ ایلکس اور 11 سالہ بیٹی) شدید صدمے میں ہیں۔ پولیس کا کہنا ہے کہ ابتدائی تحقیقات میں گھریلو جھگڑے کا پتہ چلتا ہے، لیکن قتل کی اصل وجہ پردیپ کے ہوش میں آنے اور اس کا بیان ریکارڈ ہونے کے بعد ہی سامنے آئے گی۔

رابطہ مدارس اسلامیہ دارالعلوم دیوبند مشرقی یوپی زون 1 کے زیر اہتمام

'عمومی و انعامی اجلاس' و تدریب المعلمین' 8، 9 جولائی کو کانپور میں

کانپور: موجودہ حالات کے پیش نظر مادر علمی دارالعلوم دیوبند مدارس اسلامیہ کے تحفظ، بقا اور تعلیمی معیار کے حوالے سے انتہائی فکرمند ہے۔ جمعیۃ علماء ہند اور دارالعلوم دیوبند کے اکابرین بالخصوص مہتمم دارالعلوم مولانا مفتی ابوالقاسم نعمانی، مولانا سید ارشد مدنی، مولانا سید محمود اسعد مدنی اور سبھی سرکردہ حضرات ان حالات پر گہری تشویش رکھتے ہیں۔ اسی فکرمندی کے تحت دارالعلوم دیوبند نے رابطہ مدارس اسلامیہ کے پلیٹ فارم سے تمام مدارس کے لیے خصوصی ہدایات اور لائحہ عمل جاری کیا ہے کہ موجودہ دور میں مدارس کو کس طرح قانونی پیچیدگیوں، داخلی و خارجی فتنوں اور تعلیمی انحطاط سے محفوظ رکھا جائے۔

دارالعلوم دیوبند کی انہیں ہدایات اور اکابرین کی فکر کی روشنی میں رابطہ مدارس اسلامیہ عربیہ دارالعلوم دیوبند مشرقی یوپی زون نمبر 1 کے نائب صدر اور سابق صدر رابطہ ہذا حضرت مولانا محمد متین الحق اسامہ قاسمیؒ سابق

قاضی شہر کانپور کے جانشین مولانا امین الحق عبداللہ قاسمی نے بتایا کہ 22، 23 محرم الحرام 1448ھ مطابق 8، 9 جولائی 2026ء بدھ، جمعرات کو رابطہ کے دفتر مدرسہ جامع العلوم جامع مسجد پٹکاپور کانپور میں دو روزہ 'عمومی و انعامی اجلاس' اور 'تدریب المعلمین' منعقد کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ مدارس کی بقا، معیار تعلیم کی بلندی اور درپیش گوناگوں مسائل کے مؤثر حل میں یہ اہم اجلاس انتہائی کلیدی کردار ادا کرے گا۔ مولانا امین الحق عبداللہ قاسمی نے زون سے مربوط تمام مدارس کے مہتممین، نظماء تعلیمات اور دیگر ذمہ داران سے پرزور اپیل کی ہے کہ وہ دارالعلوم دیوبند کی ہدایات اور دینی و تعلیمی تقاضوں کے پیش نظر اس اہم اجلاس میں وقت مقررہ پر اپنی شرکت لازمی یقینی بنائیں۔ انہوں نے تاکید کی کہ مہتمم و ناظم تعلیمات کے ہمراہ عربی درجات کے کم از کم ایک استاذ کی شرکت لازمی کرائی جائے تاکہ اجتماعی غور و خوض اور باہمی مشاورت کے ذریعہ مدارس کی ترقی، درپیش چیلنجز کے حل اور نظام تعلیم کو مزید بہتر و مستحکم بنانے کا متفقہ لائحہ عمل مرتب کیا جا سکے۔

عمان مسلکی تشدد کا قائل نہیں ہے بلکہ عالمی اخوت کا خواہاں ہے: سلطان محمد شعیب

دیوبند: (عارف عثمانی) جزیرہ نما عرب کے جنوب مشرقی ساحل پر واقع اور خلیج فارس کے دہانے تک پھیلے ہوئے مغربی ایشیا کے سب سے بڑے ملک سلطنت عمان سے ایک سات رکنی وفد نے عمان کرکٹ لیگ فیڈریشن کے صدر سلطان محمد شعیب اور عمان کرکٹ ڈیف فیڈریشن کے جنرل سکریٹری محمد سلیمان سیف الہادی کی قیادت میں ام المدارس دارالعلوم دیوبند کا دورہ کیا اور ادارہ کے مہتمم مولانا مفتی ابوالقاسم نعمانی بنارسی اور ادارہ کے دیگر اساتذہ سے ملاقات کی اور اسلامی فنون کے حوالے سے موصوف سے سیر حاصل گفتگو کرتے ہوئے بتایا کہ ملک ہندوستان کے ایک ڈیف کرکٹر محمد شہاب الدین کو حکومت عمان کی جانب سے ایک کروڑ روپے کا انعام دینے اور دارالعلوم دیوبند کی زیارت کرنے کے مقصد سے وہ انڈیا آئے ہیں۔ اس دوران ذمہ داران نے مہمانان عظام کو دارالعلوم دیوبند کے نادر و نایاب کتب خانہ، تاریخی درسگاہ نودرہ، پرشکوہ دارالحدیث، مسجد رشید اور شیخ الہند لائبریری کی زیارت کرائی۔ اراکین وفد نے دیوبند کے قدیم کتب خانہ میں موجود توراۃ، زبور، انجیل اور بادشاہ اورنگ زیب کا تحریر کردہ قرآن کریم اور دیگر نایاب و شاہکار مخطوطات کا باریکی سے معائنہ کیا اور اس علمی ذخیرہ کو دیکھ کر خوشی کا اظہار کیا۔ اس دوران اراکین وفد نے دارالعلوم کے ذمہ داران سے گفتگو کرتے ہوئے بتایا کہ عمان مسلکی تشدد کا قائل نہیں ہے، ہم عالمی اخوت کے خواہاں ہیں۔ اس دوران ذمہ داران دارالعلوم نے وفد کے سامنے دارالعلوم دیوبند کی تاریخ اور موجودہ احوال و کوائف تفصیل کے ساتھ بیان کیے۔ انہوں نے بتایا کہ دارالعلوم دیوبند دان

اسکالرس و محققین کو اپنے یہاں حتی المقدور سہولیات فراہم کرتا ہے، جو اسلامی علوم کے حصول کا جذبہ رکھتے ہیں۔ اس دوران دہلی میں واقع عمان کھرل ہاؤس کے کونسلر نے مترجم کے فرائض انجام دیے۔ اراکین وفد میں آل انڈیا گرامین کرکٹ لیگ کی انچارج مہما کپور اتر پردیش اسپورٹ ڈیولپمنٹ کونسل آف انڈیا کے چیئرمین سشیل چودھری، راجیو کمار، سندیپ سنگھ، گوونداگروال، سریندر سنگھ، راجیو چڈھا شامل تھے۔ اس موقع پر ترپورماں بالاسندری دیوی کے صدر پنڈت ستندر شرما، صحافی سید وجاہت شاہ اور مولانا مقیم الدین قاسمی سمیت ادارہ کے دیگر اساتذہ بھی موجود تھے۔ قبل ازیں اراکین وفد نے پنڈت ستندر شرما کی رہائش گاہ پر پہنچ کر ان سے ملاقات کی اور ہندو مسلم اتحاد کے موضوع پر گفتگو کی اس دوران معروف ادیب و قلم کار سید شاہ اور صحافی ڈاکٹر فیروز خان نے سلطان محمد شعیب اور محمد سلیمان سیف الہادی کو حضرت علامہ انور شاہ کشمیری کی عربی کی کتاب خاتم النبیین بطور تحفہ پیش کی جس پر مہمانان کرام نے ان کا شکریہ ادا کیا۔ اس دوران سلطان محمد شعیب اور محمد سلیمان سیف الہادی نے دارالعلوم دیوبند کی مسجد رشید میں نماز جمعہ بھی ادا کی۔

اپنی قیادت کو مضبوط بنائے بغیر مسلمانوں کے مسائل حل نہیں ہوں گے

2027 میں پیس پارٹی مضبوط متبادل بن کر ابھرے گی: ڈاکٹر ایوب سرجن

سنت کبیر نگر: (ڈاکٹر عنبر بستوی) پیس پارٹی کے زیر اہتمام مہنداول اسمبلی حلقہ کے تحت بڑہراگاؤں میں حلقہ صدر حافظ فضیل رحمانی کی قیادت میں ایک بڑے کارکنان سمیلن کا انعقاد کیا گیا۔ پروگرام میں پارٹی کے قومی صدر ڈاکٹر ایوب سرجن مہمان خصوصی کی حیثیت سے شریک ہوئے۔ اس موقع پر کارکنان اور مقامی عوام کی بڑی تعداد موجود رہی۔

اپنے خطاب میں ڈاکٹر ایوب سرجن نے کہا کہ کوئی بھی قوم اس وقت تک اپنے حقوق حاصل نہیں کر سکتی جب تک وہ دوسروں کو ہرانے یا جتوانے کی سیاست سے نکل کر اپنی سیاسی قیادت کو مضبوط بنانے کا فیصلہ نہ کرے۔ انہوں نے کہا کہ جو قومیں اپنی قیادت پر اعتماد کرتی ہیں، وہی ترقی، عزت اور سیاسی طاقت حاصل کرتی ہیں، جبکہ دوسروں کے رحم و کرم پر رہنے والی قومیں ہمیشہ محرومیوں کا شکار رہتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مسلمانوں کی سیاسی، سماجی اور معاشی پسماندگی کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ وہ ہر انتخاب میں اپنے ووٹ کو دوسروں کی کامیابی کا ذریعہ تو بناتے ہیں، لیکن اپنی قیادت کو مضبوط کرنے کی سنجیدہ کوشش نہیں کرتے۔ انہوں نے کہا کہ برسوں سے مسلمان نام نہاد سیکولر جماعتوں کی حمایت کرتے آئے ہیں، مگر اس کے باوجود ان کے بنیادی مسائل جوں کے توں برقرار ہیں۔ ان کے مطابق اگر مسلمان اپنی قیادت کے ساتھ کھڑے ہوں تو بڑی سیاسی جماعتیں ان سے اتحاد کرنے پر مجبور ہوں گی اور ان کے مسائل و مطالبات کو نظرانداز نہیں کر سکیں گی۔ ڈاکٹر ایوب سرجن نے کہا کہ پیس پارٹی محروم، پسماندہ، دلت، اقلیتی، کسان، مزدور اور نوجوان طبقے کی آواز ہے۔ پارٹی ذات، مذہب اور فرقے کی بنیاد پر نہیں بلکہ آئین، انصاف، مساوات اور بھائی چارے کی سیاست پر یقین رکھتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ آئندہ 2027 کے اسمبلی انتخابات کے لیے پارٹی نے ابھی سے بوتھ سطح پر تنظیم کو مضبوط بنانے، نئے کارکنان کو جوڑنے اور عوامی رابطہ مہم تیز کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

جامعہ امام اعظم میں ماہنامہ 'امام اعظم' کا باضابطہ اجرا

لکھنؤ: (پریس ریلیز) جامعہ امام اعظم ابو حنیفہ، لکھنؤ کے زیر اہتمام ماہنامہ 'امام اعظم' کا باضابطہ اجرا کیا گیا۔ اس موقع پر 'موجودہ دور میں مسلمانوں کی صحافت، اہمیت و تقاضے' اور دینی صحافت کے فقدان، اسباب و تدارک کے موضوعات پر علمی سمینار منعقد ہوا، جس میں ملک کے ممتاز علماء و دانشوروں نے شرکت کی۔ تقریب کی صدارت مفتی فیضان المصطفیٰ قادری نے کی، جبکہ نظامت نظام الدین رضوی امجدی اور مولانا ضیاء الدین خان غوثی نے انجام دی۔ تلاوت قرآن اور نعت کے بعد

مہمانوں کا استقبال کیا گیا۔ سمینار میں ڈاکٹر غلام جابر شمس، ڈاکٹر سجاد عالم مصباحی، علامہ غلام مصطفیٰ نعیمی، مفتی زاہد علی مرکزی، علامہ کوثر امام قادری، علامہ عبدالرحمٰن مصباحی، مفتی ابو الحسن مصباحی، مولانا عبدالمبین مصباحی، علامہ ذیشان احمد ازہری سمیت متعدد علماء، ائمہ، اساتذہ اور طلبہ شریک ہوئے۔ ڈاکٹر غلام جابر شمس نے اعلیٰ حضرت کے نظریہ طباعت کا حوالہ دیتے ہوئے معیاری اشاعت، واضح کتابت اور عمدہ طباعت کی اہمیت بیان کی، جبکہ مفتی عاشق حسین کشمیری نے کہا کہ غیر مستند سوشل میڈیا مواد کے بجائے معتبر دینی رسائل و جرائد سے وابستگی ہی فکری تحفظ کی ضمانت ہے۔ دیگر مقررین نے کہا کہ موجودہ دور میں مستند، تحقیقی اور متوازن دینی صحافت کی ضرورت پہلے سے کہیں زیادہ بڑھ گئی ہے۔ انہوں نے اظہار امید کیا کہ ماہنامہ 'امام اعظم' علمی معیار برقرار رکھتے ہوئے اہل علم اور عام مسلمانوں کیلئے ایک معتبر علمی ترجمان ثابت ہوگا۔ مقررین نے جامعہ امام اعظم ابو حنیفہ کی علمی و تعلیمی خدمات کو سراہتے ہوئے رسالے کی کامیابی کیلئے نیک تمناؤں کا اظہار کیا اور کہا کہ یہ نئی نسل میں مطالعے کے ذوق اور تحقیقی مزاج کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کرے گا۔ اختتام پر صدر اجلاس حضرت مفتی فیضان المصطفیٰ قادری نے شرکاء کا شکریہ ادا کرتے ہوئے جامعہ کے تعاون کی اپیل کی۔ بعدازاں صلوٰۃ و سلام اور خصوصی دعا کے ساتھ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

دریاباد: بزمِ رہبر کے زیر اہتمام ماہانہ طرحی نشست

مولانا سید سلمان حسینی ندوی کی رحلت پر خراجِ عقیدت

دریاباد، بارہ بنکی (محمد مدثر): بزم رہبر دریاباد کی ماہانہ طرحی نشست بہ طرح "مر جاتے ہیں اظہار تمنا نہیں کرتے" مدرسہ معین الاسلام کے ماجدی ہال میں عمران علی آبادی کی صدارت و احمد فیض آبادی کی نظامت میں منعقد ہوئی جس میں مہمان خصوصی کی حیثیت سے شکیل حقانی اور مہمان اعزازی کے طور محمود احمد نے شرکت کی۔ نشست کا آغاز حافظ محمد سہیل کی نعت پاک سے ہوا۔ اس موقع پر ممتاز عالم دین مولانا سید سلمان حسینی ندوی کی رحلت پر تعزیت پیش کرتے ہوئے عمران علی آبادی نے کہا کہ مولانا سید سلمان حسینی ندوی تفسیر حدیث فقہ اور عربی زبان و ادب میں ایک منفرد مقام رکھتے تھے وہ برصغیر میں خطیبانہ روایت کے امین تھے۔ عقیل ضیاء نے کہا کہ مولانا حق گوئی اور صداقت کے علمبردار تھے ان کی وفات یقیناً ایک ناقابل تلافی نقصان ہے۔ سامعین کے ذریعہ پسند کئے گئے اشعار نذر قارئین ہیں:

اِک بار جو چل پڑتے ہیں منزل کی طرف ہم
دوبارہ پلٹ کر کبھی دیکھا نہیں کرتے
عمران علی آبادی

ہم دار پہ رکھ دیتے ہیں سر اپنے سجا کر
پر اپنی انا کا کبھی سودا نہیں کرتے
عقیل ضیاء

جو بھی ہیں نگہبان قلم، سچ کے محافظ
دربار میں دلی کے وہ مجرا نہیں کرتے
احمد فیض آبادی

ان شعراء کے علاوہ شمیر دریابادی، عدیل منصوری، سرور بلہروی، جنید علی آبادی، عظیم علی آبادی، شکیل دریابادی، منصور سلمانی، ظہور الحق عطا، حافظ محمد عالم، اظہر علی، اسرار نیتا، اسرار رائین، حمید احمد، محمد دانش، محمد التمش، عبدالرشید، حمزہ گڈو قریشی، ساجد قریشی، نعیم قدوائی وغیرہ موجود تھے۔ آخر میں سکریٹری عقیل ضیاء نے شعراء و سامعین کا شکریہ ادا کیا اور بزم کے صدر عمران علی آبادی نے اگلے ماہ کیلئے مصرع طرح "ہمت اگر نہیں ہے تو مرجانا چاہیے" کا اعلان کیا۔

غزہ کی جنگ نے دسیوں ہزار بچوں کو یتیم اور خواتین کو بیوہ کر دیا: وزارت سماجی ترقی

غزہ (ایجنسیاں): غزہ میں وزارت سماجی ترقی کے انڈر سیکرٹری ریاض البیطار نے انکشاف کیا ہے کہ غزہ کی پٹی جنگ کے اثرات جاری رہنے کے باعث بحالی کے ایک غیر معمولی بحران سے دوچار ہے۔ انہوں نے نشاندہی کی کہ پٹی کے 80 فیصد سے زیادہ باشندے اپنے گھروں سے محروم ہو چکے ہیں، جبکہ جنگ نے دسیوں ہزار بچوں کو یتیم، خواتین کو بیوہ اور خاندانوں میں اکیلے بچ جانے والوں کو چھوڑا ہے۔

ریاض البیطار نے غزہ شہر میں وزارت کے ہیڈ کوارٹر میں منعقدہ ایک پریس کانفرنس کے دوران بتایا کہ جنگ نے 75 ہزار سے زائد یتیم بچے چھوڑے ہیں جن کے والدین میں سے کوئی ایک یا دونوں شہید ہو چکے ہیں، اس کے علاوہ 68 ہزار سے زائد ایسے افراد ہیں جو اپنے خاندانوں میں اکیلے بچ گئے ہیں، جن میں نابالغ اور بالغ دونوں شامل ہیں۔ اس کے علاوہ 45 ہزار بیوائیں ہیں، جن میں سے 28 ہزار حالیہ جنگ کے دوران بیوہ ہوئیں، ان میں سے تقریباً آٹھ ہزار کیسز سات اکتوبر سنہ 2023ء کے بعد سے ریکارڈ کیے گئے ہیں۔ انہوں نے تاکید کی کہ ان اعداد و شمار میں مزید اضافے کا خدشہ ہے۔

انہوں نے مزید کہا کہ 80 فیصد فلسطینی خاندان جنگ کے نتیجے میں اپنے گھروں سے محروم ہو چکے ہیں اور پناہ گزین مراکز، سرکاری سکولوں، انروا کے سکولوں یا خیموں میں نقل مکانی کے بعد انتہائی سنگین انسانی حالات کا سامنا کر رہے ہیں۔

انہوں نے وضاحت کی کہ تقریباً دس لاکھ فلسطینی، یعنی پٹی کی نصف آبادی، نقل مکانی کے مراکز میں رہ رہی ہے، جبکہ باقی نصف آبادی سرکاری پناہ گاہوں کے باہر رہ رہی ہے۔ دوسری طرف تباہ شدہ یا مخدوش گھروں میں رہنے والوں کی شرح 10 فیصد سے زیادہ نہیں ہے، اور یہ رہائش گاہیں تحفظ کی کم از کم سہولیات بھی فراہم نہیں کرتیں۔ انسانی امداد کے حوالے سے البیطار نے تصدیق کی کہ جنگ بندی کے آغاز سے اب تک غزہ کی پٹی میں داخل ہونے والی امداد آبادی کی حقیقی ضروریات کو پورا نہیں کر رہی ہے۔ انہوں نے وضاحت کی کہ روزانہ داخل ہونے والی ٹرکوں کی تعداد 120 سے 150 کے درمیان ہے، جو مطلوبہ کم از کم حد سے بہت کم ہے، اور یہ انسانی امداد کی فراہمی میں رکاوٹ ڈالنے والی پالیسی کی عکاسی کرتا ہے۔

انہوں نے نشاندہی کی کہ اقوام متحدہ کے دفتر برائے رابطہ برائے انسانی امور 'اوچا' کے اعداد و شمار ظاہر کرتے ہیں کہ غزہ کے لیے مختص بین الاقوامی فنڈنگ مجموعی ضروریات کے 25 فیصد سے زیادہ نہیں ہے، جس کے اثرات امدادی پروگراموں پر پڑے ہیں، بشمول کمیونٹی کچن، جن کی پیداوار یومیہ تین لاکھ کھانے تک گر گئی ہے، جبکہ اصل ضرورت دس لاکھ کھانوں کی ہے۔

انہوں نے نشاندہی کی کہ غزہ کی پٹی میں بحالی کا نظام ابھی تک تعطل کا شکار ہے۔ انسانی حقوق کے ادارے ضروریات کے بڑے حجم اور فنڈنگ میں مسلسل کمی کے باعث اپنے پروگراموں پر عمل درآمد کرنے کی صلاحیت بحال نہیں کر سکے۔ انہوں نے وضاحت کی کہ مطلوبہ فنڈنگ کا تقریباً 75 فیصد ابھی تک موصول نہیں ہوا ہے۔ انہوں نے تاکید کی کہ قابض اسرائیل اب بھی سول انتظامیہ یا کوآرڈینیٹر کے نام پر انسانی حقوق کے اداروں کے کام کو کنٹرول کر رہا ہے، اور ایسی شرائط و ضوابط عائد کر رہا ہے جو ان کے کام میں رکاوٹ بنتے ہیں، اس کے علاوہ وہ انسانی کام کو سکیورٹی اور فوجی تحفظات سے جوڑنے کی کوشش کر رہا ہے۔

انہوں نے واضح کیا کہ غزہ کی پٹی میں سماجی، تعلیمی اور صحت کی خدمات یا تو مکمل طور پر بند ہیں یا اپنی کم از کم صلاحیت کے ساتھ کام کر رہی ہیں، جبکہ جنگ کا سلسلہ جاری ہے اور بنیادی ڈھانچے کو نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اشیاء کی قیمتوں میں اضافہ، معیشت کا پہیہ رک جانا اور سرکاری ملازمین کے ایک بڑے طبقے کو تنخواہوں کی عدم ادائیگی جیسے مسائل درپیش ہیں۔

انہوں نے متنبہ کیا کہ معاشی حالات، سیاسی اور سکیورٹی تحفظات کے ساتھ مل کر انسانی پروگراموں کے نفاذ پر بہت زیادہ اثر انداز ہو رہے ہیں، کیونکہ اداروں کو رابطہ کاری اور سکیورٹی پابندیوں کی وجہ سے مشکلات کا سامنا ہے۔ انہوں نے یہ بھی نشاندہی کی کہ بینک اکاؤنٹس سے متعلق چیلنجز، کچھ فنڈڈ پروگراموں پر عائد پابندیاں، اور قابض اسرائیل کے اقدامات، انسانی امداد کے کئی آپریشنز کو مزید پیچیدہ بنا رہے ہیں، وسائل کے ضیاع کا باعث بن رہے ہیں، اور امداد کی تقسیم میں دیانتداری، غیر جانبداری اور مساوات کے اصولوں پر عمل درآمد میں رکاوٹ ڈال رہے ہیں۔ انہوں نے متنبہ کیا کہ کچھ مقامی اور بین الاقوامی اداروں کی جانب سے منظور شدہ ضوابط کے مطابق شہریوں کا ڈیٹا اکٹھا کرنے کے لیے ضروری لائسنس حاصل نہ کرنا ابتری کا باعث بن رہا ہے۔ انہوں نے ان معیارات پر عمل کرنے کا مطالبہ کیا جو شہریوں کے ڈیٹا کے تحفظ اور ان کی رازداری کے تحفظ کو یقینی بناتے ہیں۔

انہوں نے انسانی امداد کے نظام کو متحد کرنے اور امداد کی تقسیم کو منظم کرنے کے لیے وزارت سماجی ترقی کے منصوبے کو خیراتی اداروں کے تعاون سے اپنانے کی اہمیت پر زور دیا، اور تاکید کی کہ کسی بھی امدادی نظام کی کامیابی کے لیے ایک مربوط تکنیکی بنیادی ڈھانچے کا ہونا ضروری ہے۔ انہوں نے اس بات کا اعادہ کرتے ہوئے اپنی بات ختم کی کہ وزارت نے سول رجسٹری سے منسلک ایک متحد قومی نظام اپنایا ہے، جس کے ذریعے شہریوں کا ڈیٹا مسلسل اپ ڈیٹ کیا جاتا ہے، تاکہ ایک متحد ڈیٹا بیس کی تعمیر کو یقینی بنایا جا سکے جو امداد کی تقسیم میں انصاف اور کارکردگی کے حصول میں معاون ثابت ہو۔

غزہ میں نسل کشی کے ایک ہزار دن کے بعد، جنگ کے تغیرات کا جائزہ، اگلے مرحلے کے منظرناموں کی پیش گوئی کی

غزہ (ایجنسیاں): مرکز برائے فلسطینی سیاسی مطالعہ نے ایک تجزیاتی مطالعہ جاری کیا ہے جس کا عنوان 'غزہ پر جنگ کے ایک ہزار دن: نسل کشی کے تغیرات اور فلسطینی حقیقت اور عالمی نظام کی تشکیل نو' ہے۔ اس مطالعے میں سات اکتوبر سنہ 2023ء سے غزہ کی پٹی پر جاری جنگ کے راستے، اس سے پیدا ہونے والے انسانی، سیاسی، قانونی، علاقائی اور بین الاقوامی تغیرات، اور اگلے مرحلے کے ممکنہ منظرناموں کا احاطہ کیا گیا ہے۔ مرکز نے وضاحت کی کہ یہ مطالعہ جنگ کے ایک ہزار دن مکمل ہونے کے قریب ہونے کے ساتھ ہی سامنے آیا ہے، جس کا مقصد صرف نقصانات کو دستاویزی شکل دینے سے آگے بڑھ کر فلسطینی معاشرے اور فلسطینی کاز پر اس کے گہرے اثرات، نیز بین الاقوامی قانون اور عالمی نظام کے اداروں پر اس کے اثرات کا تجزیہ کرنا ہے۔

مطالعے کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ یہ جنگ اب صرف ایک طویل عسکری محاذ آرائی نہیں رہی، بلکہ یہ ایک ایسا تاریخی واقعہ بن گئی ہے جس نے انسانی وجود اور سماجی ڈھانچے سے لے کر سیاسی نظام تک، ہر سطح پر فلسطینی حقیقت کی ازسرنو تشکیل کی ہے۔ اس نے بین الاقوامی انصاف کے مستقبل اور شہریوں کے تحفظ اور بین الاقوامی انسانی قانون کے نفاذ کے لیے بین الاقوامی اداروں کی اہلیت کے بارے میں سوالات کو دوبارہ زندہ کر دیا ہے۔

مطالعے میں غزہ کی پٹی کو پہنچنے والی تباہی کے حجم کا جائزہ لیا گیا ہے، جس میں بتایا گیا ہے کہ جنگ نے بڑے پیمانے پر جانی نقصان پہنچایا ہے، پٹی کے بیشتر باشندوں کو نقل مکانی پر مجبور کیا ہے، اور رہائش گاہوں، بنیادی ڈھانچے، ہسپتالوں، سکولوں، یونیورسٹیوں اور پانی و بجلی کے نیٹ ورکس کو تباہ کر دیا ہے۔ اس کے علاوہ غذائی، صحت اور معیارِ زندگی کے اشاریوں میں شدید گراوٹ آئی ہے۔

مطالعے نے فلسطینی منظرنامے میں آنے والی تبدیلیوں کا مشاہدہ کرتے ہوئے بتایا کہ جنگ نے بقا کے دباؤ کے تحت معاشرے کی ترجیحات کو تبدیل کر دیا ہے، نقل مکانی کے اثرات کو گہرا کیا ہے، مغربی کنارے اور غزہ کی پٹی کے درمیان خلیج کو وسیع کیا ہے، اور انسانی بحران سے نمٹنے کے لیے روایتی ادارہ جاتی فریم ورک کی تاثیر میں کمی آئی ہے۔

مطالعے میں اشارہ کیا گیا کہ جنگ نے فلسطینی کاز کے گرد سیاسی ماحول میں تبدیلیاں ظاہر کی ہیں، جس کا اظہار کئی ممالک میں سرکاری اور عوامی موقف کے درمیان بڑھتی ہوئی خلیج، فلسطینی کاز کی عالمی موجودگی میں اضافے، اور بڑی طاقتوں کے درمیان مسلسل تقسیم اور بین الاقوامی قانون کے نفاذ میں دوہرے معیار پر بڑھتی ہوئی تنقید کی صورت میں ہوا ہے۔ مطالعے نے بین الاقوامی نظام کی کارکردگی کا جائزہ لینے کے لیے ایک حصہ مختص کیا ہے، اور اسے اجتماعی سلامتی کے نظام اور بین الاقوامی قانون کے لیے ایک غیر معمولی امتحان قرار دیا ہے، کیونکہ بین الاقوامی عدالتِ انصاف اور بین الاقوامی فوجداری عدالت میں قانونی کارروائیوں کے باوجود، جنگ روکنے یا شہریوں کو موثر تحفظ فراہم کرنے میں بین الاقوامی اداروں کی صلاحیت محدود رہی ہے۔ مطالعے نے عالمی رائے عامہ میں ہونے والی تبدیلیوں پر بھی بات کی ہے، جس میں بتایا گیا ہے کہ فلسطینی کاز نے بین الاقوامی عوامی میدان میں اپنی موجودگی دوبارہ حاصل کر لی ہے، عوامی اور طلبہ کی تحریکیں وسیع ہوئی ہیں، اور میڈیا اور انسانی حقوق کے میدان میں دلچسپی بڑھی ہے، جس کے ساتھ ساتھ کئی مغربی ممالک میں فلسطینی کاز سے متعلق اظہار رائے کی آزادی پر بحث میں بھی تیزی آئی ہے۔ مطالعے نے اگلے مرحلے کے لیے تین منظرنامے پیش کیے ہیں، کم شدت والی جنگ کا جاری رہنا، ایک نازک جنگ بندی کا قیام، یا غزہ کی پٹی کے مستقبل اور فلسطینی کاز سے متعلق نئے سیاسی اور انتظامی انتظامات کی طرف منتقلی۔ اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ ان منظرناموں میں سے کسی کا بھی امکان علاقائی اور بین الاقوامی طاقت کے توازن سے جڑا رہے گا۔ مطالعے کا اختتام سفارشات کے ایک سیٹ پر ہوا ہے جس میں قومی اتفاق رائے کو مضبوط کرنے، سفارتی اور قانونی کارکردگی کو بہتر بنانے، دستاویزی کوششوں کو متحد کرنے، میڈیا بیانیے کو پیشہ ورانہ بنیادوں پر دوبارہ تعمیر کرنے، اور بین الاقوامی فورمز پر فلسطینی بیانیے کی موجودگی کو بڑھانے کے لیے سائنسی تحقیق اور علم کی پیداوار میں سرمایہ کاری کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔

صحت کے شعبے کی جانب سے نسل کشی کے ایک ہزار دن مکمل ہونے پر شہداء کی تعداد کا انکشاف

غزہ (ایجنسیاں): فلسطینی وزارت صحت نے اعلان کیا ہے کہ سات اکتوبر سنہ 2023ء کو جنگ شروع ہونے کے بعد سے اب تک ایک ہزار دنوں کے دوران غزہ کی پٹی پر جاری نسل کشی کی جنگ میں شہداء کی تعداد 73 ہزار 74 تک پہنچ گئی ہے۔ وزارت صحت نے آج اپنی رپورٹ میں بتایا کہ قابض اسرائیل کی مسلسل جارحیت کے نتیجے میں گذشتہ چوبیس گھنٹوں کے دوران 4 نئے شہداء اور 12 زخمی غزہ کی پٹی کے ہسپتالوں میں لائے گئے ہیں۔ وزارت نے واضح کیا کہ بہت سے شہداء اب بھی ملبے تلے اور سڑکوں پر پڑے ہیں، جبکہ ایمبولینس اور شہری دفاع کا عملہ اب تک ان تک پہنچنے سے قاصر ہے۔ گیارہ اکتوبر سنہ 2025ء کو جنگ بندی کے بعد سے 'جنگ بندی' معاہدے کی خلاف ورزی کے نتیجے میں شہداء کی تعداد 1059 ہوگئی ہے، جبکہ زخمیوں کی تعداد 3429 تک پہنچ گئی ہے۔ اس کے علاوہ 788 نعشیں بھی نکالی جا چکی ہیں۔ قابض اسرائیل کی فوج مسلسل اور روزانہ کی بنیاد پر غزہ کی پٹی میں جنگ بندی اور امن معاہدے کی خلاف ورزی کر رہی ہے؛ یہ معاہدہ 10 اکتوبر سنہ 2025ء کو مصر کے شہر شرم الشیخ میں عرب اور امریکہ کی ثالثی میں طے پایا تھا۔

"اللہ کی قسم ذمہ داری دیانتداری سے نبھاؤں گی": شام میں رکن پارلیمان بننے والی اداکارہ

فنکاروں اور خواتین کی نمائندگی پر توجہ مرکوز کرنے کا ارادہ رکھتی ہوں: روزینا لاذقانی

دمشق: شام میں رکن پارلیمنٹ منتخب ہونے کے بعد اداکارہ روزینا لاذقانی نے پہلی مرتبہ "ایکس" پر بیان جاری کیا ہے۔ روزینا لاذقانی نے کہا "میں اللہ العظیم کی قسم کھاتی ہوں کہ میں اپنی ذمہ داری دیانتداری اور اخلاص کے ساتھ نبھاؤں گی اور شام اور اس کے عوام کی بہتری کے لیے کام کروں گی"۔ روزینا لاذقانی نے مزید کہا کہ یہ ذمہ داری ایک قومی فریضہ ہے جس کے لیے آنے والے مرحلے میں کام اور اخلاص کی ضرورت ہے۔ انہوں نے شام اور اس کے عوام کی خدمت کے لیے اپنی وابستگی کا اعادہ کیا۔

مرحلے کی ترجیحات: روزینا لاذقانی نے گزشتہ روز "الحدث" کے ساتھ ایک انٹرویو میں تصدیق کی تھی کہ یہ فیصلہ ان کے لیے حیران کن تھا۔ وہ ایک طرف ایک فنکارہ کی حیثیت سے اور دوسری طرف شام کے عوام کے ایک فرد کے طور پر اپنا کردار ادا کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ وہ شہریوں کی آواز، یا کم از کم اپنی نسل کی آواز پہنچانے کے لیے کام کریں گی۔ انہوں نے کہا کہ مجلس کی رکنیت کے دوران فنکاروں اور خواتین کی نمائندگی ان اہم ترین امور میں شامل ہوگی جن پر وہ توجہ مرکوز کرنے کا ارادہ رکھتی ہیں۔

دعا کی مستحق

شامی اداکارہ نے یہ بھی کہا کہ ان کا خاندان سابق حکومت کے مظالم کا شکار رہا ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ وہ سیاسی کام سے وابستہ نہیں ہیں لیکن وہ ہمیشہ عام طور پر شامی عوام اور خاص طور پر اپنے شہر حماہ کے لوگوں کے دکھ درد اور مصائب کو اپنے دل میں رکھتی آئی ہیں۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ اللہ انہیں ان کی نئی ذمہ داری میں کامیابی عطا فرمائے گا۔ اس موقع پر انہوں نے اپنے فالوورز سے اپنے لیے دعا کی درخواست کی۔ انہوں نے یہ بھی تاکید کی کہ ان کے نقطہ نظر سے لاپتہ افراد، شہدا کے خاندانوں کی دیکھ بھال اور عبوری انصاف کے معاملات ان نمایاں ترین مسائل کی نمائندگی کرتے ہیں جو موجودہ مرحلے میں شامیوں کے ایک بڑے حصے کو درپیش ہیں۔

مجلس کی تشکیل

لاذقانی کا انتخاب 70 ارکان پر مشتمل اس فہرست میں کیا گیا جنہیں شامی صدر احمد الشرع نے نئی عوامی مجلس کی تشکیل کو مکمل کرنے کے لیے نامزد کیا ہے جو ملک میں جاری عبوری مرحلے کے فریم ورک کے تحت 210 اراکین پر مشتمل ہے۔ عوامی مجلس کے انتخابات کی سپریم کمیٹی کے مطابق 140 ارکان کا انتخاب مقامی انتخابی اداروں کے ذریعے کیا گیا۔ باقی ماندہ ایک تہائی اراکین کو شامی صدر کے فیصلے کے ذریعے نامزد کیا گیا اور مجلس کا پہلا اجلاس آنے والے دنوں میں منعقد ہونا طے پایا ہے۔

فنی موجودگی

نئی مجلس کی تشکیل میں روزینا لاذقانی کا انتخاب سب سے نمایاں تقرریوں میں سے ایک مانا جا رہا ہے کیونکہ وہ حالیہ برسوں کے دوران شامی ڈراما کا ایک جانا پہچانا چہرہ رہی ہیں۔ یوں وہ ان نمایاں ترین فنی شخصیات میں شامل ہوگئی ہیں جو 2024 کے آخر میں ملک میں رونما ہونے والی سیاسی تبدیلیوں کے بعد شام میں تشکیل پانے والی پہلی عوامی مجلس کا حصہ بنی ہیں۔

نئی عوامی مجلس کی تشکیل شام میں جاری ایک عبوری سیاسی مرحلے کے دوران سامنے آئی ہے۔ اس مرحلے کے دوران آنے والے وقت میں قانون سازی اور سیاسی امور کو چلانے میں مجلس کے کردار کا انتظار کیا جا رہا ہے اور یہ ملک میں 2024 کے آخر میں ہونے والی سیاسی تبدیلیوں کے بعد تشکیل پانے والا پہلا پارلیمانی دور ہے۔

یاد رہے روزینا 1990 میں حماہ شہر میں پیدا ہوئیں اور انہوں نے 2013 میں اپنے فنی سفر کا آغاز کرنے سے پہلے دمشق کے ہائر انسٹی ٹیوٹ آف ڈرامائک آرٹس سے سینوگرافی (منظر نگاری) کی تعلیم حاصل کی۔ انہوں نے متعدد ڈراموں میں حصہ لیا جن میں سب سے نمایاں سیریل "الهيبة" ہے۔ اس سیریل میں انہوں نے "منى شيخ الجبل" کا کردار ادا کیا۔ اس کے علاوہ انہوں نے "مربى العز"، "ما فيي"، "أولاد بديعة"، "أهل الغرام" اور "ناطرين" جیسے ڈراموں میں بھی کام کیا ہے۔

قابض اسرائیل کی لبنان پر جارحیت: 4298 افراد شہید اور 12 ہزار سے زائد زخمی

بیروت (ایجنسیاں): لبنان کی وزارت صحت نے جمعرات کی شام انکشاف کیا ہے کہ گذشتہ دو مارچ سنہ 2026ء سے قابض اسرائیل کی جارحیت کے نتیجے میں 4298 شہری شہید اور 12196 زخمی ہو چکے ہیں۔ وزارت نے ایک بیان میں واضح کیا کہ یہ اعداد و شمار مذکورہ مدت کے دوران قابض اسرائیل کے حملوں میں ہونے والے جانی نقصانات کا مجموعی خاکہ ہیں، جبکہ انسانی نقصانات کی نگرانی اور دستاویزی کارروائی کا عمل تاحال جاری ہے۔ وزارت نے اس بات کی تصدیق کی کہ ہیلتھ ایمرجنسی آپریشنز سینٹر میدانی صورتحال پر نظر رکھے ہوئے ہے اور دستیاب معلومات کے مطابق وقتاً فوقتاً شہداء اور زخمیوں کی تعداد کے اعداد و شمار کو اپ ڈیٹ کر رہا ہے۔

غزہ میں نسل کشی کے ایک ہزار دن، صہیونی دشمن کے جرائم جن کا تصور بھی محال ہو چکا

غزہ (ایجنسیاں): غزہ کی پٹی میں حکومتی میڈیا آفس نے جارحیت کے ایک ہزار دن مکمل ہونے کے موقع پر ایک جامع شماریاتی اپ ڈیٹ جاری کی ہے، جو قابض اسرائیل کی جانب سے کی جانے والی نسل کشی کے بھیانک اثرات کی دستاویزی شکل ہے۔ یہ انسانی صورتحال گزشتہ کئی دہائیوں میں سب سے زیادہ سنگین ہے، جس میں شہریوں اور بنیادی ڈھانچے کو وسیع پیمانے پر نشانہ بنانے کے ساتھ ساتھ بھوک اور جبری نقل مکانی کی پالیسیوں کا کھل کر استعمال کیا گیا ہے۔

آبادیاتی بحران اور وسیع پیمانے پر تباہی: اعداد و شمار کے مطابق غزہ کی پٹی میں 24 لاکھ 40 ہزار سے زائد فلسطینی نسل کشی، بھوک اور نسلی تطہیر کا سامنا کر رہے ہیں۔ پٹی کا 90 فیصد سے زائد حصہ مکمل تباہ ہو چکا ہے، جبکہ قابض فوج نے چھاپوں، بمباری اور نقل مکانی کے ذریعے 80 فیصد سے زیادہ اراضی پر عسکری کنٹرول قائم کر رکھا ہے۔ المواصی، جسے انسانی علاقہ قرار دے کر تشہیر کی گئی، وہاں بھی 241 بار بمباری کی گئی، جبکہ قابض دشمن نے پٹی پر 2 لاکھ 23 ہزار ٹن سے زائد بارود برسایا ہے۔ ہسپتالوں میں پہنچنے والے شہداء کی تعداد 73 ہزار 66 ہو گئی ہے، اس کے علاوہ 9 ہزار 500 افراد لاپتہ ہیں جن کا انجام نامعلوم ہے یا وہ ملبے تلے دبے ہوئے ہیں۔ کل متاثرین میں 55 فیصد سے زائد بچے، خواتین اور بزرگ ہیں، جن میں 21 ہزار 500 سے زائد بچے اور 12 ہزار 500 خواتین شامل ہیں۔ جنگ کے دوران ایک ہزار 22 بچے ایک سال سے کم عمر کے شہید ہوئے، جبکہ 520 شیر خوار بچے ایسے تھے جو جنگ کے دوران پیدا ہوئے اور شہید ہو گئے۔ اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ قابض دشمن نے براہ راست انسانی عملے کو نشانہ بنایا، جس میں ایک ہزار 700 طبی عملے کے ارکان، 145 شہری دفاع کے کارکن، 262 صحافی اور بلدیاتی و امدادی شعبے کے سینکڑوں ملازمین شامل ہیں۔ 39 ہزار سے زائد خاندانوں کو قتل عام کا سامنا کرنا پڑا، جن میں 2 ہزار 700 خاندان ایسے ہیں جنہیں سول رجسٹر سے مکمل طور پر مٹا دیا گیا ہے۔ دیگر اموات میں بھوک اور غذائی قلت کے باعث 460، بے گھر کیمپوں میں سردی سے 28، جبکہ گردوں کے مریضوں کی 43 فیصد اموات صحت کی دیکھ بھال کی کمی کے باعث ہوئیں۔ زخمیوں کی تعداد ایک لاکھ 73 ہزار 514 تک پہنچ گئی ہے، جن میں سے 19 ہزار کو طویل مدتی بحالی کی ضرورت ہے۔ 5 ہزار 400 سے زائد افراد کے اعضاء کٹ چکے ہیں، ایک ہزار 500 مفلوج ہو چکے ہیں اور ایک ہزار 200 بینائی سے محروم ہو چکے ہیں۔ نقل مکانی کے باعث 21 لاکھ سے زائد افراد متعدی بیماریوں کا شکار ہوئے، جبکہ ہیپاٹائٹس کے 71 ہزار 338 کیسز ریکارڈ کیے گئے۔ سماجی بحرانوں میں 58 ہزار 800 بچے یتیم اور 26 ہزار 370 خواتین بیوہ ہو چکی ہیں۔ 38 ہسپتال اور 96 مراکز صحت بمباری یا تباہی کے بعد سروس سے خارج ہو چکے ہیں۔ 197 ایمبولینسوں کو نشانہ بنایا گیا، جبکہ صحت کی دیکھ بھال کے نظام پر 788 حملے کیے گئے۔ قابض دشمن نے شہری دفاع کے 16 مراکز اور 84 ریسکیو و فائر بریگیڈ کی گاڑیوں کو تباہ کیا۔ نسل کشی کی جنگ نے غزہ کے تمام اسکولوں کو مادی نقصان پہنچایا ہے، جن میں 81 فیصد کو دوبارہ تعمیر یا بنیادی بحالی کی ضرورت ہے۔ 17 اعلیٰ تعلیمی ادارے تباہ کر دیے گئے، 20 ہزار سے زائد طلبا اور 830 اساتذہ شہید کر دیے گئے، جبکہ 6 لاکھ 20 ہزار اسکول کے طلبا اور 90 ہزار یونیورسٹی کے طلبا تعلیم سے محروم ہیں۔ قابض دشمن نے ایک ہزار 47 مساجد کو مکمل اور 210 کو جزوی طور پر تباہ کیا، جبکہ گرجا گھروں اور قبرستانوں کو بھی نشانہ بنایا۔ 60 میں سے 40 قبرستان تباہ کیے گئے، 2 ہزار 450 سے زائد لاشیں چوری کی گئیں، اور ہسپتالوں کے اندر اجتماعی قبریں قائم کی گئیں۔ حملوں کے باعث 20 لاکھ سے زائد فلسطینی نقل مکانی پر مجبور ہوئے۔ 5 لاکھ 10 ہزار رہائشی یونٹ متاثر ہوئے، جن میں سے 3 لاکھ 35 ہزار مکمل تباہ ہو گئے۔ 3 لاکھ 50 ہزار سے زائد خاندانوں کو رہائش کی ضرورت ہے، جبکہ ایک لاکھ 32 ہزار خیمے بوسیدہ اور رہائش کے قابل نہیں رہے۔ سرحدیں 650 دنوں سے زائد بند ہیں، 3 لاکھ 90 ہزار امدادی ٹرکوں کو داخل ہونے سے روکا گیا، اور خوراک کی تقسیم کے مراکز کو براہ راست نشانہ بنایا گیا۔ 6 لاکھ 50 ہزار بچے غذائی قلت کے باعث موت کے دہانے پر ہیں، جن میں 40 ہزار شیر خوار شامل ہیں۔ 22 ہزار سے زائد مریضوں کو علاج کے لیے باہر جانے سے روکا جا رہا ہے۔ قابض دشمن نے سینکڑوں کنویں، پانی، بجلی اور سیوریج کے نیٹ ورک، ہزاروں کلومیٹر سڑکیں، سرکاری عمارتیں، کھیلوں کے مراکز اور آثار قدیمہ کے مقامات تباہ کر دیے۔ زرعی پیداوار میں 87 فیصد کمی آئی ہے۔ ابتدائی براہ راست نقصانات 80 ارب ڈالر کا تخمینہ لگایا گیا ہے، جو غزہ کی پٹی میں زندگی کے ہر پہلو کو پہنچنے والی معاشی تباہی کا عکاس ہے۔

جنگ کا خاتمہ اور امداد کی فراہمی قاہرہ مذاکرات میں ہماری اولین ترجیح ہے: حماس

غزہ (ایجنسیاں): اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس' کے ترجمان حازم قاسم نے کہا ہے کہ تحریک کا وفد مسلسل تیسرے روز بھی مصری دارالحکومت قاہرہ میں ثالثوں کے ساتھ ملاقاتیں جاری رکھے ہوئے ہے، جن کا مقصد جنگ بندی کے معاہدے پر عمل درآمد کے طریقہ کار اور دوسرے مرحلے کی طرف منتقلی پر تبادلہ خیال کرنا ہے۔ حازم قاسم نے ایک ویڈیو بیان میں وضاحت کی کہ مذاکرات میں پہلے مرحلے کے بقیہ امور کی تکمیل کے ساتھ ساتھ دوسرے مرحلے سے متعلق طریقہ کار اور حکمت عملیوں پر بھی بات چیت کی جا رہی ہے۔ انہوں نے اس بات کی نشاندہی کی کہ ایسے عملی فارمولوں تک پہنچنے کے لیے کوششیں جاری ہیں جو معاہدے کے نفاذ کی راہ ہموار کر سکیں۔ انہوں نے زور دیا کہ حماس تمام تجاویز کو سنجیدگی اور ذمہ داری کے ساتھ دیکھ رہی ہے اور فلسطینی عوام کے مفاد کو اپنی اولین ترجیحات میں رکھتی ہے، خاص طور پر غزہ کی پٹی پر جنگ کا خاتمہ اور انسانی امداد کی مؤثر ترسیل کو یقینی بنانا۔ انہوں نے تمام متعلقہ فریقوں سے مطالبہ کیا کہ وہ معاہدے کو نافذ کرنے کے لیے سنجیدہ اقدامات کریں اور قابض اسرائیل پر دباؤ ڈالیں کہ وہ اس کی تمام شقوں کی پاسداری کرے۔ انہوں نے غزہ کی پٹی کے انتظامی امور کے لیے نیشنل کمیٹی کے کام کو فوری طور پر شروع کرنے کی ضرورت پر زور دیا تاکہ پٹی کے حالات کو سنبھالا جا سکے اور جنگ بندی کے معاہدے کی کامیابی کے امکانات کو تقویت مل سکے۔ حماس کا ایک وفد، جس کی قیادت تحریک کے مغربی کنارے کے سربراہ زاہر جبارین کر رہے ہیں، دو روز قبل قاہرہ پہنچا تھا تاکہ مصری حکام اور ثالثوں کے ساتھ جنگ بندی معاہدے کے نفاذ کی تکمیل کے حوالے سے بات چیت کر سکے۔ مذاکرات میں قابض اسرائیل کی جانب سے غزہ کی پٹی کی ضروریات کی فراہمی کو یقینی بنانا شامل ہے، جس میں ہسپتالوں، بیکریوں اور بنیادی ڈھانچے کی بحالی کا سامان، نیز معاہدے کی باقی شقوں پر عمل درآمد مکمل کرنا شامل ہے۔ اجلاسوں میں دوسرے مرحلے کے لیے نکولے ملادی نوف کی طرف سے ثالثوں کے تعاون سے تیار کردہ روڈ میپ پر بحث کو مکمل کرنا بھی شامل ہے، جس میں انتظامی کمیٹی اور بین الاقوامی تحفظ فورسز کا کام شروع کرنا اور بالآخر قابض اسرائیلی فوج کا غزہ کی پٹی سے مکمل انخلا شامل ہے۔ حماس نے 13 جون کو فلسطینی دھڑوں کی طرف سے اس روڈ میپ کے منصوبے پر اپنا جواب دیا تھا جو اسے 19 اپریل کو موصول ہوا تھا۔ تحریک نے پہلے مرحلے کو مکمل طور پر نافذ کرنے پر زور دیا۔

روزنامہ صحافت اردو ویب ایڈیشن برمنگھم (یو۔کے۔) کو پبلشر نغمہ امیر نے ٹیڈنگٹن گروپیری بار برمنگھم بی۔42 آئی آر جی یو۔کے۔ سے شائع کیا۔ پروپرائٹر و گروپ ایڈیٹر: امان عباس، ریزیڈینٹ ایڈیٹر: امیر مہدی، بیورو چیف: نغمہ امیر، ای۔میل: Naghmaamir@rediffmail.com، موبائل نمبر: 386368 7897 44+

قارئین کو مشورہ: "صحافت" میں چھپے ہوئے مضامین اور مراسلات میں ظاہر کئے گئے خیالات سے ایڈیٹر، نیوز ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر، پروپرائٹر کا متفق اور جواب دہ ہونا ضروری نہیں ہے۔ صحافت میں شائع ہونے والے کسی بھی اشتہار کے مواد اور دعوؤں کے بارے میں ادارہ صحافت ذمہ دار نہیں ہوگا، اس کی کل ذمہ داری اشتہار دہندہ کی ہوگی۔